

42

# حکمت علی اور

ایمان افروز  
انمول تحفہ



تالیف

سید شوکت علی شاہ گیلانی

ایم کے

297  
ش 77 م  
118879

اعجاز پبلشرز ۲۲۰ اردو بازار لاہور (ناشر)



کس نے تیری حقیقت کو

کس نے تیری حقیقت کو

کس نے تیری حقیقت کو

کس نے تیری حقیقت کو

کس نے تیری حقیقت کو

کس نے تیری حقیقت کو

چاند تاروں میں تو مرغزاروں میں تو اے خدا یا  
 تو نے پتھر سے دریا بہا خاک سے پیل بوٹے اگائے  
 گل میں بھی مثل بو پھوپھے بیٹھا ہے تو اے خدا یا  
 ذرہ ذرہ میں تیری ضیاء ہے پتھر پتھر میں جلوہ تیرا ہے  
 ہم نے دیکھا جدھر تو ہی تو جلوہ گزائے خدا یا  
 تیری بالا و عالم میں مستی تیری شاہد بلندی پستی  
 سب کا معبود تو سب کا مسجود تو اے خدا یا  
 تو نے پتھر میں کپڑے کو پالا سحت مٹی سے سبز نکالا  
 تیرا ہے کل جہاں یہ زمیں آسماں اے خدا یا  
 میری کشتی ہے تیرے حوالے بس عصیاں اسکو بچا لے  
 ہیں گنہگار ہم تو ہے بھر کر منہ اے خدا یا













بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

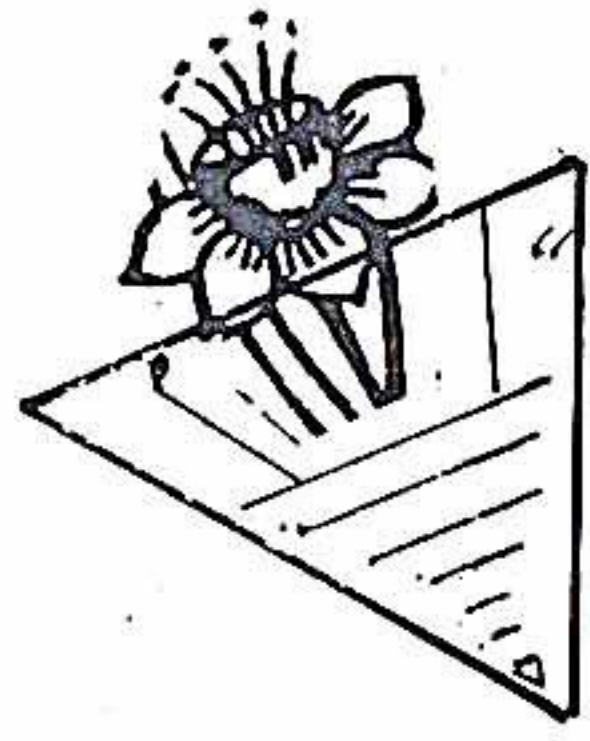
# بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

والدہ مرحوم سیدہ خدیجہ بیگم بخاری

اور

والد مرحوم حکیم سیدہاشم علی شاہ گیلانی

کے اسمائے گرامی کے نام



”رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيْتَنِي صَغِيرًا“  
”اے میرے پروردگار ان دونوں پر رحم فرما  
جیسا کہ ان دونوں نے مجھے بچپن میں پروان چڑھایا۔“

(آمین)

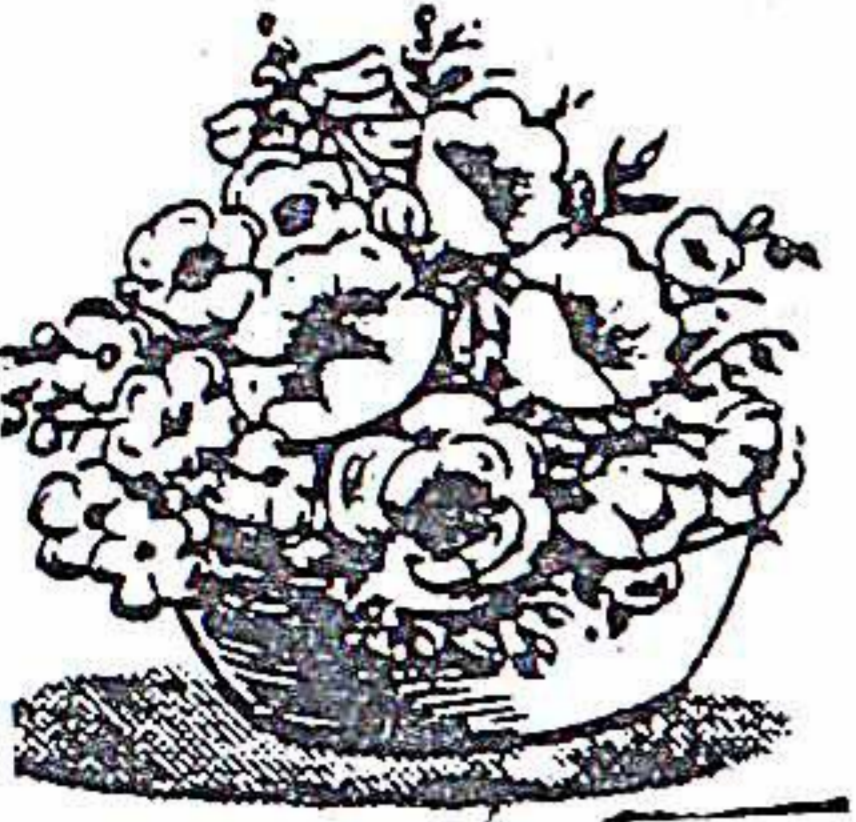
ہے کیا میرے تجھ کو نامہ سیاہی کی فکر ہے  
نختمِ رسلِ ماسا شخص سے ضامن نجات کا

سید شوکت علی شاہ گیلانی  
عفی اللہ عنہ

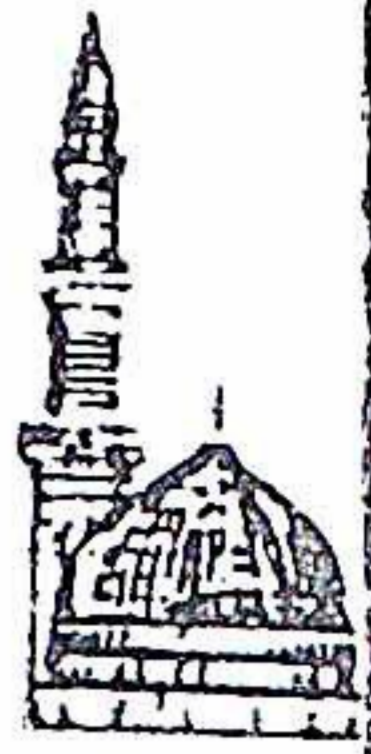
اے خالق، ہر بلند و پستی  
شش چیز عطا بکن زمستی  
ایمان و امان و تن درستی  
علم و عمل و فراخ دستی

(سید ابوسعید ابوالخیرؓ)





# اظہارِ شکر



○ خدائے بلند و برتر اور محبوبِ کبیر یا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد والدین کریمین کے نام جو میری پیدائش و تربیت کا وسیلہ بنے۔

○ پیاری اور سندر دھرتی پاکستان اور ملتِ مسلمہ کے نام جس کا میں فرد ہوں۔

○ جملہ رفقاءِ محترم بالخصوص محمد یعقوب ساجد، بلال احمد قمر، عبدالرشید قتیوم

چوہدری محمد شریف، شیخ محمد رفیع، لیاقت علی لون، محمد یعقوب انیس عنایت جتوئی

یا صداقت اعجاز، غلام حسین شاکر، سید حسین، اعجاز قریشی، محمد عالم چوہدری، محمد اسحاق چوہدری

غلام محمد خاں، مفتی ضیاء الرحیب، مولانا سید احمد حسنی کے نام جن کی حوصلہ افزائی،

رہنمائی اور قدر شناسی کی بنا پر مجھے یہ کتاب تالیف کرنے کا حوصلہ ملا۔ ○ تمام موجود اور جوم

ادیبوں کے نام جن کی کتب اور تحریروں سے میں نے خوش چینی کی۔

○ تمام قارئین، ناظرین اور طلباء کے نام جو اس کتاب سے استفادہ کر کے

مزید مطالعہ اور عملِ صالح کی راہ پر گامزن ہوں۔

○ پسرنِ باسعادت آفتاب گیلانی، ماہتاب گیلانی، خوشنود عامر گیلانی،

دختر نیک اختر فہیدہ راستی، رفیقہ حیات، برادرم کرنل وارث گیلانی کے نام جو

اس کتاب کی تیاری میں ممد و معاون ثابت ہوئے۔ اس ضمن میں عزیزہ نبیلہ وارث کا بھی ممنون ہوں۔

○ پھولِ عطر و نصیحت کے چننا رہا۔ کوئی سمجھا رہا تھا میں سنتا رہا۔

سپید شوکت علی شاہ گیلانی

ایم۔ اے

Sl-1-4c 22

25-8-93





بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

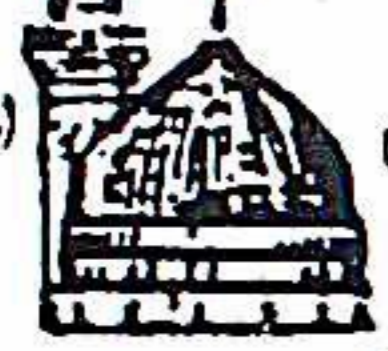
ولایت، پادشاهی، علم، شہادت، جہاد، نیکو سیرت، یہ سب کیا ہیں؟ فقط ایک نقطہ ایمان کی تفسیریں یقین، محکم، عمل پیہم، محبت، فاتح عالم، جہاد، زندگی، یہ ہیں یہ مردوں کی شمشیریں (اقبال)

## عقائد اور ارکان اسلام

اللہ تعالیٰ، اس کے فرشتوں، کتابوں، رسولوں، یومِ آخرت اور تقدیر کا زبان سے اقرار اور دل سے تصدیق کرنا، اسلام کے بنیادی عقائد ہیں۔ ان کو اجزائے ایمان یا شرائطِ ایمان بھی کہتے ہیں۔ اس سے انسان اور اس کے خالق و مالک کائنات کے درمیان ایک قلبی رشتہ رابطہ اور تعلق پیدا ہو جاتا ہے جو عقیدہ کہلاتا ہے۔ عقائد پر ایمان و یقین سے زندگی میں سکون و قرار، باقاعدگی، وسعتِ خودداری، عدل و انصاف، پرہیزگاری، سخاوت، باہمی محبت و الفت، اُمید و رجا، عالی ہمتی، صبر و رضا، کوشش و عمل، خود شناسی، خدا شناسی، اتفاق و اتحاد، نیکی بدی کی تمیز اور حسن و اعتدال آجاتا ہے۔ ایمان اقرار اور عمل کا نام ہے۔ عمل صالح ضروری ہے۔ عقائد کے اقرار کے بعد عمل کی باری آتی ہے۔ ارکانِ اسلام (توحید، نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ) کی پابندی اور زندگی کے ہر شعبہ اور ہر معاملہ میں اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کو پیش نظر رکھنا عبادت ہی عبادت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جن و انس کو اپنی عبادت کھیلنے پیدا کیا۔ یہی انسان کی شان اور خدائی نعمتوں کے اظہار کا ایک طریقہ ہے۔ زندگی آدھے برائے بندگی۔ زندگی بے بندگی شرمندگی۔ بنیادی عقائد کا پختہ یقین و ایمان انسان کو خود بخود راست عمل پر آمادہ کرتا ہے۔ لہذا ارکانِ اسلام کی پابندی انسان میں خوفِ خدا، ایثار و ہمدردی، اتحاد و یکجہتی، طہارت، خدمتِ خلق، مساوات، احترامِ انسانیت، اطاعتِ امیر اور نظم و ضبط پیدا کرتی



ہے اور انسان کو کندن بنا کر اسے دونوں جہاں میں کامیابی اور شاد کامی کی نوید سناتی ہے قرآن پاک میں مسلمانوں کی زندگی کا مقصد یوں بیان ہوا ہے۔



قُلْ إِنْ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝

ترجمہ: (اے نبی علیہ السلام) کہہ دیجئے کہ میری نماز اور قربانی اور

میری زندگی اور موت سب اللہ ہی کے لیے ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے (سورہ بقرہ ۱۱۰)

اللہ تعالیٰ ہماری شرک سے بھی زیادہ قریب ہیں۔ نَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِمْ مِنْ حَبْلِ الْوَدِيدِ

ایمان کے ان چھ ارکان (ایمان باللہ، ایمان بالملائکہ، ایمان بالکتاب، ایمان بالرسل

ایمان بالیوم الآخر اور ایمان بالقدر) کے اقرار اور تصدیق کے بعد ارکان اسلام (کلمہ

نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ) کی ادائیگی فرض ہے۔ ایمان کے چھ ارکان عقائد ہیں اور

ارکان اسلام، اعمال و وظیفہ ہیں۔ یہ تو بڑے بندگی ہے یاد رکھو۔ بہر سرفہمندی ہے یاد رکھو

یہ منہ میں شکر خدا کے بتا شے گھلے۔ مجھ پر حمد و ثناء کے دریچے کھلے

سوچ وحدت کے موتی ٹٹانے لگی۔ وحدہ وحدہ گیت گانے لگی

## ارکان اسلام

عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ

وَرَسُولُهُ وَإِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ وَالْحَجِّ وَصَوْمِ

رَمَضَانَ - (بخاری و مسلم)

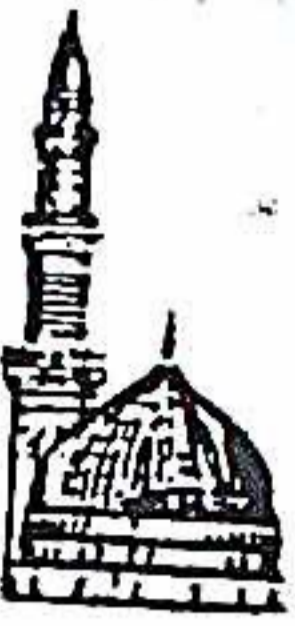
ترجمہ: ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

فرمایا اسلام کی عمارت پانچ ستونوں پر کھڑی ہے۔ دل و زبان سے اقرار کہ اللہ

کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے

بندے اور رسول ہیں۔ نماز قائم کرنا، زکوٰۃ اور حج ادا کرنا اور رمضان کے روزے





رکھنا۔ ان ارکان کی تفصیل یوں ہوئی۔

- ① توحید و رسالت کا زبانی اقرار اور دل سے تصدیق کرنا۔
- ② ہر بالغ اور عاقل کا وقتِ مقررہ پر نماز قائم کرنا۔
- ③ ہر صاحبِ نصابِ مسلمان کا ہر سال اپنے مال و دولت کا چالیسواں حصہ یا اڑھائی فی صد زکوٰۃ ادا کرنا۔
- ④ رمضان کے مہینے میں پورا مہینہ روزے رکھنا۔
- ⑤ ہر صاحبِ توفیقِ مسلمان کا حج کرنا۔

ان پانچوں ارکان کی پابندی اور قیام ایک پتکا اور سچا مسلمان ہونے کی علامت ہے۔ اگر کوئی مسلمان ان سے غفلت برتے اور کسی ایک پر عمل نہ کرے تو ایسا گناہگارِ آخرت میں سزا کا مستحق ہوگا مگر جو مسلمان ان کی پابندی کرے گا اسکو جنت کی خوشخبری دی گئی ہے۔ اس لیے ایمان کی صحت کے ساتھ ساتھ نیک اور صالح اعمال بھی لازمی

تمام ارکانِ اسلام کی پابندی مسلمان کو دنیا اور آخرت میں کامیاب بنا دیتی ہے۔ اس میں خوفِ خدا پیدا ہوتا ہے جو دانائی کی بنیاد ہے اور فلاح کا ضامن ہے۔ ان میں سے کسی کا انکار مسلمان کو کافر اور مرتد بنا دیتا ہے جسکی سزا قتل ہے۔ آخر میں یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ اسلام ایک تن اور درخت کی مانند ہے جس کیلئے عقائد بیج کی طرح ہیں۔ ارکانِ اسلام، اسلام کے درخت کی سرسبز شاخیں ہیں اور اخلاقِ فاضلہ پھل پھول کی مانند ہیں۔

- ⑥ اخلاقِ رذیلیہ (برے) اور اخلاقِ محمودہ (اچھے) کن طاقتوں کے زیر اثر ہیں؟
- ⑦ اخلاقِ رذیلیہ عام طور پر ان چار طاقتوں کے غلبے سے پیدا ہوتے ہیں۔ جہل، ظلم، شہوت اور غضب۔ اخلاقِ محمودہ درج ذیل چار کے زیر اثر حاصل ہوتے ہیں۔ صبر، عفت، شجاعت اور عدل۔



قيل وقتال رسول مقبول صلى الله عليه وآله وسلم

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ



كَلِمَةٌ طَيِّبَةٌ كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ أَصْلُهَا ثَابِتٌ وَفَرْعُهَا فِي السَّمَاءِ ۱۶

## کلمہ و توحید

ہ بیابان میں لفظ توحید آتو سکتا ہے۔ تیرے دماغ میں بت خانہ ہو تو کیا کہیے  
 ہ سرورسی زیا فقط اس ذات بے ہمتا کو ہے۔ حکمراں ہے اک ہی باقی بتان آ زری  
 (اقبال)

س: اسلام کا کلمہ کون سا ہے؟

ج: اسلام کا کلمہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ ہے۔

س: کلمہ طیبہ کا ترجمہ کیجیے؟ ایک سے زیادہ خدا ہوتے تو کیا ہوتا؟

ج: ”اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے  
 رسول ہیں۔ كَوَّانَ فِيهِمَا الْإِلَهَةُ إِلَّا اللَّهُ نَفْسًا (۱۶) (الانبیاء)

ہ نہیں کوئی معبود حق کے سوا محمد ہیں برحق رسول خدا

س: کلمہ طیبہ میں کونسے دو بنیادی عقائد کا ذکر ہے؟

ج: توحید اور رسالت جیسے دو بنیادی عقائد کا ذکر ہے جو ذکر زندگی اور فکر زندگی ہیں۔

س: توحید سے کیا مراد ہے؟

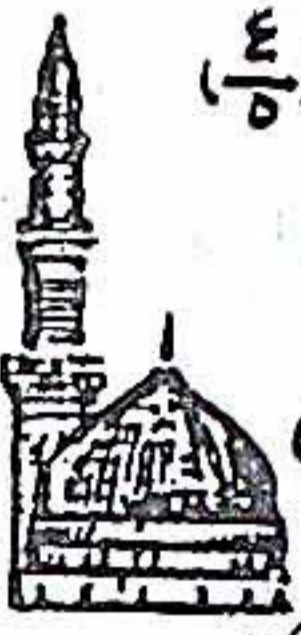
ج: ہر قسم کی عبادت صرف ایک خدا کے لیے کی جائے صرف اسی کو اپنا  
 معبود، خالق، رازق، مالک، اور مسجود ماننا اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ

بنانا توحید ہے۔ توحید تو یہ ہے کہ خدا حشر میں کہہ دے۔ یہ بندہ دو عالم سے خفا میرے لیے ہے

س: توحید کا متضاد کیا ہے؟

ج: توحید کا متضاد شرک یعنی اللہ کے ساتھ کسی کو اس کی مخلوق میں سے اس کا ہمسر  
 تصور کرنا ہے اللہ تعالیٰ کی ذات یا صفات میں کسی کو شامل کرنے کا نام شرک ہے۔





شکر ناقابل معافی گناہ ہے۔ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَخْفِرُ اَنْ يُشْرَكَ بِهِ (۴)

س؛ رسالت سے کیا مراد ہے؟

ج؛ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ کا آخری نبی اور رسول

ماننا رسالت کہلاتا ہے۔ باقی تمام انبیاء پر ایمان بھی ضروری ہے۔

س؛ کلمہ طیبہ میں الفاظ کی تعداد بتائیے؟

ج؛ کلمہ طیبہ میں الفاظ کی تعداد سات ہے۔

س؛ دوسرا کلمہ کیا ہے؟ اس کا ترجمہ لکھیے اس کی فضیلت کیا ہے؟

ج؛ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ اَشْهَدُ

اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ط میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں

وہ ایکلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ یقیناً محمد

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ وضو کے بعد یہ دعا

پڑھنے سے جنت کے آٹھوں دروازے کھل جاتے ہیں۔ اقرار توحید رسالت کے بغیر کوئی مسلمان نہیں بن سکتا۔

س؛ درود شریف پڑھنے کا اجر بیان کریں۔

ج؛ جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھتا ہے۔ خدا اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

اس کی دس خطائیں معاف کرتا ہے۔ اور اس کے دس درجات بلند کرتا ہے۔ دعا آسمان

اور زمین کے درمیان معلق رہتی ہے جب تک کہ تو اپنے نبی پر درود نہ بھیجے۔ آپ کا نام

سُن کر درود نہ پڑھنے والا سخیل اور گنہگار ہے۔ وہ خدا کی رحمت سے دور ہوتا ہے۔

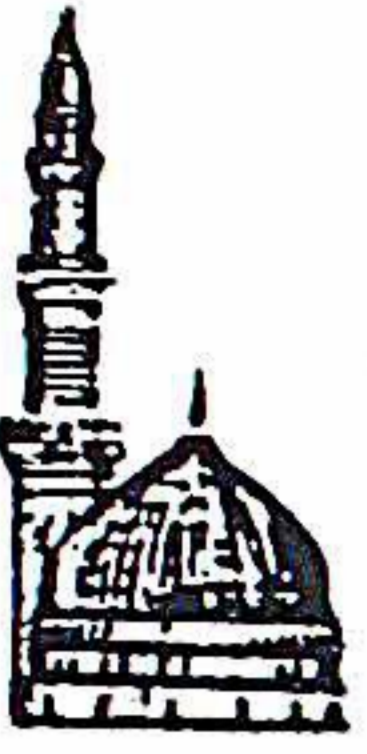
س؛ مسلمان ہونے کے لیے سب سے پہلی شرط کیا ہے؟

ج؛ صدقِ دل سے کلمہ طیبہ پڑھنا مسلمان ہونے کی پہلی شرط ہے۔

س؛ کلمہ طیبہ کی عظمت کے بارے میں ہمارے نبی اکرم نے کیا فرمایا ہے؟

ج؛ رسول اللہ نے فرمایا: "جس شخص نے سچے دل سے کلمہ طیبہ ایک مرتبہ بھی پڑھا





یا اس کے لیے جنت واجب ہو گئی۔

س : کلمہ طیبہ پڑھنے کو اصطلاحاً کیا کہتے ہیں ؟

ج : کلمہ طیبہ پڑھنے کو اصطلاحاً تہلیل کہتے ہیں۔

س : وہ کونسا کلمہ ہے جس میں کوئی نقطہ نہیں ہے نیز فرشتے کیا ہیں ؟

ج : کلمہ طیبہ میں کوئی نقطہ نہیں۔

س : سب سے افضل ذکر کیا ہے ؟

ج : افضل ذکر کلمہ طیبہ ہے۔ مبرا ہے شرکت سے اسی خدائی۔ نہیں اسکے گے کسی کو بڑائی

س : سب سے افضل دُرود کونسا ہے ؟ اس کا ترجمہ لکھیے ؟

ج : سب سے افضل دُرود، دُرودِ ابراہیمی ہے یہ نیچے درج ہے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ

عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ ۝

اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ

عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ ۝ (متفقہ)

ترجمہ : اے اللہ حضرت محمد پر اور ان کی آل پر رحمت بھیج جس طرح تو نے

رحمت بھیجی حضرت ابراہیم پر اور ان کی آل پر بے شک تو تعریف کیا گیا بزرگ

ہے۔ الہی برکت دے حضرت محمد کو اور ان کی اولاد کو جس طرح تو نے برکت دی

حضرت ابراہیم کی اور ان کی آل کو۔ بے شک تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے۔

س : عبادت سے کیا مراد ہے ؟

ج : عبادت ایک جامع لفظ ہے جو ہر اُس ظاہری اور باطنی عمل پر لاگو ہوتا ہے

جو اللہ تعالیٰ کو پسند ہے۔ عبادت انتہا درجے کی عاجزی اور محبت کو بھی کہتے ہیں۔

ہ ہمارا ذکر ہے راتوں کو رونا یاد دلبر میں۔ ہماری نیند ہے مچو خیال یاد ہو جانا





ہ جب تری شان کرپی پہ نظر جاتی ہے  
زندگی کتنے مراحل سے گزر جاتی ہے۔ (منور)

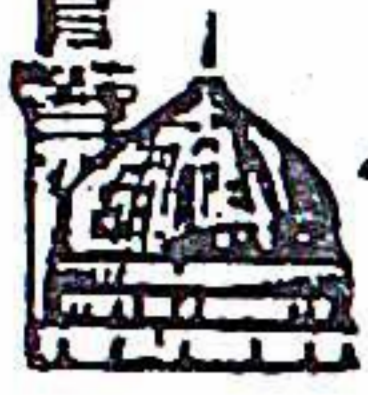
## احادیث توحید باری تعالیٰ

- ۱) نبی کریمؐ نے فرمایا شرک نہ کر اگرچہ تجھے ٹھوٹے ٹھوٹے کر دیا جائے یا جلا دیا جائے۔
- ۲) آپؐ نے فرمایا شرک مہلک بیماری ہے۔
- ۳) آپؐ نے فرمایا شرک کی سزا جہنم ہے۔
- ۴) جس شخص نے جادو کیا اس نے شرک کیا۔
- ۵) ایمان کی کمزوری یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو ناراض کر کے لوگوں کو خوش کرے۔
- ۶) تمام کبیرہ گناہوں سے بڑا گناہ اللہ کے ساتھ شرک کرنا ہے۔
- ۷) جو شخص دکھلاکے کی نماز پڑھے روزہ رکھے یا صدقہ کرے تو اس نے شرک کیا۔
- ۸) تمہیں معلوم ہے کہ فتنہ کیا ہے؟ (پھر خود ہی فرمایا) فتنہ سے مراد شرک ہے۔
- ۹) شرک سیاہ چیونٹی کی طرح جو اندھیری رات میں سیاہ پتھر پر ہوئے سے بھی زیادہ مخفی ہے۔
- ۱۰) ہمارے گھر میں بطخ نہ ہوتی تو چور آجاتے کہنا بھی شرک ہے۔
- ۱۱) آپؐ نے فرمایا تم میں سے ہر ایک ہر چیز کا سوال اللہ سے کرے خواہ نمک ہو یا جوتے کا تسمہ۔
- ۱۲) ستاروں کی تاثیر ماننا شرک ہے۔
- ۱۳) آپؐ نے فرمایا جو آدمی نجومی کے پاس آئے اور پھر کچھ پوچھے تو اس کی چالیس دن کی نماز قبول نہیں ہوتی۔



○ آسمان اور زمین اللہ کی سمائی سے عاجز ہے اللہ کی سمائی مومن کے دل میں ہوتی ہے عرشِ بانی ہے یار و صاف دل انسان کا

○ ابلیس نے کہا اے رب! تو نے اپنی خلقت کے لیے رزق کے اسباب پیدا فرمائے۔ میرا رزق کیا ہے؟ فرمایا تیسرا رزق وہی ہے جس پر میرا نام نہ لیا گیا ہو۔



○ ایمان کی ستر سے زیادہ شاخیں ہیں جن میں سے افضل لا الہ الا اللہ کہنا ہے۔

اور سب سے کم راستہ سے تکلیف دہ چیز کا ہٹانا ہے اور حیا بھی ایمان کی ایک شاخ ہے۔

آیۃ الکرسی تیسرے پاؤں کے دوسرے رکوع میں ہے۔ آنحضرت نے فرمایا جو شخص ہر فرض نماز کے بعد پڑھ لیا کرے تو بہشت میں جانے سے سوائے موت کے اُسے کوئی چیز مانع نہ ہو

گی اس کی وجہ سے انسان پر محافظ مقرر کر دیئے جائیں گے اور شیطان پاس نہیں آئے گا۔ اللہ قدیر

ہر طرح محفوظ رکھے گا۔ بستر پر لیٹتے وقت پڑھنے سے ہر ہوائی تکلیف سے حفاظت ہو جاتی ہے

اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ لَا تَأْخُذُهُ سِنَّةٌ وَلَا نَوْمٌ لَهُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهِ إِلَّا بِمَا شَاءَ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ وَلَا يَئُودُهُ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ۔

ترجمہ: اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ آپ زندہ اور دوسروں کو قائم رکھنے والا ہے۔ اُسے اونگھ

آئے نہ نیند۔ اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے۔ وہ کون ہے جو اسکے یہاں

سفارش کرے بغیر اس کے حکم کے۔ جانتا ہے جو کچھ ان کے آگے ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے۔

اور وہ نہیں پاتے اس کے علم میں سے مگر جتنا وہ چاہے۔ اسکی کرسی میں سمائے ہوئے ہیں

آسمان اور زمین اور اُسے بھاری نہیں ان کی نگہبانی اور وہی ہے بلند بڑائی والا۔ (سورہ بقرہ)





وَأَقِمْو الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَارْكَعُوا مَعَ الرَّاكِعِينَ ۝ البقرہ

اس نام چنارن والا کے میدان ہر دا

اول حمد ثنا الہی جو مالک ہر ہر دا

## کھانا

اٹھ فریڈ استیا تو صبح نماز گزار جو سرسائیں نہ نیویں ادہ سرکپ اُتار  
 روزِ محشر کہ جاں گداز بود اولیں پر شش نماز بود  
 قیامت کے روز سب سے پہلے نماز کے بارے میں پوچھا جائے گا۔  
 کفر کی سرحد ہے ترک نماز ہے نماز اسلامیوں کا امتیاز  
 س ○ صلوة کے کیا معنی ہیں ؟

ج ○ صلوة کے لغوی معنی کسی سمت بڑھنا، رخ کرنا، قریب ہونا اور دُعا کرنا جبکہ  
 شریعتِ اسلامی کے مطابق صلوة کے معنی خدا کی طرف بڑھنا، اس کے قریب ہونا، اس  
 سے دُعا مانگنا۔ صلوة کو اردو زبان میں نماز کہتے ہیں۔ ارکانِ اسلام کے جسم میں نماز کی حیثیت  
 سر جیسی ہے۔ یہ ستونِ دین ہے، جنت کی کلید۔ آنکھ میں ٹھنڈک بھی لاتی ہے نماز

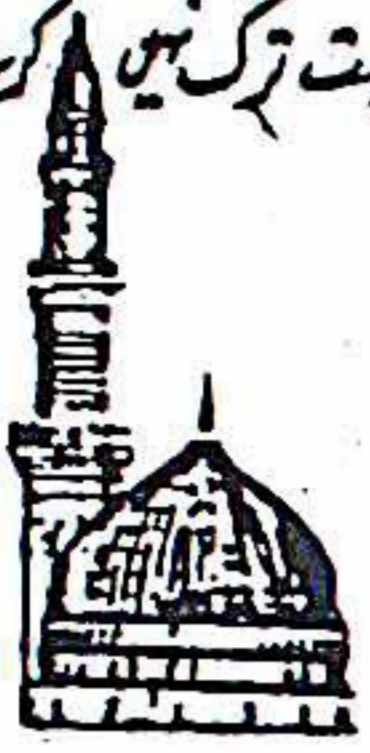
س ○ قرآن کریم میں کس عبادت پر سب سے زیادہ زور دیا گیا ہے ؟  
 ج ○ قرآن کریم میں سب سے زیادہ زور نماز پر دیا گیا ہے۔ لفظِ صلوة سات  
 سو سے زائد مرتبہ قرآن مجید میں آیا ہے۔ کائنات انسان کیلئے اور انسان رحمن کیلئے ہے  
 س ○ مومن اور کافر میں نمایاں فرق کیا ہے ؟

ج ○ مومن اور کافر میں نمایاں فرق نماز کا ہے۔ مومن نماز پڑھتا ہے جبکہ کافر نماز  
 نہیں پڑھتا۔ تو ہیڈ رسالت کے بعد دین کے چار عملی ارکان میں نماز رکنِ اعظم ہے۔

س ○ نماز کی رُوح بتائیے ؟  
 ج ○ نماز کی رُوح خشوع و خضوع ہے۔ یہ نماز میں اللہ کا خوفِ کامل توجہ



اور عاجزی کا اظہار ہے۔ مگر نماز پڑھنے پر بھی زر، زمین، زن کے بتوں کی محبت ترک نہیں کرتے۔



س جو میں سر بسجود ہوا کبھی تو زمین سے آنے لگی صدا

تیرا دل تو ہے صنم آشنا تجھے کیا ملے گا نماز میں

س ○ نماز کیلئے کون کون سی شرائط ہیں ؟

ج ○ نماز کی شرائط سات ہیں۔

۱۔ بدن کا پاک ہونا ۲۔ لباس کا پاک ہونا ۳۔ نماز کی جگہ کا پاک ہونا

۴۔ ستر چھپانا ۵۔ قبلہ کی طرف منہ کرنا ۶۔ نیت کرنا

۷۔ نماز کا وقت ہونا۔

س ○ اللہ تعالیٰ نے قرآن جمع کرنا اور پڑھنا کن الفاظ میں اپنے ذمہ لیا ہے

ج ○ إِنَّا جَمَعْنَاهُ وَقُرَّانَهُ : بے شک قرآن کا جمع کرنا اور پڑھانا

ہمارے ذمہ ہے۔ (۱۷/۱۹) (قرآن کا سینہ رسول میں جمع کرنا اور پڑھنا اللہ نے اپنے ذمہ کریم پر لے لیا ہے)

س ○ قرآن مجید میں کتنے موقعوں پر نماز کی تاکید کی گئی ہے ؟

ج ○ قرآن مجید میں ۷۷ موقعوں پر نماز کی تاکید کی گئی ہے۔

س ○ نماز کے فرائض کتنے ہیں ؟

ج ○ نماز کے فرائض سات ہیں۔ ۱۔ تکبیر تحریمیہ کہنا ۲۔ قرأت کرنا۔

۳۔ قیام کرنا۔ ۴۔ رکوع کرنا ۵۔ سجدہ کرنا (۶) آخری قعدہ میں بیٹھنا۔

۷۔ آخر میں سلام پھیرنا۔

س ○ سجدہ سہو کیا ہے اور اس کے ادا کرنے کا کیا طریقہ ہے ؟

ج ○ نماز میں کسی ایک یا زیادہ واجب کے بھول کر ترک کرنے پر سجدہ سہو

(بھول) نماز کی حالت میں یاد آنے پر صرف ایک بار ادا کرتے ہیں۔ نماز کے آخری

قعدہ میں التَّحِيَّاتِ پڑھ کر دائیں طرف سلام کر کے دو سجدے ادا کر کے پھر التَّحِيَّاتِ





دُرو اور دعا پڑھ کر نماز مکمل کرتے ہیں۔

س ○ سجدۂ تلاوت کیلئے کب اور کیسے ادا کرتے ہیں؟

ج ○ پورے قرآن میں چودہ آیات ایسی ہیں جن کی تلاوت پر یہ سجدہ

واجب ہوتا ہے۔ قیام میں اللہ اکبر کہہ کر سجدہ میں تین بار تسبیح پڑھ کر

اللہ اکبر کہہ کر اٹھ کھڑے ہوتے ہیں اور تلاوت یا نماز جاری رکھتے ہیں۔ شیطان مایوس ہوتا ہے۔

س ○ نماز باجماعت کی کیا اہمیت اور ثواب ہے؟

ج ○ نماز باجماعت سنت ہو کہ وہ واجب کے قریب ہے۔ صرف بیماری مجبوری

میں چھوٹ ہے۔ باجماعت نماز کا ثواب تنہا پڑھنے کے مقابلہ میں ستائیس درجہ زیادہ ہے۔

س ○ پانچ وقت نماز کب فرض ہوئی اور کہاں؟ تحفہ معراج کے کہتے ہیں؟

ج ○ شبِ معراج کے موقع پر پانچ وقت کی نماز فرض ہوئی جسے تحفہ معراج

کہتے ہیں۔ اسی حدیث میں الصَّلَاةُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِينَ کہا گیا ہے۔

س ○ کتنی نمازیں فرض ہیں اور کونسی واجب ہیں؟ عیدین میں کتنی زائد تکبیریں ہیں؟

ج ○ فرض نمازیں پانچ ہیں۔ ۱۔ فجر ۲۔ ظہر ۳۔ عصر ۴۔ مغرب ۵۔ عشاء

واجب نمازیں، نماز وتر اور عیدین ہیں۔ (عیدین، عید الفطر، عید الاضحیٰ) عیدین میں

چھ زائد واجب تکبیریں ہوتی ہیں، عیدین کے بعد خطبہ سننا بھی واجب ہوتا ہے۔

س ○ واجبات نماز جن کے ترک کرنے پر سجدہ سہو (بھول) کرنا پڑتے ہیں،

میں سے چند کے نام لہو۔

ج ○ فرض کی پہلی دو رکعتوں میں اور باقی نمازوں (سنت، وتر، نفل) کی ہر رکعت میں

ایک بار پوری الحمد پڑھنا۔ اس کے بعد فرض نماز کی پہلی دو رکعتوں میں اور وتر،

سنت اور نفل کی ہر رکعت میں چھوٹی سورۃ یا تین آیات کے برابر قرآن پڑھنا

رکوع کے بعد سیدھا کھڑا ہونا (قومہ) دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنا (جلسہ) قعدہ



اولی (دور کفتوں کے بعد بیٹھنا) دونوں قعدوں میں تشہد پڑھنا، قعدہ اولیٰ میں تشہد کے بعد مزید کچھ نہ پڑھنا، امام کی قرأت کو خاموشی سے سنا، سوائے قرأت کے تمام واجبات میں امام کی پیروی کرنا، نماز کی ترتیب قائم رکھنا، تمام ارکان کو سکون سے ادا کرنا۔ سجدہ سہونہ کرنے اور ارادۂ چھوٹنے سے نماز کا لوٹانا واجب ہے۔

- س ○ نماز کی نیت باندھنے کیلئے اللہ اکبر کہنے کو کیا کہتے ہیں؟  
 ج ○ نیت باندھنے کے لیے اللہ اکبر کہنے کو تکبیر تحریمہ کہتے ہیں۔  
 س ○ جمعہ کی نماز جب فرض ہوئی تو نبی اکرمؐ نے پہلا جمعہ کہاں ادا کیا؟  
 ج ○ بنی سالم بن عوف کی بستی میں ادا کیا۔ آپؐ کے ساتھ ایک صد (۱۰۰) آدمیوں نے نماز جمعہ ادا کیا۔

- س ○ عبادت کی روح کیا ہے؟ نیز دعا کی اہمیت کیا ہے؟  
 ج ○ دعا عبادت کا مغز ہے۔ اللہ تعالیٰ مانگنے والے کی دعا پوری کرتا ہے۔ اس لیے اللہ کے حضور عاجزی سے دعا کرنا ضروری ہے۔ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَا نِ وَقَالَ رَبُّكُمْ ادْعُونِيْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ۔ اور تمہارے پروردگار کا فرمان ہے کہ مجھ سے دعا مانگو، میں تمہیں کرونگا (القرآن)

- س ○ وضو کے فرائض کیا ہیں۔ پانی نہ ہو یا وضو سے مرض بڑھنے کا اندیشہ ہو تو کیا کرے؟  
 ج ○ درست وضو کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔ اس کے چار فرض منہ دھونا، دونوں ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھونا، چوتھائی سر کا مسح کرنا اور دونوں پاؤں ٹخنوں تک دھونا۔ نماز کے لیے جسم، جگہ اور لباس کا پاک صاف ہونا ضروری ہے۔ پانی نہ ملے تو وضو کی بجائے تیمم یعنی دو بار پاک مٹی پر ہاتھ مار کر پہلے منہ پر پھر بازوؤں پر ہاتھ پھیر لیتے ہیں۔ پاکی حاصل کرنے کی نیت سے دو ضربوں میں تیمم کرتے ہیں۔





س۔ قرآن پاک میں کتنی بار دعا کی تاکید اور خیرات کا حکم دیا گیا ہے۔

ج۔ قرآن پاک میں ۷ سے زیادہ بار دعائے مانگنے کی تلقین ہے اور ۱۵۰ جگہ خیرات کا حکم ہے۔

س۔ عالم برزخ سے کیا مراد ہے؟ (برزخ: پردہ)

ج۔ موت اور قیامت کا درمیانی وقفہ عالم برزخ کہلاتا ہے۔

س۔ نماز جنازہ کو نسا فرض ہے؟ اس میں کتنے رکوع اور سجود ہیں؟

ج۔ نماز جنازہ فرض کفایہ ہے جو چند لوگوں کے ادا کرنے سے سب کی طرف سے ادا ہو جاتا ہے اس میں صرف قیام ہوتا ہے اس میں رکوع اور سجود نہیں ہوتے۔

اسکی چار تکبیریں چار رکعتوں کے برابر ہوتی ہیں۔ نیت کے بعد ثنا پھر تکبیر کے بعد درود پھر تکبیر کے بعد دعا کے بعد چوتھی تکبیر کہہ کر کھڑے کھڑے دونوں طرف سلام پھیر دیتے ہیں۔ کس قدر

افسوس کا مقام ہے ہمارے رحلت کرنے والے عزیز بھائی بزرگ کا جنازہ سامنے ہوتا ہے مگر ہمیں جنازہ کی دعا یاد نہیں ہوتی۔ اور یاد کرنے کا ارادہ بھی نہیں کرتے۔

س۔ نماز عیدین میں چھ زاید واجب تکبیریں کس موقع پر ادا کرتے ہیں؟

ج۔ یہ نمازیں دو رکعتوں کی ہوتی ہیں پہلی رکعت میں نیت کے بعد ثنا پڑھیں اور دو تکبیروں کے بعد ہاتھ کانوں تک لیجا کر چھوڑ دیں پھر تیسری تکبیر پر ہاتھ کان تک اٹھا کر ہاتھ باندھ لیں۔ اب امام کی پیروی میں پہلی رکعت کے بعد دوسری رکعت کیلئے کھڑے ہو جائیں۔ امام سورہ فاتحہ اور اسکے بعد کوئی سورت پڑھے گا اور تین تکبیریں پڑھے گا۔ کانوں تک ہاتھ لے جا کر چھوڑ دیں اور چوتھی تکبیر پر رکوع میں جائیں اور امام کی پیروی میں نماز مکمل کریں۔ اس کے بعد خطبہ سنا بھی واجب ہے۔

س۔ پانچوں نمازوں کی کل کتنی رکعتیں ہیں اور کتنے فرض ہیں؟

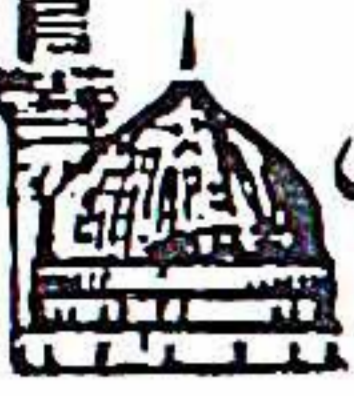
ج۔ کل رکعتیں ۸۴ ہیں اور ان میں صرف ۲۷ فرض ہیں، باقی سنتیں اور



زوافل رہ جاتے ہیں۔

○ س تیمم، غسل اور وضو کے کتنے فرض ہیں؟

○ ج تیمم کے تین غسل کے بھی تین اور وضو کے چار فرض ہوتے ہیں



○ س نماز کے موٹے موٹے فوائد کیا کیا ہیں؟

○ ج نماز بروقت، باجماعت اور مکمل عاجزی اور توجہ سے ادا کرنے سے

سحر خیزی، غم خواری و ایشیاری، تہذیب و شائستگی، پابندی وقت، اتحاد و اتفاق، اطاعت

امیر، بے حیائی اور بدکاری سے پرہیز، باہمی محبت و سہمدی، ستر پوشی، طہارت

پاکیزگی، مساوات و برابری اور نظم و ضبط کا سبق ملتا ہے۔

○ آگیا عین لڑائی میں اگر وقت نماز قبلہ رو ہو کے زمین بوس ہوئی قوم حجاز

ایک ہی صف میں کھڑے ہو گئے محو دایاز نہ کوئی بندہ رہا اور نہ کوئی بندہ نواز

بند و صاحب محتاج و غنی ایک ہوئے تیری سرکار میں پہنچے تو سبھی ایک ہوئے۔

نبی کریم نے فرمایا اس دعا کی وساطت سے اپنے رب کے سامنے گڑگڑاؤ اور اپنی حاجت

پیش کرو۔ نماز وتر کے علاوہ کسی اچانک آفت اور دشواری میں کثرت سے پڑھیں **دُعَاءُ قُنُوتِ**

**اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَعِیْنُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنُؤْمِنُ بِكَ وَنَتَوَكَّلُ**

**عَلَيْكَ وَنُثْنِيْ عَلَيْكَ الْخَيْرَ وَنُشْكُرُكَ وَلَا نَكْفُرُكَ وَنَخْلَعُ**

**وَنَتْرُكُ مَنْ يَفْجُرُكَ ط اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعْبُدُكَ وَنُحْسِنُ عِبَادَتَكَ**

**وَنَسْجُدُ وَاِلَيْكَ نَسْعِيْ وَنَخْشُدُ وَنَرْجُو اَرْحَمَتَكَ وَنَخْشَى عَذَابَكَ**

**اِنَّ عَذَابَكَ بِالْكَفٰرِ مُلْحِقٌ ط** اے اللہ ہم تجھ سے مدد چاہیں اور تجھ سے خشش مانگتے ہیں اور تجھ

پر ایمان لاتے ہیں اور تجھ پر بھروسہ رکھتے ہیں اور تیری بہت اچھی تعریف کرتے ہیں اور تیرا شکر کرتے ہیں اور تیری ناشکری

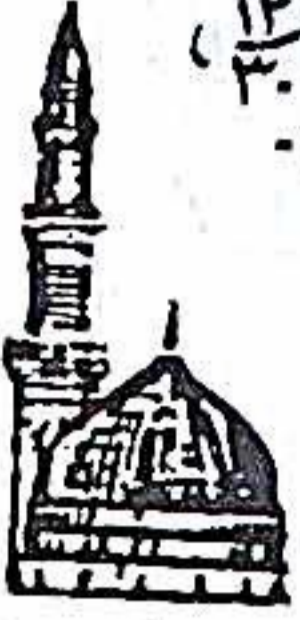
نہیں کرتے اور الگ کرتے ہیں اور چھوڑتے ہیں اس شخص کو جو تیری نافرمانی کرتے اے اللہ ہم تیری ہی عبادت

کرتے ہیں اور تیرے ہی لیے نماز پڑھتے اور سجدہ کرتے ہیں اور تیری ہی طرف دوڑتے اور خدمت کیلئے حاضر ہوتے

ہیں اور تیری رحمت کے امیدوار ہیں اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں اور بیشک تیرا عذاب کافروں کو ملنے والا ہے۔ (ترجمہ دعائے قنوت)



قَدْ أَفْلَحَ مَنْ تَزَكَّىٰ وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهِ فَصَلَّىٰ ﴿١٩﴾  
بے شک براد کو پہنچا جو پاکیزہ بنا اور اپنے رب کا نام بیکر نماز پڑھی۔



## نماز کے متعلق قرآنی ارشادات

یہ وہ ذی شان کتاب ہے جس میں ذرا شک نہیں۔ اس میں متقی اور پرہیزگار لوگوں کے لیے ہدایت ہے جو غائب پر ایمان لاتے ہیں۔ اور نماز قائم کرتے ہیں۔ ﴿۱۹﴾

① نماز بے حیائی اور بدکاری سے روکتی ہے۔ اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰ عَنْ الْفَحْشَاۗءِ وَالْمُنْكَرِ ﴿۱۹﴾

② تمام نمازوں کی حفاظت کرو خصوصاً درمیانی نماز (عصر) کی اور اللہ کے حضور ادب سے کھڑے ہو جاؤ۔ (البقرہ) حَافِظُوۡا عَلٰی الصَّلٰوٰتِ وَالصَّلٰوةَ الْوُسْطٰی ﴿۱۹﴾

③ مرد وہ ہیں کہ ان کی تجارت اور خرید و فروخت اللہ کی یاد اور نماز

پڑھنے اور زکوٰۃ دینے سے غافل نہیں کرتی۔ وہ قیامت کے اس دن سے

ڈرتے ہیں جس میں بہت سے دل اور آنکھیں اُلٹ پلٹ ہو جائیں گی ﴿۱۹﴾

④ خرابی ہے ان نمازیوں کے لیے جو اپنی نماز سے غفلت برتتے ہیں۔

فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّينَ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلٰتِهِمْ سَاهُوْنَ - ﴿۲۰﴾ (الماعون)

⑤ بلاشبہ میں اللہ ہوں، میرے سوا کوئی معبود نہیں پس میری عبادت

کرو اور میری یاد کے واسطے نماز قائم رکھو۔ ﴿۲۰﴾

⑥ پس نماز قائم کرو۔ بے شک نماز مسلمانوں پر اپنے اپنے مقررہ

وقت پر فرض کی گئی ہے۔ (النساء) اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلٰی الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّقْوُوۡمًا ﴿۲۱﴾ (النساء)

⑦ جب تم نماز کو ادا کر چکو تو کھڑے بیٹھے اور لیٹے ہوئے اللہ کا ذکر کرو۔

⑧ اور نماز قائم رکھو دن کے دونوں کناروں میں (یعنی فجر و مغرب) اور رات

کی ان گھڑیوں میں جو (دن سے) نزدیک ہیں۔ یعنی عشاء، وتر، تہجد۔ ﴿۲۱﴾



۹ نماز قائم رکھو سوچ ڈھلنے کے وقت یعنی ظہر۔ (بنی اسرائیل)

۱۰ اے میرے رب مجھ کو اور میری اولاد کو نماز قائم کرنے والا



بنائے۔ اے ہمارے رب میری دعا قبول فرما۔ (۱۳)

جوفس گشی کرے وہی غازی ہے۔ یہ بازی طفلان نہیں جانیازی ہے

ہوتا ہے خدار کوغ و سجدہ میں قرین۔ ٹھکنے کی بدولت یہ سرفرازی ہے (دبیر)

نماز کے بارے میں حضور اکرم ﷺ

## ارشادات مبارکہ

۱ اپنی اولاد کو جبکہ وہ سات سال کی ہو جائے، نماز پڑھنے کا حکم دو اور

جب وہ دس سال کی ہو جائے تو نماز نہ پڑھنے پر مارو اور انہیں بستروں

میں الگ الگ کر دو۔ (الگ بستر نہ دو گے تو غلط کاری کے امکان ہوں گے)

۱ اسلام کی علامت نماز ہے جو شخص دل کو فارغ کر کے اوقات اور

مستحبات کی رعایت رکھ کر نماز پڑھے وہ مومن ہے۔

۲ نماز دین کا ستون ہے۔ یا نماز مومن کی معراج ہے۔

۳ نماز مومن کا نور ہے یا نماز افضل جہاد ہے۔

۴ تم اپنی پانچ نمازیں پڑھو۔ رمضان کے روزے رکھو۔ اپنے مال

کی زکوٰۃ دو۔ اپنے امیر کی اطاعت کرو تو اپنے رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔

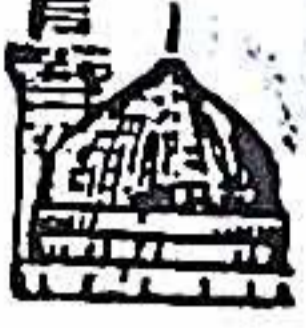
۵ سب سے زیادہ پسندیدہ عمل اللہ کے نزدیک وہ نماز ہے جو وقت

پس پڑھی جائے۔

۶ قیامت کے دن سب سے پہلے نماز ہی کا حساب ہوگا یا جو شخص



دو رکعت نماز پڑھے اور اس میں بھولے نہیں اللہ اس کے پہلے گناہ معاف کر دیتا ہے۔



۷) جب کوئی آفت آسمان سے اترتی ہے تو وہ مسجد کے آبار کرنے والوں سے ہٹ جاتی ہے۔ مسجد خدا کی پسندیدہ جگہ ہے۔

۸) نماز کا مرتبہ دین میں ایسا ہی ہے جیسا کہ سر کا درجہ بدن میں۔

۹) اللہ نے سجدہ کی جگہ کو آگ پر حرام کر دیا ہے۔ یا نماز سے گناہ اس

طرح جھڑ جاتے ہیں جیسے خزاں میں ٹہنی ہلانے سے پتے۔

۱۰) نماز چھوڑنا آدمی کو کفر سے ملا دیتا ہے یا ایک نماز دوسری نماز تک گناہ

کا کفارہ ہے اگر کبیرہ گناہوں سے پرہیز کیا جائے۔ (کفارہ ۱-جرمانہ)

۱۱) میری (اللہ کی) یاد کیلئے نماز قائم کرو۔

۱۲) بے نماز جب مرے گا تو ذلیل ہو کر مرے گا۔

۱۳) بے نماز پر قبر تنگ کر دی جائے گی اور آخرت کے حساب میں سختی ہوگی۔

● رکعات نماز پنجگانہ بتائیے ؟

جواب :-

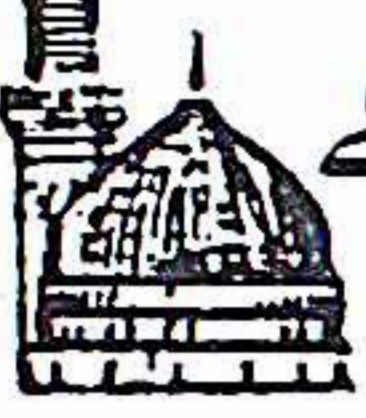
نام نماز	کل رکعات نماز	رکعات نماز فرض	تہجد رکعات فرض	تفصیل رکعات بعد فرض			صحیحیت
				نفل	واجب	نفل	
فجر	۲	۲	۲	x	x	x	فرضوں کے بعد سب سنتیں ہو گئیں صحیح ہیں
ظہر	۴	۲	۲	x	x	x	
عصر	۸	۲	۲	x	x	x	
مغرب	۷	x	۳	x	x	x	
عشاء	۱۷	۲	۲	۲	۳	۲	

صفحہ ۱ پر پڑھیں۔

نوٹ :- دُتروں کی تیسری رکعت میں رکوع سے قبل بکیر کہہ کر دعائے قنوت پڑھتے ہیں۔



۱۳) چالیس روز تک اس طرح جماعت کی پابندی کرنے والا کہ ایک رکعت بھی نہ چھوٹے نفاق اور جہنم سے بری ہے۔



۱۵) اچھی طرح وضو اور تمام ارکان ادا کر کے نماز پڑھنے والے کے لیے نماز اس طرح دعا کرتی ہے جس طرح تو نے میری حفاظت کی اللہ تیری بھی حفاظت فرمائے پھر یہ نماز عرش الہی پر پہنچ کر نمازی کے لیے سفارش کرتی ہے۔

۱۶) جو اچھی طرح نماز نہیں پڑھتا اس کیلئے نماز بدعا کرتی ہے۔

”جس طرح تو نے مجھے برباد کیا اللہ تجھے بھی برباد کرے پھر اس نماز کو معمولی کپڑے کی طرح لپیٹ کر نمازی کے منہ پر مار دیا جاتا ہے۔“

۱۷) بدترین چور وہ ہے جو نماز میں چوری کرے یعنی اس کے ارکان صحیح

ادانہ کرے۔

۱۸) منافق پر (خصوصاً) دو نمازیں بہت بھاری ہوتی ہیں۔ ۱۔ عشاء ۲۔ فجر۔ حالانکہ ان کا ثواب جان لیں تو گھسٹتے ہوئے بھی مسجد پہنچیں۔

(افسوس کہ آج تمام نمازیں ہم پر بھاری ہو گئیں)

۱۹) نماز اللہ کی خوشنودی کا ذریعہ، فرشتوں کی محبت کا سبب، انبیاء علیہم السلام کی سنت، معرفت کا نور، ایمان کی جڑ، قبر کا مونس و چراغ، پہلو کا بستر، منکر نیکر کا جواب، میدانِ حشر میں سایہ، سرکاتاج، بدن کا لباس، راستہ کی روشنی جہنم سے آڑ، اللہ کے سامنے ایمان کی دلیل، میزانِ عمل کا وزن، جنت کا پرانہ اور کنجی ہے۔ نماز میں تسبیح، تحمید، تقدیس، تعظیم، قرآن اور دعا پائی جاتی ہیں۔ اس لیے سب سے افضل عمل وقت پر نماز پڑھنا ہے۔ فقہاء

۲۰) نماز پڑھتے وقت فرشتے نمازی کو گھیر لیتے ہیں، آسمان سے اس



پر رحمت نازل ہوتی ہے، ایک فرشتہ اس کو پکارتا ہے، اگر اس کو نمازی سن لے تو اتنا لطف آئے کہ نماز ہی پڑھتا ہے۔ (حسن بصری)



۲۱) اپنے چچا حضرت عباسؓ سے فرمایا اگر ہو سکے تو ہر روز

ورنہ ہر مہینہ، یہ مشکل ہو تو ہر ماہ اور یہ بھی دشوار ہو تو سال میں ایک

مرتبہ تو ضرور ہی صلوٰۃ التبیح پڑھ لیا کرو۔ ریت کے بڑے ڈھیر کے برابر بھی اگر

گناہ (صغیرہ) ہوں گے تو اس سے معاف ہو جائیں گے (البوراق رضی ص ۴۴)

۲۲) دو رکعت نفل نماز کا ثواب دو بڑے پہاڑوں سے بھی زیادہ ہے۔

(کعب اجازت) ”پھر فرض کا کیا کہنا“

۲۳) گھروں میں نفل پڑھا کرو، گھروں کو قبرستان نہ بناؤ (زید بن خالد الجہنی)

۲۴) نوافل کا گھر میں پڑھنا اتنا ہی افضل ہے جتنا فرض کا مسجد میں جماعت

سے پڑھنا (سمرۃ بن جندب رضی)

۲۵) جو مغربِ عشاء کے درمیان بیس رکعت مستقل پڑھے گا اللہ اسکی

اور اسکے اہل و عیال کی حفاظت فرمائے گا (ابو ہریرہ رضی)

۲۶) جو فجر کے بعد طلوع آفتاب تک مسجد میں ہے اور دو رکعت (اشراق)

پڑھ کر نکلے تو یہ جہنم کی آگ سے آڑ بنیں گی۔

۲۷) چاشت کی دو رکعت پڑھنے والا غافل نہیں کہلاتا، چار پڑھنے والا

عبادت گزار اور چھ پڑھنے والا اس دن گناہ سے محفوظ رہتا ہے۔ آٹھ پڑھنے

والے کا شمار قانتین میں ہوگا اور بارہ رکعت پڑھنے والے کیلئے جنت میں

گھر بنا دیا جاتا ہے۔ (ابو ہریرہ رضی)

۲۸) نمازی، بادشاہ (اللہ) کا دروازہ کھٹکھٹاتا ہے جو کھٹکھٹاتا ہی رہے گا۔

کبھی کبھی اس پر دروازہ ضرور کھلے گا، سخی بادشاہ سے یہ بعید ہے کہ



وہ سائل کے لیے دروازہ نہ کھولے (ابن مسعود رضی)



(۲۹) رات کی تاہ بجی میں پڑھی جانے والی نماز کو دن کی نماز پر ہی

ہی فضیلت ہے۔ جیسی پوشیدہ صدقہ کو علانیہ پر۔

(۳۰) زمین کے جس حصہ میں نماز پڑھی جاتی ہے وہ دوسرے

حصہ پر فخر کرتا ہے کوئی شخص جنگل میں کسی جگہ نماز پڑھنے کا ارادہ کرتا ہے تو اس جگہ کو مزین کر دیا جاتا ہے۔ (انس بن مالک رضی)

(۳۱) تین آدمی اللہ کو بہت پسند ہیں (۱) بیابان جنگل میں اذان دے

کر تھا ہی نماز پڑھنے والا (۲) رات کی تاریکی میں اکیلا نماز پڑھنے والا۔

(۳) وہ شخص جو لوگوں کے بھاگنے کے وقت اکیلا ہی میدانِ جہاد میں جم جائے یہاں تک کہ شہید ہو جائے (خالد بن معدان رضی)

(۳۲) نماز مثل ترازو کے ہے جس نے پورا تو لا (نماز ٹھیک پڑھی)

اس کو پورا ہی بدلہ ملے گا۔ اور کم تولنے والے کھیلے تم جانتے ہی ہو کہ قرآن میں کتنی سخت وعید ہے (سلمان فارسی رضی)

(۳۳) جس نماز سے نمازی میں خوبیاں پیدا اور برائیاں دور نہ ہوں ایسی

نماز قربت کی بجائے اللہ سے دوری کا سبب ہے۔

(ابن مسعود رضی)

(۳۴) جس نے نماز میں دائیں بائیں کا خیال کیا اسکی نماز کامل نہیں ناقص ہے

(ایک جگہ فرمایا ہر نماز کے وقت اپنی زینت بناؤ اور پورا لباس پہنو) (حکم بن عیینہ رضی)

(۳۵) حضرت ابن مسعود نے فرمایا اگر تم بجالت ایمان اللہ سے ملاقات

کے خواہش مند تو پنجوقتہ نماز کی پابندی کرو۔

(۳۶) اگر تم مسجد چھوڑ کر گھر میں نماز پڑھنے کے عادی ہو گے تو تم نے



رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا راستہ ترک کر دیا۔



۳۷) ایک زمانہ تھا کہ کُھلے منافق کے علاوہ کسی کو جماعت چھوڑنے کی ہمت نہ ہوتی تھی۔

۳۸) معذور حضرات کو ہم نے دو آدمیوں کے کاندھوں پر سہارا لیکر

مسجد آتے دیکھا ہے۔

۳۹) نماز کیلئے مسجد آنے والے کو ہر قدم پر ایک نیکی ملتی اور ایک گناہ معاف ہوتا ہے۔

۴۰) حضرت حسنؓ نے فرمایا: خوش حالی کے وقت عاجزی و انکساری کرنے والا،

بلاؤں اور مصیبتوں سے محفوظ رہتا ہے اور خدا نخواستہ کوئی پریشانی آتی بھی

ہے تو اللہ اس کی مدد فرماتا ہے۔ نماز عاجزی و انکساری پیدا کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔

۴۱) ابن سیرین نے فرمایا: اگر قیامت میں جنت اور نماز میں سے کسی ایک کو

اختیار کرنے کا حکم دیا گیا تو میں دو رکعت نماز کو پسند کروں گا کیوں کہ جنت کے

داخلہ میں میری خوشی اور نماز میں اللہ کی خوشی ہے۔

۴۲) حضرت دانیال علیہ السلام نے امت محمدیہ کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا: اس

امت کے لوگ ایسی نماز پڑھیں گے کہ اگر قوم نوح علیہ السلام ایسی نماز پڑھتی تو

غرق نہ ہوتی، قوم عاد پڑھتی تو ہوا کے عذاب سے اور قوم ثمود پڑھتی تو چیخ کے

عذاب سے ہلاک نہ ہوتی۔

۴۳) حضرت قتادہ فرماتے ہیں: نماز پڑھا کر ویسوں کا خلقِ حسن ہے۔ ایک بزرگ نے

فرمایا: خاص نمازی، احترام، یقین اور خوفِ خدا کے ساتھ نماز میں داخل ہوتے اور

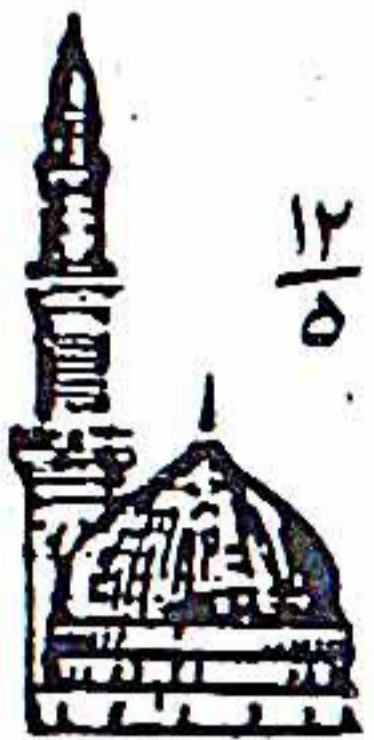
عدم قبولیت کا خطرہ دل میں لیے واپس ہوتے ہیں اور عام نمازی غفلت اور وسوسوں

کے ساتھ نماز میں داخل ہوتے ہیں اور بے خوف واپس ہوتے ہیں۔

۴۴) بَيْنَ الْكُفْرِ وَالْإِيمَانِ تَرْكُ الصَّلَاةِ (الحديث)



(۴۵) نمازی کے آگے سے گزرنے والا اس کا گناہ جاتا تو قیامت تک کھڑا رہتا۔



إِنَّ الصَّلَاةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتَابًا مَّقْشُورًا ۝ ۱۲

بیشک نماز مومنوں پر اوقات (مقرہ) میں ادا کرنا فرض ہے۔

نفل کے معنی اور طریقہ نماز لکھیے ؟

نیت کے بعد بحیر تحریمہ اللَّهُ أَكْبَرُ کہہ کر قیام کی حالت میں پڑھتے ہیں۔

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ  
پاک ہے تو اے اللہ تیری تعریف کرتا ہوں اور تیرا نام مبارک ہے

وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ ط

اور تیرا رتبہ بلند ہے اور سولے تیرے کوئی معبود نہیں۔

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ط

میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں شیطان مردود سے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ط

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۝ مَلِكِ

سب تعریف اللہ کے لیے جو جہانوں کا پروردگار ہے۔ مہربان اور رحم کرنے والا ہے، قیامت

يَوْمِ الدِّينِ ۝ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ ۝ اهْدِنَا

کے دن کا مالک ہے۔ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں ہم کو

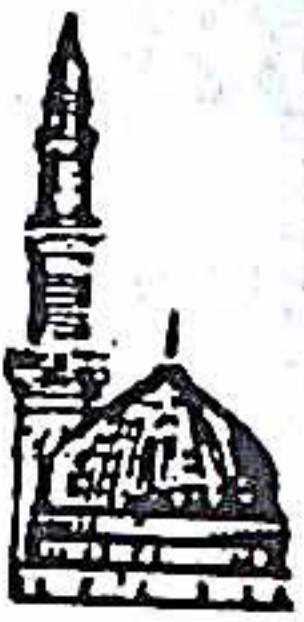
الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ

سیدھے راستے پر چلا ان لوگوں کا راستہ جن پر تو نے انعام کیا۔

عَلَيْهِمْ ۝ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ ۝

ان لوگوں کا راستہ جو تیرے غضب میں مبتلا ہوئے اور نہ گمراہ ہوں گا۔





قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ۝ اللَّهُ الصَّمَدُ ۝

کہو اللہ ایک ہے اللہ بے نیاز ہے

لَمْ يَلِدْهُ وَلَمْ يُولَدْهُ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ

ذاس نے کسی کو جنا اور نہ وہ جنسا گیا اور کوئی بھی

كُفُوًا أَحَدٌ ۝

اس کا ہمر نہیں

أَبَ اللَّهِ أَكْبَرُ كَبُرَ كَبْرُ سُبْحَانَ رَبِّكَ الْعَظِيمِ

اللہ سب سے بڑا ہے۔ پاک ہے میرا رب عظمت والا۔

رکوع میں کم از کم تین بار پڑھتے ہیں پھر اٹھتے ہوئے پڑھتے ہیں۔

سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ ط پھر دوبار سجدہ کرتے ہیں

اللہ نے سنی جس نے اس کی تعریف کی۔ اے ہمارے رب سب تعریف تیرے لیے ہے۔

اللَّهُ أَكْبَرُ ط سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى تین بار اللہ اکبر کہہ کر

دوسری رکعت میں بیٹھ کر پڑھتے ہیں۔ چار رکعتیں ہوں تو دو کے بعد چوتھی میں بھی یہی پڑھتے ہیں۔

الَّتِي جَاءَتْ لِلَّهِ وَالصَّلَاةُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ

زبان، مال اور جان کی سب عبادتیں اللہ کیلئے ہیں۔ اے نبی آپ پر سلام ہو

أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا

اور اللہ کی رحمت اور اسکی برکتیں اور سلام ہو ہم پر

وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ ۝

اور اللہ کے نیک بندوں پر

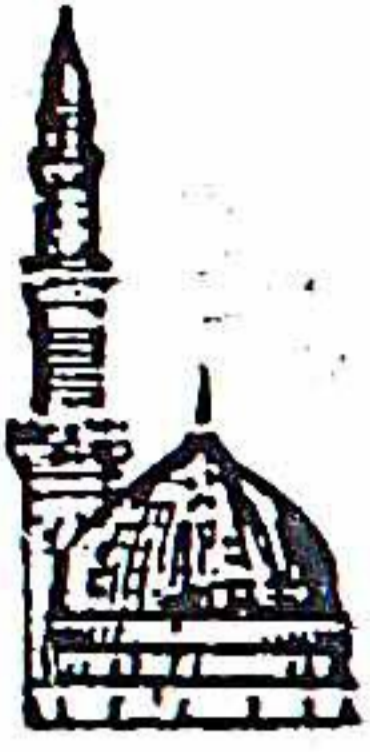
أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔



عِبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ پھر درود شریف کے بعد یہ دُعا۔

اور میں گو اہی دینا ہوں کہ حضرت محمدؐ اس کے بندے اور رسول ہیں۔



رَبِّ اجْعَلْنِيْ مُقِيْمَ الصَّلٰوٰةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِيْ قَطْ

اے میرے رب مجھ کو نماز کا پابند بنا اور میری اولاد کو بھی

رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَاۓ ۝ رَبَّنَا اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدِيْ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ

اے ہمارے رب میری دُعا قبول فرما، اے ہمارے رب مجھے اور میرے والدین کو

يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ ۝ پڑھتے ہیں اور دائیں

اور تمام مومنوں کو قیامت کے دن بخش دے۔

بائیں سلام پھیرتے ہیں۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ ط

سلام ہو تم پر اور اللہ کی رحمت

نوٹ: پہلی رکعت کے بعد ثنا (سُبْحَانَ اللّٰهِ) نہیں پڑھتے۔ چار رکعتوں میں

دو کے بعد التَّحِيَّات کے بعد دو مزید پڑھ کر التَّحِيَّات درود اور دُعا کے بعد سلام

پھرتے ہیں۔ سنت اور نوافل میں الحمد کے بعد کوئی سورت ضرور ملاتے ہیں۔ فرضوں میں

تیسری اور چوتھی رکعت میں صرف الحمد ہی پڑھ کر رکوع میں جلتے ہیں اور نماز مکمل کرتے ہیں۔

عطار ہزاروی ہوزاری ہوغزالی ہو کچھ ہاتھ نہیں آتا بے آہ سحر گاہی

پانچ فرض نمازوں کے علاوہ کچھ دیگر مسنون نمازیں بھی ہیں جن کا بے پناہ اجر و ثواب اور برکت ہے۔

۱۔ تہجد: صبح صادق سے قبل دو سے بارہ تک نوافل پڑھتے ہیں۔

۲۔ اشراق: سوچ نکلنے کے بیس منٹ بعد ایک گھنٹے تک ۲ سے ۴ تک نفل پڑھتے ہیں۔

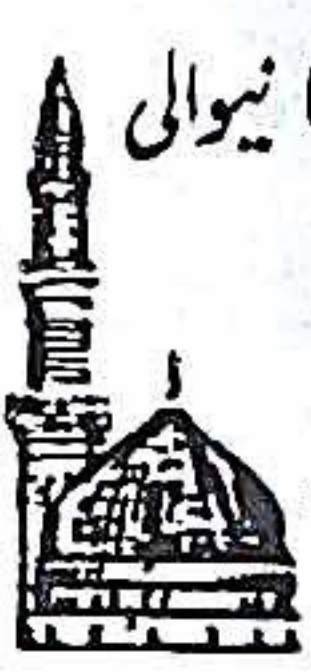
۳۔ چاشت: (صلوٰۃ ضعی) دو سے بارہ تک نوافل پڑھتے ہیں۔ وقت ۹ سے ۱۱ تک۔

۴۔ صلوٰۃ زوال: دو نفل ۱۲ بجے دوپہر ادا کرتے ہیں۔ (ادائیگی نوافل ۱۲ دوپہر کے بعد ہوگی)

۵۔ اوابین: مغرب اور عشاء کے درمیان چھ رکعت نوافل پڑھتے ہیں۔

۶۔ صلوٰۃ تسبیح بھی ہے جسکی بہت تاکید ہے۔ دیگر کئی نوافل بھی ہیں۔ جو برکت کا باعث ہیں۔





نماز حضوری یہ ہے کہ آپ نماز کے اندر پڑھی جائیوالی

## نمازِ حَضُوْرِي

آیات کا مطلب اچھی طرح سمجھتے ہوں۔

جب تک آپ کو یہ معلوم نہ ہوگا کہ جو کچھ آپ کہہ رہے ہیں اسکے معافی کیا ہیں تو آپ نماز کی خوبیوں سے بے بہرہ رہیں گے۔

نماز سمجھ کر پڑھیں کیونکہ صرف اسی صورت میں اسکی برکات آپ پر نازل ہونگی۔ اگر نماز کے کلمات کا ترجمہ آپ کو آتا ہوگا تو ان کا اثر بھی آپ کے دل و دماغ پر مرتب ہوگا جس سے دین و دنیا کی فلاح حاصل ہوگی۔ قومی نچال چلن کی اصلاح ہوگی اور معاشرہ درست ہوگا۔

بصورت دیگر بغیر سمجھے طوطے کی طرح رٹے ہوئے الفاظ کو جلدی جلدی دہرا کر فارغ ہو جانے سے کچھ حاصل نہ ہوگا۔

نماز میں ہاتھی کی طرح ادھر ادھر نہ جھومیں۔ یہ حرکت گستاخی میں شمار ہوتی ہے۔ باادب کھڑے ہو کر اپنے اوپر خون کی سی حالت طاری کرنے کی کوشش کریں۔ جیسے ایک شکار شیر کے سامنے تھر تھرا رہا ہو۔ ایسے محو ہوں کہ آپ کو ماحول کا کچھ اندازہ نہ رہے اور یہ معلوم ہی نہ ہو کہ آپ کہاں ہیں۔ قیام میں سجدے کی جگہ، رکوع میں پاؤں کے انگوٹھوں کے درمیان، سجدہ میں ناک پر اور جلسہ میں گود پر نگاہ رکھیں۔

آپ کے شوق کو ہوا دینے کیلئے چند نکات یہاں دیئے جاتے ہیں۔

**نکات** : نماز تنبیہ ہے۔ یاد تو کرتیرے رب نے پوچھا تھا اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ تو کس شوخی سے بے اختیار پکار اُمٹھا تھا۔ ”بلی“ ذرا دکا ہی ہوتا۔

تو اب ڈھٹائی اور شوخ چشپی سے سکر جانے کا ارادہ ہے کیا؟

بے حیا، بے شرم، وعدہ خلاف!

نماز ڈھانٹ ہے۔ اے زیاں کار! دنیا کا کاروبار تیرا محکم تھا تو نے حما سے اسے اپنا حاکم بنا لیا۔



اٹھ محکوم کی حاکمیت سے برگشتہ ہو کر حاکم کی قلمرو میں داخل ہو جا اور تمام تر محکومی سے یکسر آزاد ہو جا۔۔۔۔۔ تو پھر کہو۔

اِنِّیْ وَجَّهْتُ اَیْمِیْنَ اَعْمَارِکُمْ سَمِیْطٌ کَرَّحَاضِرٌ هُوَا زَبَانٌ سَیْ اَقْرَارِکُمْ۔ اور صدق دل سے اپنا منہ خالصتہ تیری طرف موڑا۔ میں نے عہد کیا

کہ میری زندگی، میری نماز، میری قربانی اور میری موت تیرے لیے وقف ہوئی۔

اللّٰهُ اَکْبَرُ" میں نے کانوں کو ہاتھ لگایا، آئندہ کے لیے توبہ کی۔ علائق سے منہ موڑا۔

خلائق سے رشتہ توڑا۔ خالق سے تعلق جوڑا، دنیا کی زیب و زینت سے دست بردار ہوا۔ اپنے نفس کی سرکشی کو اس تکبیر سے ذبح کیا۔

سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ، میں نے اپنے مالک کی عظمت اور رفعت کا اقرار کیا۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ، میں نے اپنے مالک کے بدترین نافرمان اور بنی آدم کے ظالم ترین دشمن کے شر سے پناہ چاہی ایسا نہ ہو کہ مجھے راہِ راست سے بھٹکا کر نامرادی سے ہمکنار کر دے۔ "بِسْمِ اللّٰهِ" میں نے اللہ کے مبارک نام سے خود کو "بسمل"

یعنی نیم جان کیا، دنیا کے "ہجر" اور مالک کے "وصال" کے درمیان اپنی جان کو لٹکا لیا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ: اب میں اپنے پالنے والے کی تعریف و توصیف میں بہہ تن مشغول ہو کر "وصال" کو پہنچا۔ "وصال" ہوا تو اپنے محبوب سے اسکی مدد اور انعام کے تحفے مانگے، اس کے جلال و جمال کو دیکھ کر

پکارا اٹھا کہ "ایک دن تو ہی تو ہوگا" قُلْ هُوَ اللّٰهُ، محبوب نے کہا کہ تحفے تو دوں گا مگر یہ تو کہو کہ مجھ سا کسی اور کو بھی پایا میں نے کہا نہیں، تو اپنی ذات و صفات میں بکتا و بے نظیر ہے۔

سُبْحٰنَ رَبِّیْ الْعَظِیْمِ، اپنی محتاجی اور مالک کی عطا کے بوجھ کے نیچے رب کو میری گردن شرم سے جھک گئی۔ "سَمِیْعَ اللّٰهِ" میں نے تسلیم کیا کہ میرا مالک بے خبر نہیں ہے بلاشبہ اس نے میری بیان کردہ توصیف کو سنا اور اس سے واقف ہوا۔ میرے محبوب حقیقی کے سوا بھلا یہ وصف کس میں ہوا۔ اسی لیے تو کہا تھا کہ "وہ بکتا و بے نظیر ہے۔"

سُبْحٰنَ رَبِّیْ الْاَعْلٰی، اس کی رفعت اور اپنی ذلت کی مزید تاکید کے لیے اپنے





سر پر غور کو اُسکے قدموں میں ڈال دیا۔

اے بے نیاز! تہی دامن ہوں، چاہے تو اپنے دستِ شفقت کا سہارا دیکر

سرفراز فرما، چاہے تو ٹھوکر سے پاش پاش کر دے۔

التَّحِيَّاتُ۔ میں نے ہر قسم کے زبانی اقرار و اذکار، بدنی جدوجہد

اور زرو مال سے حاصل ہو سکنے والے فوائد کو اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا، راہِ وفا میں کوشش اور حصول

رضائیکلئے قربان کرنے کا عہد باندھا، پیشکش کی اور وقت کیا کہ انہیں تینوں صلاحیتوں کا اجتماع

عبادت کا مغز ہے۔ اگر یہ سب کچھ بھی قبول فرما کر وہ راضی ہو گیا تو زہے قسمت۔ بیعانہ خسائے

کانہ ہوا۔ اے دل تمام نفع ہے سودائے عشق میں۔ اک جان کا زباں ہے سو الیسا زباں نہیں

السَّلَامُ عَلَيْكَ، اے اللہ تعالیٰ کے نبی حضور تجھ پر سلام کہ اس کج فہم کی یہاں تک ہنمائی فرمائی۔

السَّلَامُ عَلَيْنَا، اسی نوع کے دیگر احباب پر بھی (جو مجھ ناچیز کی طرح اللہ تعالیٰ سے خائف

اور اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اتباع کرنے کی تمنا رکھتے ہیں) سلام تاکہ اللہ تعالیٰ

اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غلاموں میں اضافہ ہو۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ، میں بھی کتنا کوتاہ اندیش تھا کہ اپنا ذاتی سلام تو رسول پر عرض کر دیا

لیکن اپنے رب جلیل کی بارگاہ میں اللہ تعالیٰ کے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مراتب کی بلندی کے لیے

التجا کرنے میں تو تاخیر ہی کر دی۔ تو اے اللہ پاک مجھ ناچیز کے کہنے پر اپنے پیارے حبیب پر مزید سلامتی

اور رحمت کا نزول فرما کہ انہیں کی بدولت مجھے اپنے خالق حقیقی کی ذات پاک کا ادراک نصیب ہوا۔

یہ ایک عظیم احسان ہے جس کا بدلہ یہ ناچیز دینے سے قاصر ہے۔ لہذا اے باری تعالیٰ تو ہی اپنے فضل عمیم

سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ان کی شایان شان اجر عنایت فرما۔

رَبِّ اجْعَلْنِي، اے خدائے واحد! مجھے اور میری اولاد کو اسی راہِ صلوة پر کہ راہِ خیر و

برکت ہے قائم رکھنا۔ تاکہ ہم بندگانِ ناچیز تیرے غضب سے بچ کر تیری رحمت

کو پالیں۔ اے مجھے سنبھالنے والے میرے ماں باپ کو اور اہل اسلام بہن



بھائیوں کو بھی اپنی بخشش سے اس دن نوازا جس دن کہ ہمیں خود بھی اپنی بھلائی کے لیے درخواست کرنے کا حوصلہ اور شعور نہ ہوگا۔ کہ وہ دن کیپھی لرزش اور جو اس باختگی کا ہوگا۔

السَّلَامُ عَلَيْكُمْ اے میرے دائیں ہاتھ والے ساتھیو!

فرشتو، اور اس جانب کے خطہ ارضی کے ساکنو، میں ابھی ابھی اپنے رب غفور کے دربار پر شکوہ میں حاضر ہی دے کر لوٹ رہا ہوں۔ اُمید رکھتا ہوں کہ اس ذات والا صفات نے مجھے کسی تحفہ کے بغیر نہ واپس کیا ہوگا۔ لہذا اس تحفے میں سے کہ وہ سلامتی کا تحفہ ہے کچھ حصہ تمہاری خدمت میں بھی پیش کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ تمہیں بھی اپنے جوار رحمت میں جگہ دیں۔

اے میرے بائیں ہاتھ والو! تم تقویٰ اور پرہیزگاری میں مجھنا چیز سے کہیں افضل و برتر ہو میں تم پر سلام کہتا نہ بھولا تھا صرف یہ کہ میں ذرا کی ذرا دائیں ہاتھ والوں سے مخاطب تھا۔ اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **لَا صَلَوةَ اِلَّا بِحَضْرَةِ الْقَلْبِ** نماز میں جسم اور دل دونوں کو اللہ تعالیٰ کے ہاں حاضر رکھو اگر دوران نماز دل میں کسی اور (غیر اللہ) کا خیال ہو تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کیا وہ تیرے ہاں مجھ سے اچھا ہے؟ اللہ تعالیٰ انسان کے اعمال کو ان کی کمی بیشی کے حساب سے نہیں جانچتا۔ بلکہ اعمال میں اخلاص اور محبت کی کمی بیشی کو جانچتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اے انسان اپنے اعمال (کی تخریب کاری) کو نظر انداز نہ کر تھوڑا سا سنس اور زیادہ رو۔ چنانچہ نماز بھی عرصہ محشر کے مانند ہے کہ گنہگار اپنے مالک کے سامنے اپنے گناہ کے حساب کے لیے حاضر ہوتا اپنی کوتاہ عملی پر نام و تائب لرزاں و ترساں لوٹتا ہے۔ جس شخص نے دنیا میں اپنے رب باری جل جلالہ کی عظمتوں کو دیکھا ان دیکھا کر دیا۔ یعنی کور چشم رہا تو اس کی آنکھیں آخرت میں بھی اپنے رب فیاض جل جلالہ کی نعمتوں پر کھلنے سے محروم رہیں گی۔



تو بھلا ایسا شخص اندھیروں میں سے نکل جانے کی کیا راہ پائے گا؟  
اللہ تعالیٰ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص دنیا کے  
خیال میں مگن رہا وہ غافلوں کے ساتھ (کہ رحمت باری تعالیٰ سے دور ہونگے)  
اور جو اللہ تعالیٰ کے خیال میں رہا وہ عارفوں کے ساتھ (کہ رحمت باری تعالیٰ  
سے قریب ہوں گے) اٹھایا جائے گا۔

**نماز وسطیٰ**: یعنی درمیانی نماز۔ مراد نماز عصر سے ہے۔ لیکن ایک لحاظ سے پانچوں  
نمازوں میں سے ہر ایک نماز درمیانی نماز ہے۔ اور اس نسبت سے ہر نماز کی حفاظت  
لازم ہے۔ ۱۔ فجر اور عصر کے درمیان ظہر کی نماز ۲۔ ظہر اور مغرب کے درمیان عصر کی نماز  
۳۔ عصر اور عشاء کے درمیان مغرب کی نماز ۴۔ مغرب اور فجر کے درمیان عشاء کی نماز  
۵۔ عشاء اور ظہر کے درمیان فجر کی نماز۔

فجر اور عصر کے وقت دن اور رات کے فرشتوں کی تبدیلی ہوتی ہے جو اپنے  
وقت کے نمازیوں پر گواہی دیتے ہیں۔

صبح کی نماز فرشتوں کے حاضر ہونے کا وقت ہے اور اس وقت کی  
عبادت اور تلاوت اللہ تعالیٰ کے ہاں پیش ہوتی ہے یا اس پر گواہی دی جاتی ہے۔

**نماز مجسم**: نماز کی مجموعی تصویر یا شکل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دو اسمائے  
مبارک "احمد" اور "محمد" کی صورت کے مطابق ہے۔ ۱۔ احمد ۱۰۔ ح۔ م۔ د۔ ۲۔ محمد ۳۔ ح۔ م۔ د۔

۳۔ قیام کی حالت: مانند "ا" (۴) رکوع کی حالت: مانند "ح" یا "ح" (۵) سجد کی حالت:

مانند "م" ۶۔ قعدہ کی حالت: مانند "د" ۷۔ انسانی جسم کی شکل بھی اسی طور پر ہے۔ ۸۔ مجموعی قیامات:

مانند "ا" ۹۔ بازو اور ہاتھ: مانند "ح" ۱۰۔ سر مع پیٹ: مانند "م" ۱۱۔ پاؤں: مانند "د"

اسی واسطے مسلمان شکل انسانی کے ساتھ روزِ قیامت میں نہ ڈالے جائیں گے۔ قیامت

کے دن گنہگار مسلمان بارہ گروہوں میں منقسم ہوں گے اور اپنی مخصوص بد اعمالیوں کے

لحاظ سے مختلف جانوروں کی شکل میں تبدیل ہو کر جہنم میں جائیں گے۔



وَلِلَّهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا (آل عمران)

اور اللہ کیلئے لوگوں پر اس گھر کا حج کرنا ہے جو اس راہ میں چلنے کی طاقت رکھے۔ (پہلے)



اور جس نے میرے ذکر (پرست) سے منہ پھیرا تو بیشک اس کیلئے سنگ روزی ہے اور ہم قیامت کے دن انہیں اٹھائیں گے

حج

وَمَنْ أَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِي

فَأِنَّ لَهُ مَعِيشَةً ضَنْكًا وَ

نَحْسَرُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَعْمَى ۝۱۶

حج کے معنی ہیں "زیارت کا ارادہ کرنا" حج جامع عبادت ہے اس میں مسلمان بیت اللہ پہنچ کر کچھ مخصوص اعمال اور عبادت کرتا ہے۔

س) حج کس سن بھری میں فرض ہوا ہے حج افراد کیا ہے ؟

ج) ۹ بھری میں حج فرض ہوا۔ حج افراد ایک احرام میں صرف حج ادا کرنا ہے۔

س) حج کی اقسام بتائیں ؟ حج قرآن کیا ہے ؟

ج) حج افراد - حج قرآن - حج تمتع قرآن ایک ہی احرام میں عمرہ و حج ادا کرنا نام سے

س) خانہ کعبہ کا طواف کرتے ہوئے کتنے چکر لگاتے ہیں ؟

ج) خانہ کعبہ کے ارد گرد سات چکر لگائے جاتے ہیں۔

س) سعی کیسے کہتے ہیں ؟ حج تمتع کیا ہے ؟

ج) دوران حج یا عمرہ صفا سے مروہ اور مروہ سے صفا تک چکر لگانے کو

سعی کہتے ہیں۔ عمرہ اور حج کا مجموعہ جو الگ الگ احرام میں کیا جائے حج تمتع ہے۔

س) حج کا سب سے بڑا رکن کیا ہے ؟

ج) نوزی الحجہ کو غروب آفتاب سے قبل میدان عرفات میں ٹھہرنا یعنی

(وقوف عرفہ) حج کا سب سے بڑا رکن ہے۔

س) حاجی اپنا احرام کس وقت کھولتے ہیں ؟

ج) منیٰ میں قربانی کے بعد حاجی اپنا سر منڈوا کر احرام کھولتے ہیں۔

س) حج فرض ہونیکے بعد رسول اللہ نے کتنے حج ادا کیے ؟





① صرف ایک حج ادا کیا۔ اور ۱۰ھ میں میدانِ عرفات میں آخری خطبہ دیا۔

② حجرِ اسود کیا ہے؟

③ کالے رنگ کا جنتی پتھر جو خانہ کعبہ کے ایک کونے میں

نصب ہے، جس کو ہر چکر لگانے والا بوسہ دیتا ہے۔ یہ نبی کریم کی سنت ہے۔

④ حج فرض ہوا تو پہلے حج کے امیر الحج کون تھے؟ ان فقہ حکم خدا آپ بوجہ آمدِ حج کیلئے تھے۔

⑤ جب حج فرض ہوا تو سب سے پہلے امیر الحج حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو

بنایا گیا۔ آپ کے ہمراہ ۳۰ مسلمانوں نے حج کیا بعد میں سورہ برأت کے اعلان کیلئے علی کو بھیجا گیا۔

⑥ حضور اکرم نے حجۃ الوداع کے موقع پر کتنے اونٹ قربان کیے؟

⑦ آپ نے کل سو اونٹ ذبح کیے۔ ۱۳ اونٹ اپنے ہاتھ سے اور ۳ اونٹ

حضرت علی نے آپ کی طرف سے ذبح کیے۔ مدینہ میں آپ ہر سال قربانی دیتے ہیں۔

⑧ کیا حاجی عید الاضحیٰ کی نماز ادا کرتے ہیں؟

⑨ حاجی حج کے دوران عید الاضحیٰ کی نماز ادا نہیں کرتے۔

⑩ عمرہ کسے کہتے ہیں؟ حج اور عمرہ میں کیا فرق ہے؟ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم

نے کتنے عمرہ ادا کیے؟

⑪ عمرہ سے مراد زیارت کرنا یا آباد مکان کا ارادہ کرنا ہے۔ مگر اسلامی اصطلاح

میں اس سے مراد چھوٹا حج ہے جو ایک بار سنت ہو کہ وہ ہے اور ہر وقت کیا جاسکتا ہے۔

اس کے لیے وقت کی کوئی قید نہیں۔ آپ جب چاہیں احرام باندھ کر خانہ کعبہ

کا طواف کریں، سعی کریں اور حلق یا تقصیر کر کے احرام کھول دیں۔ عمرہ خیر و برکت

کا باعث ہے۔ حج اپنے مقررہ ایام میں ۸ ذوالحجہ سے ۱۲ ذوالحجہ تک پورے مناسک

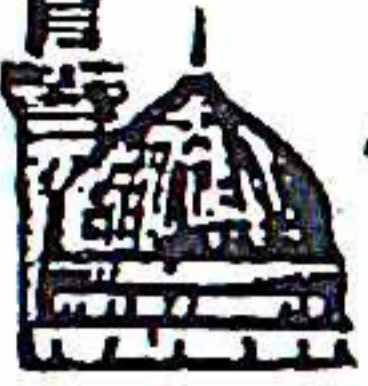
کے ساتھ ادا کرتے ہیں۔ حج میں تین مقامات پر پہنچنا ضروری ہوتا ہے۔ وہ ہیں

عرفات۔ مزدلفہ اور منیٰ یہاں پہنچنا وقوف کہلاتا ہے۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم



نے چار عمرے کیے۔ ۹ھ کو ابو بکرؓ کو حج کیلئے بھیجا تاکہ مدینہ آنے والے وفد اسلام قبول کرتے رہیں۔

س) تلبیہ کیسے کہتے ہیں اور اسکے کیا الفاظ اور معانی ہیں؟



ج) حج و عمرہ کی نیت کے بعد حالتِ احرام میں جو ورد کرتے

ہیں تلبیہ کہلاتا ہے۔

لَبَّيْكَ ، اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ ط لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ  
إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لِأَشْرِيكَ لَكَ

ترجمہ: میں حاضر ہوں، یا اللہ میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں، میں حاضر ہوں بے شک تمام تعریفیں اور نعمتیں تیرے لیے ہیں اور ملک بھی، تیرا کوئی شریک نہیں۔

س) مناسکِ حج سے کیا مراد ہیں؟ نیز حج کیسے ادا کرتے ہیں؟

ج) مناسکِ حج سے مراد حج کو جس طریقہ سے ادا کرتے ہیں وہ مناسکِ

حج کہلاتے ہیں۔ ذیل میں مناسکِ حج ایک نظر میں پڑھ لیجئے۔

أَلَا بِذِكْرِ اللَّهِ

خبردار اللہ کی یاد سے دل

چین پکڑتے ہیں۔ (نہ رعد)

حج کا پہلا دن  
۸ ذی الحجہ

تَطَّيَّنَ الْقُلُوبُ ط

نہ دولت سے نہ دنیا سے نہ گھر آباد کرنے سے

ملکہ سے منیٰ کو روانگی

منیٰ میں آج کے دن

ظہر عصر مغرب

عشا پڑھنی ہیں رات منیٰ میں قیام



قیامت تک بنا ہے تو ہمارا قبلہ و کعبہ۔ تجھے چومیں گے ہم سارے ہزاروں بار بیت اللہ  
تتا ہے کہ ساجد بھی تری ارض مقدس پر۔ بڑے پیش قدمی کے استغفار بیت اللہ



حج کا تیسرا دن  
۹ ذی الحجہ

حج کا دوسرا دن  
۹ ذی الحجہ

مزدلفہ میں فجر کی نماز کے بعد  
رمی کو روانگی

پہلے

فجر کی نماز منیٰ میں ادا  
کر کے عرفات کو روانگی

بڑے شیطان کی رمی

پھر

ظہر کے نماز  
عرفات میں پڑھنی ہے

تسبانی کرنا

پھر

وقوف عرفات

سر کے بال  
منڈوانا یا تختہ روانا

پھر

عصر کے نماز  
عرفات میں پڑھنی ہے۔

طواف زیارت  
کو مکہ جانا

مغرب کے وقت مغرب کی نماز  
پڑھے بغیر مزدلفہ کو روانگی

رات منیٰ میں قیام

مغرب اور عشاء کی نمازیں عشاء  
کے وقت مزدلفہ میں ادا کرنی ہیں

رات مزدلفہ میں قیام کرنا ہے



ہے حرم اللہ کا، لیکن محمد مصطفیٰ - تاقیا حکم ربی سے میں سردارِ حرم



حج کا پانچواں  
دن  
۱۲ ذی الحجہ

حج کا چوتھا دن  
۱۱ ذی الحجہ

منیٰ میں رمی کرنا  
زوال کے بعد سے

پہلے

منیٰ میں رمی کرنا  
زوال کے بعد سے

پہلے

چھوٹے شیطان کی

پھر

چھوٹے شیطان کے

پھر

درمیانے شیطان کے

پھر

درمیانے شیطان کے

پھر

بڑے شیطان کی

رمی کرنا ہے

بڑے شیطان کی

رمی کرنا ہے

طواف زیارت اگر نہیں کیا تھا  
تو آج مغرب سے پہلے ضرور کر لیں

طواف زیارت  
اگر نہیں کیا تو  
آج کر لیں

۱۳ ذی الحجہ کو اگر قیام کا ارادہ  
ہے تو کنکریاں زوال سے پہلے  
ماری جاسکتی ہیں

رات منیٰ میں قیام





نوٹ: روزمرہ کی طرح نمازیں ادا کرتے رہیں۔ طوافِ زیارت کا وقت ۱۰ اذی الحجہ کی فجر سے ۱۲ اذی الحجہ کی مغرب تک ہے۔ طوافِ زیارت سے رات کے کئی بھی حصے میں فارغ ہوں تو بقیہ رات قیام کیلئے رہنی آجائیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو حج کی توفیق و سعادت بخشے۔ آمین۔

# حج کے بارے میں احادیث مبارکہ

- ① حج کرنے سے سابقہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔
- ② حج اسلام کے ارکانِ خمسہ میں سے ایک اہم رکن ہے۔
- ③ حج گناہوں کو کپڑے کی میل کچیل کی طرح صاف کر دیتا ہے۔
- ④ حج اتحادِ المسلمین کا بہترین نمونہ ہے۔
- ⑤ حج مساوات کا عالمی سبق ہے۔
- ⑥ حج رزق میں اضافے کا باعث ہے۔
- ⑦ حج بہترین جہاد ہے۔
- ⑧ حج کے سفر کا ہر قدم ایک غلام کی آزادی کا سبب ہے۔
- ⑨ حج کے دوران طواف کے ہر چکر میں ستر نیکیاں ملتی ہیں۔
- ⑩ حج کی طاقت رکھتے ہوئے جو حج نہیں کرتا وہ یہودی یا عیسائی کی موت کی عرصہ کا فرمان ہے کہ میں یہ ارادہ رکھتا ہوں کہ مختلف شہروں میں کچھ آدمی بھیجوں جو پتہ چلا میں کہ کون استطاعت کے باوجود حج کے لیے نہیں آتا تاکہ ان پر جزیہ لگا دوں کہ وہ مسلمان نہیں ہیں۔



كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ

**اصطلاحات:** موافقت پانچ ہیں۔ (ذوالحلیفہ اہل مدینہ

کاوات عرق یا حُجفہ عراق کا، حُجفہ اہل شام کا، قرن اہل نجد کا اور نَیْلَمُ اہل یمن اور برصغیر وغیرہ کے میتقات ہیں یعنی ان مقامات سے وہ

احرام باندھتے ہیں۔ نَیْلَمُ مکہ سے ۶۰ میل دور جنوب مشرق میں یمن سے آنے والے راستہ پر ہے۔

**احرام:** حج کی نیت کرنا۔ میتقات (خاص مقام) یعنی تبرا اعظم کے مسلمانوں

کا نَیْلَمُ سے حج کا لباس (ایک چادر اور ایک تہمد) پہننا اور مسلسل تلبیہ پڑھنا

احرام کہلاتا ہے۔ نَیْلَمُ، میزاب، اندرون کعبہ، صفا مروہ، زمزم، مقام ابراہیم، عرفات مزدلفہ، منیٰ۔ حجرات مقام قبولیت دُعا ہیں۔

**استلام:** چھو یا بوسہ دینا۔ اصطلاح میں خانہ کعبہ کے ہر طواف (چکر) کے شروع

میں اور ہر طواف کے اختتام پر حجرِ اسود کو بوسہ دینا اور رکنِ میمانی کو چھونا استلام کہلاتا ہے۔

**اضطیباغ:** احرام کی چادر کو ایسے اوڑھنا کہ داہنا شانہ کھلا ہے یہ چادر دائیں کندھے

کے نیچے سے نکال کر بائیں کندھے پر ڈال لیتے ہیں۔ یہ چستی اور قوت کے اظہار کے لیے

آفاقی؛ میتقات کے باہر کے علاقوں میں رہنے والے مسلمان آفاقی کہلاتے ہیں۔

**ایام تشریق:** ماہ ذوالحجہ کی ۱۱، ۱۲، ۱۳ تاریخ کو ایام تشریق کہتے ہیں۔ ۹ تاریخ کو

”یومِ نحر“ اور ۱۰ تاریخ کو ”یومِ نحر“ کہتے ہیں۔ یہ پانچوں دن مل کر ایام تشریق کہلاتے ہیں۔

ان میں ۹ کی نماز فجر سے لیکر ۱۳ تاریخ کی نماز عصر تک ہر فرض نماز کے بعد

تکبیر تشریق پڑھنا واجب ہے۔

**تکبیر تشریق:** اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ

اللَّهُ أَكْبَرُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ۔

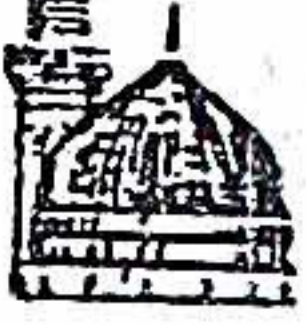
**تمتع:** (وقتی فائدہ اٹھانا) حج تمتع یہ ہے کہ حج اور عمرہ ساتھ ساتھ کرنا مگر دونوں کے

الگ الگ احرام باندھنا۔ عمرہ کے بعد احرام کھول کر ان چیزوں سے حلال ہونے کا



فائدہ اٹھانا جو احرام کی حالت میں ممنوع تھیں، تمتع کہلاتا ہے اور ساتھ ہی حج کا احرام باندھ لیتے ہیں۔ حج قرآن میں ایک ہی احرام میں قارن حج و عمرہ ادا کرتا ہے۔

**جنائیت** : ممنوع یا بڑا کام کرنا۔ اس سے قربانی یا صدقہ دینا واجب ہو جاتا ہے۔ عمرہ اور حج کے دوران کسی واجب یا پلوندی میں کوتاہی جنائیت کہلاتا ہے۔



**رَفَث** : (رغبت) حج کے ایام میں جنسی فعل یا اسکے متعلق گفتگو کرنا رَفَث کہلاتا ہے جو ممنوع ہے۔ حج کے ارکان سے فارغ ہو کر سرمنڈوانا یا بال کتر وانا تخلیق یا تقصیر جو واجب ہے۔

**رَکَل** : طواف کے پہلے تین چکروں میں شانے ہلاتے ہوئے تیز تیز چل کر قوت کا مظاہرہ کرنے کو رَکَل کہتے ہیں۔ کعبہ کے گرد کناکے کناکے کی جگہ حج حطیم کے مطاف ہے۔

**رَمِی** : اس سے مراد پھینکنا اور نشانہ لگانا ہے۔ اصطلاح میں اس سے مراد حج کا وہ عمل ہے جس میں ہر حاجی کا مٹی میں تھوڑے تھوڑے فاصلے پر بنے ہوئے تین جمرات (ستونوں) (جمرہ عقبی، جمرہ وسطی، جمرہ اولی) پر سات سات لٹکریاں مارنا رمی کہلاتا ہے جو واجب ہے۔ (جمرہ اولی کنکری)

**شوط** سے مراد بیت اللہ کے گرد ایک چکر لگانا ہے۔ کل سات چکر لگاتے ہیں پہلے چار فرض ہیں۔ طوافِ قدوم، سنجیہ یا لقا ہر آفاقی پر مکہ میں داخلہ کے بعد واجب ہے۔

**حج کے فرائض و واجبات** : اس کے فرائض احرام، عرفہ میں وقوف اور طواف زیارت ہیں۔ حج کے واجبات مزدلفہ میں وقوف، صفا و مردہ کے ماہن سعی، رمی جمار اور آفاقی کے لیے طواف رجوع اور حلق یا قصر۔ عمرہ کے رکن طواف سعی اور شرط احرام اور حلق ہے۔

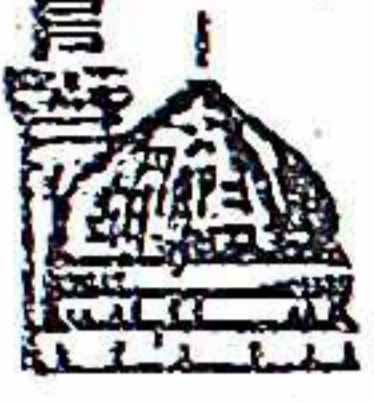
**سعی** : اس سے مراد اہتمام سے چلنا، دوڑنا اور کوشش کرنا ہے۔ طواف کعبہ کے بعد زائر حرم کا صفا اور مردہ دو پہاڑیوں کے درمیان دوڑنا، سعی کہلاتا ہے۔



جو واجب ہے۔

طوافِ قدوم، تحیہ یا لقا، مکہ معظمہ میں داخلے کے بعد سب سے پہلا

طواف "طوافِ قدوم" کہلاتا ہے جو ہر آفاقی پر واجب ہے۔



طوافِ زیارت: یہ حج کا رکن ہے اور فرض ہے۔ وقف عرفات

کے بعد ذوالحجہ کو یہ طواف زیارت کیا جاتا ہے۔ اسے طوافِ افاضہ بھی کہتے ہیں۔

طوافِ وداع یا صدر: بیت اللہ سے رخصت کے وقت ہر آفاقی پر طوافِ

وداع واجب ہے۔ اس طواف کے بعد باب کعبہ اور حجر اسود کے درمیان کی جگہ یعنی

ملتزم سے چمٹ چمٹ کر اور بیت اللہ کا پردہ تھام تھام کر انتہائی آہ و زاری کے ساتھ

دُعا مانگنا چاہیے۔

وَقُوف: ٹھہرنا یا کھڑے ہونا۔ حج کے دوران میں تین مقامات (عرفات

مزدلفہ اور منی) پر وقوف کرنا پڑتا ہے۔ وقوف عرفات حج کا رکنِ اعظم ہے اسی

پر حج کا دار و مدار ہے۔ وقوف عرفات کا وقت ۵ ذوالحجہ کو بعد زوال یعنی ظہر عصر

کے بعد سے اگلی صبح صادق سے پہلے کا وقت ہے۔

ہدمی: تحفہ یا ہدیہ۔ اس سے مراد وہ جانور جسکی کی قربانی کا ہر حاجی بند و بست کرتا ہے۔

حاجبو آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھیں۔ کعبہ تو دیکھ چکے ہو مگر کعبے کا کعبہ دیکھیں

مدینہ طیبہ میں حاضری حج کا کوئی رکن نہیں ہے مگر حج کے فوراً بعد دربارِ نبوی

پر درود و سلام کا تحفہ و نذرانہ پیش کئے بغیر واپس آجانا اجر و ثواب سے بڑی

محرومی، بد نصیبی اور محسنِ اعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دل آزاری ہے۔ روضہ اقدس

کی زیارت واجب ہے۔

بھولنا ساجدہ طیبہ کو مگر۔ بن کے واں جانا غلامِ مصطفیٰ





يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ  
عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ﴿۲﴾ اے ایمان والو! تم پر

روزے فرض کیے گئے جیسا کہ تم سے پہلے لوگوں پر تاکہ تم پر نیزگار بن جاؤ۔

## روزہ (صوم) کسی کام سے رک جانا)

روز آتی نہیں یہ حسین ساعتیں چاند چہرہ، ستارہ جبیں ساعتیں

س) روزہ رکھنے کی نیت بیان کرو۔

ج) وَاصْوِمُوا عِدَّةً مِّنْ شَهْرِ رَمَضَانَ

س) روزے کے معنی بتائیں اور اس کی غرض و غایت کیا ہے؟

ج) روزے کو عربی زبان میں "صوم" کہتے ہیں۔ صبح صادق سے

غروب آفتاب تک کھانے پینے اور ہر قسم کے گناہوں سے رُکے رہنے کا نام

روزہ ہے۔ اس کی غرض و غایت انسان کو پرہیزگار اور متقی بنانا ہے۔ اس سے

ہمدردی، خوف خدا، رضائے الہی کی مشق، غربت کا احساس، اخلاقی بلندی

اور جفاکشی کا درس ملتا ہے۔ حدیث قدسی: الصَّوْمُ لِيْ وَاَنَا اَجْزِيْ بِهٖ۔

س) روزے کس مہینے میں فرض ہوئے؟ رمضان سے کیا مراد ہے؟

ج) رمضان المبارک کے مہینے میں روزے فرض ہیں اسی ماہ قرآن پاک

نازل ہونا شروع ہوا۔ رمضان گناہوں کو جلا دیتا ہے۔ ان کی بخشش کا باعث ہے۔

س) روزے کس سن ہجری میں فرض ہوئے؟

ج) روزے ۲ھ میں فرض ہوئے۔ فَن شَهِدْ مِنْكُمْ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ

س) مسلمان یہود و نصاریٰ کے روزے میں کیا فرق ہے؟

ج) مسلمان سحری کرتے ہیں اور یہود و نصاریٰ سحری نہیں کرتے۔



س) کوئی حدیث بیان کرو جس سے ماہِ رمضان کی خیر و برکت ظاہر ہو ہے

ج) ماہِ رمضان کا ابتدائی حصہ رحمت ہے، اس کا درمیانی حصہ مغفرت اور آخری حصہ آتش و وزخ سے رہائی اور نجات ہے

س) سنوں روزے کونسے ہیں؟

ج) محرم الحرام کی نو اور دس یا دس اور گیارہ ذی الحجہ کی ۹ تاریخ شعبان کی ۱۵ تاریخ ہر قمری مہینے کی ۱۳، ۱۴ اور ۱۵ تاریخ کے روزے سنوں ہیں۔

س) کن دنوں میں روزے رکھنا حرام ہے؟

ج) عید الفطر، عید الاضحیٰ اور ذی الحجہ کی ۱۱، ۱۲، اور ۱۳ تاریخ کے روزے حرام ہیں

س) جان بوجھ کر روزہ توڑنے کا کفارہ کیا ہے؟

ج) مسلسل ساٹھ روزے رکھنا یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا یا ایک غلام آزاد کرنا جان بوجھ کر روزہ توڑنے کا کفارہ ہے۔

س) لیلة القدر کن راتوں میں ہوتی ہے؟ اس کا کیا مقام ہے؟

ج) رمضان المبارک کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں لیلة القدر پوشیدہ ہے۔ شب قدر یا لیلة القدر کی عبادت ہزار ماہ کی عبادت سے افضل ہے۔ اس رات کے اجر و ثواب کیلئے مسلمان بڑے ذوق و شوق سے عبادت کرتے ہیں۔

س) رمضان میں عشاء کی نماز کے بعد جو بیس رکعت نماز پڑھی جاتی ہے اس

کو کیا کہتے ہیں؟ یہ سنت ہے یا فرض ہے؟

ج) اس نماز کو نماز تراویح کہتے ہیں۔ یہ سنت ہے۔

س) اعتکاف کسے کہتے ہیں؟ اس کی مدت کیا ہے؟





⑤ دنیا سے الگ ہو کر مخصوص نیت سے مسجد میں ماہِ رمضان کے آخری عشرہ میں ٹھہرنے کو اعتکاف کہتے ہیں۔ اس کی کم از کم مدت کسی ایک نماز کے ادا کرنے یا قیام کا وقت ہو سکتا ہے۔ یہ فرض کفایہ ہے۔

⑥ اعتکاف کی نیت بیان کرو۔

⑦ نَوَيْتُ اِلَّا عِتْكَافًا مَا دُمْتُ فِي هَذَا الْمَسْجِدِ

میں نے اعتکاف کی نیت کی جب تک اس مسجد میں ہوں۔

جب بھی مسجد میں داخل ہوتے ہوئے یہ نیت کر لی جائے تو مسجد میں گزارہ ہوا تمام وقت اعتکاف میں شمار ہوگا۔ خوش رہو عشرہ اعتکاف آگیا روزہ میں روزہ کھولنے (افطاری) کی دُعا بتائے۔

⑧ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ لَکَ صُمْتُ وَبِکَ اٰمَنْتُ وَ

عَلَيْکَ تَوَكَّلْتُ وَعَلٰی رِزْقِکَ اٰفْطَرْتُ۔

پھر میں نے میں اس طرح پہلیں۔ لوٹ لو رحمتیں بخشیں، جنتیں ہر طرف اُسکی کی رحمت کے پھیرے ہوئے۔ علم اس کا ہے ہر شے کو گھیرے ہوئے (خالق)

روزہ (صوم) کے بارے میں چند احادیث

① روزہ ڈھال ہے یا روزہ حفاظت ہے اللہ کے عذاب سے یا روزہ

جہنم سے حفاظت ہے۔

② روزہ گناہوں کا گُوارہ ہے۔

③ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ روزہ میرے لیے ہے اور میں اس کی جزا دوں گا۔

④ روزہ قیامت کو بہترین سفارش ہے۔

⑤ روزہ ہر نیکی کو ستر گنا کر دیتا ہے۔

قرب حق کا مقام جلیلہ بھی ہے

خالق



- ۶) روزہ دار کو جنت کے بہترین دروازہ ربیان سے پکارا جائے گا۔
- ۷) ماہِ رمضان میں جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔
- ۸) ماہِ صیام میں شیاطین جکڑ دیئے جاتے ہیں۔
- ۹) روزہ دار کے مُنہ کی بُوکستوری سے افضل ہے۔
- ۱۰) روزہ جسمانی و روحانی امراض کا بہترین علاج ہے۔

۱۱) فطرتِ حق کی آنکھوں کا تارا ہے یہ بخشش و مغفرت کا اشارہ ہے یہ

## س) روزہ رکھنے کی دُعا ہے

ح) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ تَوْبِتُ غَدًا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ

اے اللہ میں نے کل کیلئے روزہ کی نیت کی اگر اللہ نے چاہا۔

۱۲) چھوڑ دو جس طرح بن پڑے چھوڑ دو ناروا خواہشوں کے صنم توڑ دو

حالیہ

## س) روزہ افطار کی دُعا ہے

ج) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ لَكَ صُمْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ

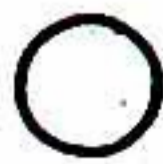
وَ عَلٰی رِزْقِكَ اَفْطَرْتُ۔

اے اللہ میں نے تیرے ہی لیے روزہ رکھا اور تجھی پر ایمان لایا اور تجھ

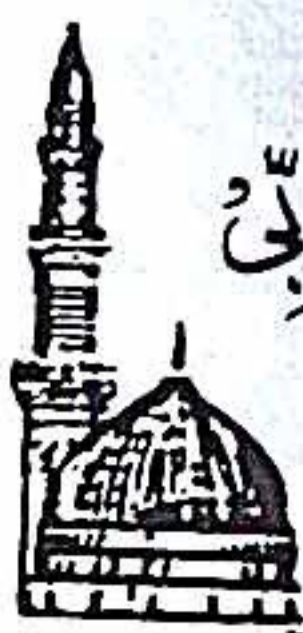
پر بھروسہ کیا اور تیرے رزق سے افطار کیا۔

پہلا عشرہ رحمت اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ وَاَرْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرَّاحِمِیْنَ

اے اللہ مجھے بخش دے، مجھ پر رحم فرما، تو سب سے بہتر رحم فرما نیوالا ہے۔







## دوسرا عشرہ مغفرتِ اَسْتَغْفِرُ اللَّهَ رَبِّي

مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَ التَّوْبُ إِلَيْهِ -

اے اللہ میرے گناہوں کو بخش دے اور میری توبہ کو قبول فرمائے۔

## تیسرا عشرہ نجاتِ اللَّهُمَّ إِنَّكَ عَفْوٌ تُحِبُّ الْحَفْوَ

فَاعْفُ عَنِّي - اے اللہ تو معاف کر نیوالا ہے معاف کرنے کو پسند کرتا ہے۔

پس مجھے معاف فرمائے اس کے ساتھ کثرت سے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کا ذکر کریں یہ افضل الذکر ہے۔ ہر عشرہ میں مطلوبہ دعا کا ورد بے پناہ خیر و برکت کا حامل ہے۔

سُبْحَانَ ذِي الْمَلِكِ وَالْمَلَكُوتِ سُبْحَانَ ذِي الْعِزَّةِ

وَالْعُظْمَةِ وَالْهَيْبَةِ وَالْمَدْرَةِ وَالْكَرِيَاءِ وَالْجَبْرُوتِ -

سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْحَيِّ الَّذِي لَا يَنَامُ وَلَا يَمُوتُ - سُبُّوحٌ

قُدُّوسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ - اللَّهُمَّ اجْزِنَا

مِنَ النَّارِ يَا مُجِيرُ يَا مُجِيرُ يَا مُجِيرُ - پاک ہے وہ ذات جس کی بادشاہی

تلاوح  
کی  
دعا

زمین و آسمان میں ہے۔ پاک ہے وہ ذات جو عزت و عظمت اور رعب اور قدرت اور بڑائی اور وہابی

والی ہے۔ پاک ہے وہ بادشاہ جو زندہ جاوید ہے جو نہ کبھی سوتا ہے اور نہ مرے گا۔ ہمارا فرشتوں اور روح

کا پروردگار بہت ہی پاک اور بہت ہی مقدس ہے۔ اے اللہ ہمیں دوزخ کی آگ سے نجات دے،

اے نجات دینے والے، اے نجات دینے والے، اے نجات دینے والے۔

چار رکعت صلوٰۃ تسبیح: ہر رکعت میں ۵، یا تسبیح زبیر کلمہ نصف اول سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ

لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ پڑھتے ہیں۔ الحمد سے پہلے ۵ بار اور سورہ ملائکہ

۱۰ بار پھر رکوع میں سُبْحَانَ رَبِّ الْعِظَمِ کے بعد ۱۰ بار پھر سورہ میں سُبْحَانَ رَبِّي

الاعلیٰ کے بعد ۱۰ بار پھر سجدے سے بیٹھ کر دس بار پھر دو سر سجدہ میں دس بار۔ دو، تین، چار رکعت

میں کھڑے ہوتے ہی ۱۵ بار پھر حمد اور سورہ کے بعد دس بار پھر رکوع میں دس بار، ہر قوم میں دس بار،

ہر سجدہ میں دس بار اور جب میں دس بار پھر دو سر سجدہ میں دس بار پڑھتے ہیں صفحہ ۲۳ دیکھیے



وَرَحْمَتِي وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ فَسَاكِنْتَهُمَا لِيَدِينُنَّ يَتَّقُونَ وَيُؤْتُونَ

الزَّكَاةَ ۚ ۹ - اور میری رحمت ہر شے پر حاوی ہے اور میں اس کو اللہ

سے ڈرنے اور زکوٰۃ دینے والوں کے لیے لکھ دوں گا۔

## زکوٰۃ



س) زکوٰۃ کے لغوی معنی بتائیں؟

ج) زکوٰۃ کے لغوی معنی نشوونما پانا اور پاک ہونا کے ہیں جبکہ شریعت میں زکوٰۃ

سے مراد وہ مالی عبادت ہے جو ہر صاحبِ نصاب پر فرض ہے اور مستحق افراد کو دی جاتی ہے۔ صاحبِ نصاب پر قربانی بھی فرض ہے۔

س) زکوٰۃ کتنی مدت بعد واجب ہوتی ہے؟

ج) ایک سال گزرنے کے بعد اپنے مال پر زکوٰۃ دینا واجب ہے۔

س) زکوٰۃ کے مستحقین کون لوگ ہیں؟

ج) ۱۔ فقراء ۲۔ مساکین ۳۔ عاملین زکوٰۃ

۴۔ نو مسلم جو غریب ہو ۵۔ غلام ۶۔ مقروض

۷۔ فی سبیل اللہ ۸۔ مسافر (بجائے) صدقات نبیؐ اور آل نبیؐ پر حرام ہیں۔

س) زکوٰۃ کس سن ہجری میں فرض ہوئی؟

ج) نو ہجری میں زکوٰۃ فرض ہوئی۔

س) کس صحابیؓ نے فرمایا "وہ لوگ جو زکوٰۃ اور نماز میں فرق کریں گے ان

کے خلاف جنگ کروں گا؟

ج) یہ حضرت ابو بکر صدیقؓ کا فرمان ہے۔ آپ نے منکرین زکوٰۃ کی سرکوبی کی۔

س) نصاب سے کیا مراد ہے؟ قربانی کی روح کیا ہے؟



ج) سرمائے کی وہ مقدار جس پر شریعت نے زکوٰۃ لاگو کی ہے -  
 صاحب نصاب پر قربانی بھی فرض ہوتی ہے۔ صاحب نصاب وہ مسلمان  
 ہوگا جس کے پاس سرمائے کی اتنی مقدار ہو کہ اس پر زکوٰۃ لاگو  
 ہو جائے۔ اللہ کو قربانی کا گوشت اور خون نہیں پہنچتا مگر تقویٰ پہنچتا ہے۔ ۱۲/۱۷



س) زکوٰۃ کے کیا فوائد ہیں؟

ج) یہ نصرتِ دین، باہمی امداد، چوری اور لوٹ کا علاج، معاشی اور اخلاقی پستی

کا علاج ہے۔ دل سے دنیا کی محبت کو کم کرتی ہے۔ معاشرہ میں خوشحالی پیدا کرتی ہے۔

س) کتنی چاندی اور سونے پر زکوٰۃ فرض ہے؟

ج) ساڑھے باون تولے چاندی یا ساڑھے سات تولے سونا یا ان میں سے

کسی ایک کی مالیت کی رقم پر ایک سال گزرنے کے بعد زکوٰۃ فرض ہے۔

س) کیا رہائشی مکان موٹر سائیکل یا کار وغیرہ پر زکوٰۃ فرض ہے؟

ج) رہائشی مکان، موٹر سائیکل یا کار پر زکوٰۃ فرض نہیں ہے یہ عام استعمال

کی چیزیں ہیں۔ ضرورت سے زائد نہیں اور نہ کاروبار کے لیے ہیں۔

س) عشر سے کیا مراد ہے؟

ج) چاہی زمین سے پیداوار کا بیسواں حصہ اور بارانی زمین کی پیداوار سے

دسواں حصہ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کا نام عشر ہے۔

س) مال کا کتنا حصہ زکوٰۃ کیلئے دینا فرض ہے؟

ج) اپنے مال میں سے چالیسواں حصہ یا اڑھائی فیصد اللہ کی راہ میں بطور

زکوٰۃ دینا فرض ہے۔

س) زکوٰۃ کی فرضیت قطعی ہے کلام پاک میں اُسکی تاکید کیسے آئی؟

ج) ۳۲ جگہ نماز کے ساتھ اور ۸۲ بار اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ فَرَمَیْا گیا ہے۔

س) زکوٰۃ نہ دینے پر قرآن میں کیا وعید آئی ہے؟



پارہ دس کے رکوع گیارہ میں ارشاد باری تعالیٰ کا مفہوم یہ ہے کہ جو لوگ سونا چاندی جمع کرتے ہیں اُسکی زکوٰۃ راہِ خدا میں نہیں دیتے ان کو دردناک عذاب کی خوشخبری دیجئے جس دن اس سونے چاندی کو آگ میں گرم کیا جائے گا پھر اس سے ان کے ماتھے اکر وٹیں اور پیٹھیں داغی جائیں گی اور ان سے کہا جائے گا یہ جو تم نے اپنے لیے دنیا میں جمع کر رکھا تھا تو اپنے جمع کئے ہوئے زکوٰۃ مال کا



## زکوٰۃ کے بارے میں حدیثیں

القرآن (بقیہ)

مَثَلُ الَّذِينَ يَبْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ أَنْبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلٍ فِي كُلِّ سَبْئَلَةٍ مِائَةٌ حَبَّةٌ وَاللَّهُ يُضَاعِفُ لِمَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ (سورۃ بقرہ)

راہِ خدا میں خرچ کرنے سے سات سو گنا سے بھی زیادہ اجر و ثواب ہو جاتا ہے۔

○ زکوٰۃ اسلام کا خزانہ ہے۔

○ زکوٰۃ مال کو پاک کر دیتی ہے۔

○ زکوٰۃ دینے سے مال بڑھتا ہے۔

○ زکوٰۃ خدا کا قرض ہے۔

○ تارکِ زکوٰۃ کافر ہے۔

○ منکرِ زکوٰۃ واجب القتل ہے۔

○ زکوٰۃ لینے والے سے دینے والا افضل ہے۔

○ زکوٰۃ کی عدم ادائیگی دولت کو جہنم کا سانپ بنا دیتی ہے۔

○ تارکِ زکوٰۃ کی پیشانی اور پہلوؤں کو داغا جائے گا۔

○ زکوٰۃ سخیل کا بہترین علاج ہے۔

○ زکوٰۃ امیروں سے لی جاتی ہے اور غریبوں میں تقسیم کی جاتی ہے۔

○ زکوٰۃ محمد اور آل محمد کے لیے حلال نہیں تیر دولت کا میل کھیل ہے۔

○ اے آدم کے فرزند تو میرے ضرورت مند بندوں پر اپنی کھائی خرچ کر میں

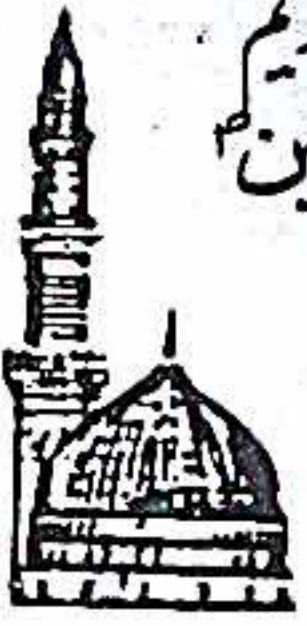
اپنے خزانہ سے تجھے دیتا رہوں گا۔

○ جو مجھ سے عہد کرے کہ وہ اللہ کے بندوں سے اپنی حاجت نہ مانگے گا تو اس

کے لیے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔

○ بے شک خدا اللہ کے غضب کو بکھا دیتا ہے اور بڑی موت کو دور کر دیتا ہے۔





اس کتاب زندہ تیرا حکیم . حکمت اور لایزال است و قدیم  
نوع انسان را پیام آفرین . حامل اور رحمتہ للعالمین

# قرآن مجید

ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ -  
قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَهْدِيْ  
لِلَّتِيْ هِيَ اَقْوَمُ۔ بے شک یہ قرآن راہ دکھاتا ہے طرف اس راہ کی کہ وہ  
بہت سیدھی ہے (بنی اسرائیل) قرآن مجید نصیحت ہے، دل کی بیماریوں کی شفا  
مومنوں کیلئے ہدایت اور رحمت کا سرچشمہ ہے۔

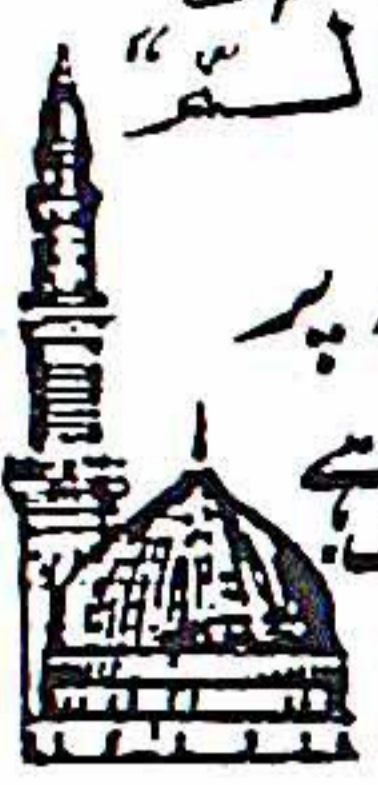
وہ زمانے میں مفرز تھے مسلمان ہو کر اور تم خوار ہوئے تارکِ قرآن ہو کر  
گر تو می خواہی مسلمان زلیتن نیست ممکن جز بقراآن زلیتن

## اللہ کا دسترخوان

عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں۔

- ① قرآن اللہ کا دسترخوان ہے۔ جتنا کھا سکتے ہو کھا لو کوئی قید نہیں۔
- ② قرآن اللہ کی مضبوطی ہے۔ اسے اچھی طرح پکڑ لو، پھسلنے سے محفوظ ہو جاوے گا۔
- ③ قرآن نورِ مبین ہے۔ حاصل کرو اسکی روشنی سے ٹھوکروں سے بچ جاوے گا۔
- ④ قرآن میں شفا ہے۔ استعمال کرو اس نسخہ کو، ہر بیماری سے دور رہو گے۔
- ⑤ قرآن نجات دہندہ ہے۔ تلاوت و عمل کی خوب کوشش کرو جہنم سے بچ جاوے گا۔
- ⑥ قرآن علم کا خزانہ ہے۔ لوٹ لو اسکو جتنا چاہو یہ خزانہ ختم نہیں ہوگا۔



تلاوت میں قرآن کے ایک ایک حرف پر دس نیکیاں ملتی ہیں "اَلْكَو"  
تین حرف ہیں۔ الف۔ لام اور میم یعنی "الم" کے ادا کرنے پر  
۳ نیکیاں ملتی ہیں۔ اسے تجوید اور خوش الحانی سے پڑھنا باعثِ خیر و برکت ہے  
 (س) قائد اعظمؒ نے قرآن پاک کے بائے میں کیا فرمایا ہے

(ج) قائد اعظمؒ نے ۱۹۲۳ء میں فرمایا تھا وہ کونسا رشتہ ہے جس میں  
منسلک ہونے والے تمام مسلمان حبید و احقر کی طرح ہیں، وہ کونسی چٹان ہے  
جس پر ان کی ملت کی عمارت اُستوار ہے، وہ کونسا لنگر ہے جس سے اس  
اُمت کی کشتی محفوظ کر دی گئی ہے ہے وہ رشتہ، وہ چٹان، وہ لنگر خدا کی کتاب  
قرآن حکیم ہے۔ مجھے یقین ہے جوں جوں ہم آگے بڑھتے جائیں گے، ہم میں زیادہ  
سے زیادہ اتحاد پیدا ہوتا جائے گا۔ ایک خدا، ایک رسول، ایک کتاب، ایک اُمت۔

اقبال نے اتحادِ ملت کے لیے فرمایا ہے

منفعت ایک ہے، اس قوم کی نقصان بھی ایک ایک ہی سبک دہی، دین بھی، ایمان بھی ایک  
حرم پاک بھی، اللہ بھی، قرآن بھی ایک کچھ بڑی بات تھی ہوتے جو مسلمان بھی ایک  
فرق بندی ہے کہیں اور کہیں ذاتیں ہیں کیا زمانے میں پنپنے کی یہی باتیں ہیں؟  
(س) نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کس شخص کو بہترین شخص قرار دیا ہے

(ج) جو شخص قرآن سیکھے اور دوسروں کو سکھائے وہ بہترین شخص ہے۔

۵ آدمی تم میں ہے وہ سب سے مہلا درس جو لے اور دے قرآن کا۔

(س) قرآن مجید کس پر کس کے ذریعے اور کس ذات کی طرف سے نازل ہوا ہے  
(ج) اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب قرآن مجید حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر حضرت  
جبریل امینؑ کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوا۔

(س) قرآن مجید کا نزول سب سے پہلے کس جگہ پر ہوا اور کتنا ہے





ج) غارِ حرا میں نزول قرآن مجید کا آغاز ہوا۔ سورہ علق کی پہلی پانچ آیات نازل ہوئیں جو اُقرآن کے کلمہ سے شروع ہوتی ہیں۔

س) قرآن مجید کی مدتِ نزول کتنی ہے؟ اس کا کیا اعجاز ہے؟

ج) کم و بیش ۲۲ سال ۵ ماہ اور اودن میں قرآن مجید

مکمل نازل ہوا۔ سوائے اس کے کوئی انسانی یا آسمانی کتاب سینوں میں نہیں سما سکتی۔

س) قرآن مجید کا زیادہ حصہ مکہ میں نازل ہوا یا مدینہ میں؟

ج) مکہ شریف میں ۸۶ سورتیں اور مدینہ منورہ میں ۲۸ سورتیں نازل ہوئیں۔

اس طرح کل سورتیں ۱۱۴ بنتی ہیں۔ معلوم ہوا کہ زیادہ حصہ مکہ میں نازل ہوا۔

س) قرآن مجید میں کتنی آیات اور کتنے رکوع ہیں؟

ج) آیات چھ ہزار چھ سو چھیاسٹھ (۶۶۶۶) اور رکوع پانچ سو چالیس (۵۴۰) ہیں۔

س) قرآن مجید میں کل کتنے حروف استعمال ہوئے ہیں؟

ج) تین لاکھ تیس ہزار سات سو ساٹھ حروف استعمال ہوئے ہیں۔ (۳۲۳۶۰)

س) کس خلیفہ کے دور میں کتنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے قرآن مجید کو کتابی شکل میں ترتیب دیا؟

ج) حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں پچھتر (۷۵) صحابہ کرام نے

قرآن مجید کو کتابی شکل میں ترتیب دیا۔

س) بیعت الشجرہ، اس وقت ہوئی جب نبی کریم نے حدیبیہ سے حضرت

عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مکہ میں صلح کی بات چیت کے لیے بھیجا تو کفار نے

آپ کو دیر تک روکے رکھا اس بیعت کا دوسرا نام کیا ہے؟ یہ کیوں پیش آئی؟

ج) اس بیعت کا دوسرا نام بیعت رضوان ہے یہ بھول کے درخت

کے نیچے ہوئی تھی۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کی خبر اڑادی گئی تھی۔

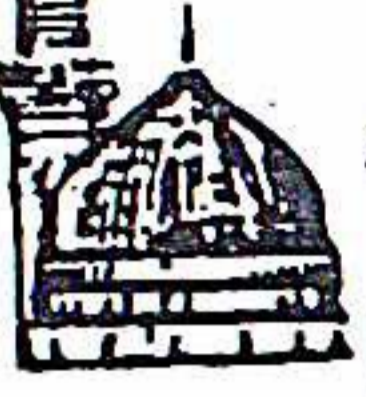
تو یہ لڑنے کا عہد تھا۔ مگر اس کے بعد وہ صحافت تشریف لے آئے۔ نمائندہ کفار سہیل عمرو بوقت صلح نامہ سہیل کا بیٹا ابوجندل بن قید و ظلم سے پناہ حضور کو آیا مگر توٹا دیا تاکہ معاہدہ تکمیل کو پہنچے۔



س) کسی جگہ قرآن پاک پڑھا جائے تو اس کے کیا آداب ہیں؟

ج) جب کہیں قرآن پڑھا جائے اور اُسکی آواز ہمیں سنائی دے

تو چُپ ہو جانا چاہیے اور غور سے سننا چاہیے۔ کلام پاک میں ہے



”وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا

لَعَلَّكُمْ تَرْحَمُونَ“ اور جب قرآن پڑھا جائے تو اُسے سنو اور خاموش ہو جاؤ تاکہ خدا تم پر رحم کرے۔ (۱۱۱/۹) (پارہ ۱۰۷)

س) حدیث میں کس شخص کے سینہ کو بے آباد گھر سے تشبیہ دی ہے؟

ج) جس شخص کو کوئی آیت یا سورت زبانی یاد نہ ہو اس کا سینہ ویران اور بے آباد گھر کا سا ہے۔

س) کلام پاک کی کس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اس کی حفاظت اپنے

ذمہ لی ہے؟

ج) چودھویں سیراے کے پہلے رکوع آیت نمبر ۹ میں ارشاد ہے،

”إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ“۔ بے شک ہم نے

نے قرآن اتارا اور ہم ہی اُسکی حفاظت کرنے والے ہیں۔ (۱۱۱/۹) (البحر)

س) قرآن مجید کی سب سے بڑی اور سب سے چھوٹی سورت کا کیا نام ہے؟

ج) سب سے بڑی سورۃ البقرہ ہے اور چھوٹی الکوثر ہے۔

س) قرآن پاک میں کل کتنے سجدہ تلاوت ہیں۔ یہ کب اور کسے ادا کرتے ہیں؟

ج) قرآن مجید میں کل چودہ سجدہ تلاوت ہیں۔ سجدہ تلاوت کی نیت کر کے ایک سجدہ

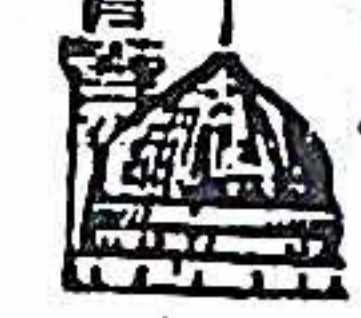
ادا کرتے ہیں اور سجدہ میں ۳ بار تسبیح کے بعد اللہ اکبر کہہ کر قرأت یا نماز مکمل کرتے ہیں۔

س) نازل ہونے والی سب سے آخری آیت کونسی ہے؟ یہ کہاں نازل

ہوئی ہے؟



”الْيَوْمَ اكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَ اَتَمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَ رَضِيْتُ لَكُمْ الْاِسْلَامَ دِينًا“



یہ آیت میدانِ عرفات میں نازل ہوئی جہاں اس سے

قبل آپ نے اپنا آخری خطبہ پیش کیا جو عالم انسانیت کے لیے

امن و خوشحالی کا دستور و منشور ہے۔ اس پر عمل تمام کمزوریوں کا علاج ہے۔

س) وہ کونسی سورت ہے جس سے پہلے بسم اللہ نہیں پڑھی جاتی؟

ج) سورۃ التوبہ سے پہلے بسم اللہ نہیں پڑھی جاتی۔ نبی پاک نے

بھی اس سورہ کو بغیر بسم اللہ کے پڑھا۔ مگر سورہ نمل میں دو بار بسم اللہ آئی ہے۔

س) وہ کون سے صحابی ہیں جن کا نام قرآن مجید میں آیا ہے؟ عورت کے نام کونسی سورہ؟

ج) حضرت زید کا نام سورۃ الاحزاب میں آیا ہے۔ سورہ مریم۔

س) قرآن مجید پڑھنے کا کیا اجر ہے؟

ج) قرآن مجید پڑھنے سے ہر حرف کی دس نیکیاں ملتی ہیں۔

س) قرآن مجید میں سب سے زیادہ کس بات پر زور دیا گیا ہے؟

ج) قرآن مجید میں سب سے زیادہ زور توحید باری تعالیٰ پر دیا گیا ہے۔

س) کاتبانِ وحی کی تعداد کیا ہے؟ (نبی کریم پر اترنے والا قرآن کھنکھانے والے)

ج) کاتبانِ وحی کی تعداد کم و بیش چالیس تھی۔

س) قرآن مجید نے کس مقام پر اپنے بے مثل ہونے کا دعویٰ کیا ہے؟

اس کا ترجمہ کیا ہے؟

ج) سورہ بنی اسرائیل آیت ۸۸ میں ارشاد ہے ”قُلْ لِّئِي اجْتَمَعَتْ

الْاُنْسُ وَالْجِنُّ عَلٰی اَنْ يَّاتُوْا بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا يَأْتُوْنَ

بِمِثْلِهٖ وَاَلَوْ كَانَتْ اَعْصٰنُ كُلِّ شَايْءٍ رَّاٰهٖ (۱۰۱/۱۰۲)



”کہہ دو اگر انسان اور جن اس بات پر اکٹھے ہو جائیں کہ اس کتاب جیسا بنا لائیں تو اس جیسا نہ لاسکیں گے اگرچہ ایک دوسرے کے مددگار بن جائیں“

س) قرآن کا کیا مفہوم ہے اور اسکے اور کون کون سے نام ہیں؟

ج) قرآن مصدر ہے۔ اس کے معنی پڑھنا ہے۔ اس کو

الکتاب، فرقان، الذکر، التنزیل، المجید، العزیز اور عربی کے نام سے بھی یاد کرتے ہیں۔ یہ وہ کلام معجزہ ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا اور اسکی

تلاوت عبادت کا درجہ رکھتی ہے۔ قرآن کا ہر حرف پڑھنا ۱۰ نیکیوں کا حامل ہے۔ (الویش)

س) پہلی وحی کہاں آئی، آپ نے تین بار جبریلؑ کو کیا جواب دیا۔ پہلی بار

کونسی سورۃ کی آیات نازل ہوئیں؟

ج) پہلی وحی غایبہ میں آئی۔ آپ نے فرشتہ کو کہا ”مَا اَنَابَادِي“

سورۃ علق کی پانچ آیتیں اُتریں۔ وہ ہیں، اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ. اِقْرَأْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ۔ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَحْتَسِبْ۔ (سورۃ علق ۱-۵)

س) قرآن کریم میں کتنی منزلیں ہیں اور ان کی تفصیل کیا ہے؟

ج) قرآن پاک کی سات منزلیں ہیں جن کی تفصیل یہ ہے۔

۱۔ سورۃ فاتحہ تا سورۃ نسا۔ ۲۔ سورۃ مائدہ تا سورۃ توبہ

۳۔ سورۃ یونس تا سورۃ نحل۔ ۴۔ سورۃ بنی اسرائیل تا سورۃ فرقان

۵۔ سورۃ شعراء تا سورۃ یسین۔ ۶۔ سورۃ الصفات تا سورۃ حجرات

۷۔ سورۃ ق تا سورۃ ناس۔

س) قرآن کریم کی ۶۶۶۶ آیات کی تفصیل بیان کریں۔

ج) آیات وعید (دھمکی) = ۱۰۰۰ آیات وعدہ = ۱۰۰۰ آیات نبی = ۱۰۰۰





آیات امر : ۱۰۰۰ - آیات امثال : ۱۰۰۰ آیات قصص : ۱۰۰۰

آیات تحلیل : ۲۵۰ - آیات تحریم : ۲۵۰ - آیات تسبیح : ۱۰۰

آیات متفرقہ ۶۶ اور کل آیات : ۶۶۶۶

(س) قرآن مجید پڑھتے وقت جن چودہ مقامات پر سجدہ

تلاوت واجب ہوتا ہے ان آیات کا محل وقوع گونسا ہے

(ج) قرآن مجید میں چودہ مقامات ایسے ہیں جہاں سجدے کی آیات ہیں۔

ان آیات کے پڑھنے اور سننے سے سجدہ واجب ہوتا ہے وہ یہ ہیں۔

۱۔ پارہ ۹ واں ساتویں سورہ اعراف کی آخری آیت نمبر ۲۰۶ اور رکوع نمبر ۲۴

۲۔ پارہ ۱۳ واں تیسریں سورہ رعد کی آیت نمبر ۱۵ اور رکوع نمبر ۲

۳۔ پارہ ۱۴ واں سولہویں سورہ نحل کی آیت نمبر ۴۹ اور رکوع نمبر ۶

۴۔ پارہ ۱۵ واں سترہویں سورہ بنی اسرائیل کی آیت نمبر ۱۰۹ اور رکوع نمبر ۱۲

۵۔ پارہ ۱۶ واں انیسویں سورہ مریم کی آیت نمبر ۵۸ اور رکوع نمبر ۴

۶۔ پارہ ۱۷ واں بائیسویں سورہ حج کی آیت نمبر ۷۷ اور رکوع نمبر ۱۰

۷۔ پارہ ۱۸، پچیسویں سورہ فرقان کی آیت نمبر ۶۰ اور رکوع نمبر ۵

۸۔ پارہ ۱۹، ستائیسویں سورہ نمل کی آیت نمبر ۲۵ اور رکوع نمبر ۲

۹۔ پارہ ۲۱ واں تیسویں سورہ سجدہ کی آیت نمبر ۱۵ اور رکوع نمبر ۲

۱۰۔ پارہ ۲۳ واں اترتیسویں سورہ نس کی آیت نمبر ۲۴ اور رکوع نمبر ۲

۱۱۔ پارہ ۲۴، اکتالیسویں سورہ احقاف کی آیت نمبر ۳۸ اور رکوع نمبر ۵

۱۲۔ پارہ ۲۷ واں ترپنویں سورہ نجم کی آخری آیت نمبر ۶۲ اور رکوع نمبر ۳

۱۳۔ پارہ ۳۰ واں چوڑاسویں سورہ الشقاق کی آیت نمبر ۲۱ اور رکوع نمبر ۱

۱۴۔ پارہ ۳۰ واں چھیالیسویں سورہ غلق کی آخری آیت نمبر ۱۹ اور رکوع نمبر ۱



س) نبی پاک کے زمانہ میں کاتبان وحی کی تعداد بتائیے اور چند کے نام لکھیے۔



ج) قرآن لکھنے والے صحابہ کی تعداد چالیس تھی۔ خلفائے

راشدین کے علاوہ معاویہؓ، خالد بن ولید رضی اللہ عنہ، زید بن ثابت رضی

ابن کعب اور ثابت بن قیس رضی اللہ عنہم تھے۔ یہ صحابہ قرآن پتھر کی سلوں کھجور کی ٹہنیوں، اونٹ یا بکری کے شانہ کی ہڈیوں اور چمڑے کے ٹکڑوں پر لکھتے جنہیں رتاع (ٹکڑوں) کہتے تھے۔

س) سب سے پہلے حافظ قرآن کون تھے؟

ج) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سب سے پہلے حافظ قرآن تھے جنہیں خلفائے

راشدین میں سے عمر میں سب سے بڑے تھے۔ تاریخ اسلام میں تیسرے خلیفہ رسول تھے۔

س) جنگ یمامہ میں جو ابو بکرؓ کے زمانہ خلافت میں لڑی گئی، کتنے حفاظ

شہید ہوئے؟ یہ جنگ کس کے خلاف تھی؟

ج) اس جنگ میں سات سو حفاظ شہید ہوئے۔ سیمہ کذاب کے خلاف تھی۔

س) صحابیات میں پورا قرآن مجید حفظ کرنے والی خواتین کے نام بتائیے؟

ج) یہ حضرت عائشہؓ، حضرت ام سلمہؓ، حضرت حفصہؓ اور امّ ورقہ

بن نوفل ہیں۔

س) قرآن پاک عہد نبوی میں سچا نہ تھا کیسے محفوظ کیا گیا؟

ج) عہد ابو بکرؓ صدیق میں سیمہ کذاب کی بغاوت کی وجہ سے جنگ

یمامہ میں بہت سے حافظ قرآن شہید ہو گئے تو حضرت عمرؓ کے دل میں خیال

پیدا ہوا کہ اگر حفاظ کی شہادت ایسے ہوتی رہی تو قرآن کریم کی حفاظت میں

دقت ہوگی اس لیے آپ نے حضرت ابو بکرؓ کو قرآن کریم محفوظ کرنے کا





مشورہ دیا جو قبول کر لیا گیا۔ حضرت زید بن ثابت وغیرہ صحابہؓ نے حکم پاتے ہی سارا قرآن یحجا کر دیا۔ ہر سورت ایک جُدا صحیفے میں تھی جو ابو بکر رضی اللہ عنہ کے بعد حضرت عمرؓ اور ان کے بعد حضرت ام المومنین حفصہ بنت الفاروقؓ زوجہ نبی کریمؐ کے پاس رہے اور حضرت

عثمان رضی اللہ عنہ کے عہد میں چند نقلیں تیار کر کے اسلامی سلطنت کے اہم مقامات پر پہنچا دی گئیں۔ تاکہ امت مسلمہ اس میں اختلاف تلفظ و قرأت سے بچ جائے۔

س) قرآن پاک میں دین اسلام کو اختیار کرنے اور پھوٹ نہ ڈالنے کے متعلق کیا ارشاد فرمایا ہے ج ۱۔ وَلَا تَنَازَعُوْا فَنَفْسُکُمْ اَوْ تَذٰهَبَ رِجْکُمْ ۗ وَ اَعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِیْعًا وَّ لَا تَفَرَّقُوْا ۗ (۲/۲۵۱)

س) قرآن پاک کے کس پائے میں دو سجدے آئے ہیں ؟

ج) پارہ ۱۹ واں "وَقَالَ الَّذِیْنَ" کی سورہ فرقان اور نمل میں دو

سجدے آئے ہیں۔ سجدہ، آیت سجدہ پڑھنے اور سننے والے دونوں پر واجب ہے۔

س) دنیا میں سب سے زیادہ پڑھی جانے والی کتاب کا کیا نام ہے ؟

ج) دنیا میں سب سے زیادہ پڑھی جانے والی کتاب کا نام قرآن مجید ہے۔

س) کس سوزہ کو پڑھ کر یاسن کر حضرت عمرؓ فاروق مشرف بہ اسلام ہوئے ؟

ج) اپنی ہمیشہ سے سورہ طہ اسن کر آپ کا دل متاثر ہوا اور آپؐ میں

ایمان لائے۔ آپ کے اسلام لانے سے اسلام کو بڑی قوت ملی۔ آپ دعائے رسولؐ ہیں۔

س) سورہ حشر میں کس غزوہ کے واقعات بیان کئے گئے ہیں ؟

ج) سورہ حشر میں یہودی قبیلہ بنو نضیر کے واقعات کی طرف اشارہ ہے

جو اپنی بد عہدی، خیانت اور کفار قریش کے ساتھ معاہدہ کی بنا پر شام اور

خیبر کی طرف جلا وطن کر دیئے گئے۔ آخر خیبر میں بھی شکست کھا کر ذلیل و خوار ہوئے۔



س قرآن پاک میں "قل" سے شروع ہونے والی سورتوں کی تعداد اور نام بتائیں ؟

ج پانچ (سورہ اخلاص، الفلق، الناس، الجن، الکافرون)

س قرآن پاک کی کونسی سورتیں ایسی ہیں جو ایک پارے سے

شروع ہو کر دوسرے تک جاتی ہیں ؟ خانہ کعبہ کو کس نام سے یاد کیا گیا ہے ؟

ج ایسی سورتوں کی تعداد ۱۸ ہے۔ مسجد الحرام کے نام سے یاد کیا گیا ہے۔

س حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اپنے عہدِ خلافت میں کس صحابی سے قرآن پاک

ایک جلد میں جمع کرایا ؟

ج حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جمع کیا۔

س مدنی سورتوں کا کیا موضوع ہے ؟ نیز آنحضرت کا نام کتنی بار قرآن میں آیا

ج مدنی سورتوں کا موضوع زیادہ تر اوامر و نواہی ہے۔ یعنی کسی کام کرنے،

نہ کرنے کا حکم ہے۔ آپ کا یہ اسم گرامی چار بار قرآن میں آیا ہے۔ آپ کے نام پر سورہ محمد نازل ہوئی۔

س قرآن کی کن سورتوں کا نام دو حروف سے مل کر بنا ہے ؟

ج یہ سورتیں سورہ صف، سورہ جن اور سورہ حج ہیں۔

س قرآن پاک کی کس سورہ کو اُمّ الکتاب کہا جاتا ہے ؟

ج سورہ الفاتحہ (الحمد شریف) کو اُمّ الکتاب کہا جاتا ہے۔

س کس کس سورہ کو قرآن کا دل اور قرآن کی دلہن کہا جاتا ہے ؟

ج قرآن کا دل سورہ یسین اور قرآن کی دلہن سورہ الرحمن کو کہا جاتا ہے۔

س سورہ الکوثر، العصر اور سورہ النصر میں کونسی بات مشترک ہے ؟

ج ان تیسوں سورتوں میں تین تین آیات ہیں۔ یہ سب چھوٹی سورتیں ہیں۔

س تیسویں پارہ عم تیسالون میں سب سے زیادہ سورتیں ہیں تعداد بتائیے ؟





- ج) تیسویں پارے میں ۴۷ سورتیں ہیں۔ ایک رکوع والی ۳۶ سورتیں ہیں۔
- س) قرآن پاک میں کس نبی کا ذکر سب سے زیادہ بار آیا ہے؟
- ج) حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ذکر ۱۶۶ بار آیا ہے؟
- س) قرآن پاک میں اللہ کا لفظ کتنی بار آیا ہے؟
- ج) اللہ کا لفظ قرآن پاک میں ۲۶۹۷ بار آیا ہے۔
- س) سورۃ طہ میں حضور کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کونسی دعا کا ذکر ہے؟
- ج) ”رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا“ کا ذکر سورہ طہ میں ہے۔ ۱۵۔
- س) قرآن پاک کی کس سورۃ میں سب سے زیادہ احکام کا ذکر ہے؟
- ج) قرآن پاک کی سورۃ بقرہ میں سب سے زیادہ احکام کا ذکر ہے۔
- س) کس سورہ کے پڑھے بغیر نماز نہیں ہوتی؟
- ج) سورۃ فاتحہ کے پڑھے بغیر نماز نہیں ہوتی جس کے باسے میں حضور کریم نے فرمایا کہ یہ قیامت کے روز لوگوں کی دکالت کرے گی۔
- س) جس سورۃ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی تبلیغ کا آغاز کیا اور رسالت کا تاج سر پہنچا اس کا نام بتائیے؟ نیز سورہ بقرہ کی آیات اور رکوع کتنے ہیں؟
- ج) اس سورۃ کا نام سورۃ المدثر ہے۔ سب سے بڑی سورہ بقرہ میں ۲۸۶ آیات اور ۴۰ رکوع ہیں۔
- س) اللہ تعالیٰ کی کس صفت کا تذکرہ کلام پاک میں سب سے زیادہ بار آیا ہے؟
- ج) باری تعالیٰ کی صفت ”رُبُوبِيَّة“ کا تذکرہ قرآن پاک میں سب صفتوں سے زیادہ بار آیا ہے۔
- س) قرآن پاک میں کتنے بتوں کا ذکر ہے؟
- ج) قرآن میں ”لات، منات اور عزیٰ جیسے بڑے بڑے تین بتوں کا ذکر ہے۔









س) قرآن پاک میں نقطے کس سن ہجری میں لگائے گئے؟

ج) نقطے ۸۶ھ میں لگائے گئے۔ پہلے موجود نہ تھے۔

اعراب (زیر، زبر، پیش) حجاج بن یوسف نے لگائے۔

زیریں ۱۔ ۲۵۲۲۳۔ زیریں ۱۔ ۳۹۵۸۲۔ پیش ۱۔ ۸۸۰۴۔ نقطے ۱۔ ۱۰۵۶۸

## اسلام کے بارے میں متفرق معلومات

۵ بازو ترا توحید کی قوت سے قوی ہے

اسلام ترا دس ہے تو مضطرب ہے

س) وہ کون سے مسلمان جرنیل ہیں جن کا لقب سیف اللہ تھا؟

ج) حضرت خالد بن ولیدؓ کا لقب سیف اللہ تھا۔ انہوں نے کسی جنگ

میں شکست نہیں کھائی۔ غزوہ موتہ میں ۹ تلواریں توڑ کر نبی کریمؐ سے یہ لقب حاصل کیا۔

س) ذوالنورین کن کا لقب ہے۔ انہیں یہ لقب کیوں دیا گیا؟

ج) حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کے عقد میں رسول خدا کی لگاتار دو

بیٹیاں آئیں جن کے اسم گرامی ہیں حضرت رقیہؓ اور ام کلثومؓ۔

س) عشرہ مبشرہ کن صحابہؓ کو کہتے ہیں؟

ج) وہ دس جلیل القدر صحابی جن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

دنیا ہی میں جنتی ہو نیکی بشارت دے دی تھی۔ ان کے نام یہ ہیں۔

۱۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ ۲۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ

۳۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ۴۔ حضرت علی کریم اللہ وجہ

۵۔ حضرت ابو عبیدہ بن الجراح ۶۔ حضرت سعد بن ابی وقاص

۷۔ حضرت عبدالرحمن بن عوف ۸۔ حضرت زبیر بن عوام



۹. حضرت طلحہ بن عبید اللہ ۱۰. حضرت سعید بن زید ۲ ہجری میں

یہ القاب آپ نے صحابہ کو مسجد قبلتین میں عطا کئے جہاں آپ نے نماز ظہر میں منہ  
بیت المقدس سے بحکم خدا قبلہ کی طرف پھیر لیا۔ یہ مسجد مدینہ سے شمال مغرب میں ٹیلہ پر ہے۔



## نبی کریم کی ازواجِ مطہرات

ازواجِ مطہرات کی تعداد میں مورخین میں بڑا اختلاف ہے مگر درج ذیل بارہ  
اُمّہاتِ المؤمنین میں کسی کا اختلاف نہیں ہے۔ ان میں سے دو کا حضور کے  
سامنے انتقال ہو گیا تھا۔ یعنی حضرت خدیجہ اور حضرت زینب بنت خدیجہ۔  
اور دس حضور کی وفات کے وقت موجود تھیں۔ ان نکاحوں سے دینی اور دنیوی فوائد مقصود تھے۔

س) ازواجِ مطہرات کے نام گرامی بتائیے؟

ج) ۱۔ حضرت خدیجہ بنت خویلد - قریش کے قبیلہ بنو اسد سے تعلق رکھتی

تھیں وفات سنہ ۶ج کی حیات میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی سچا سالہ  
عمر تک کوئی اور دوسری شادی نہ کی۔ سوائے ابراہیم کے ساری اولاد ان سے پیدا ہوئی۔

۲) حضرت سوڈہ بنت زمعہ قریشی تھیں۔ خاندان کی حبشہ میں وفات کے بعد انہیں نکاح ہوا۔

۳) حضرت عائشہ صدیقہ - قریش کے قبیلہ بنو تمیم سے تعلق رکھتی تھیں۔

ان کے والد حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ تھے، عورتوں میں سب سے زیادہ عرصہ تک  
اسلام کی خدمت کی۔ صحابہ کرام عورتوں اور دیگر مسائل کی گرہ کشائی کے لیے آپ کے  
پاس حاضر ہوتے۔ ان کے حجرہ میں نبی کریم کی آرام گاہ ہے۔ ۲ھ میں ان سے نکاح ہوا تھا۔

۴) حضرت حفصہ بنت عمر - حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی بیٹی تھیں سنہ ۵ھ

میں وفات پائی۔ ۳ ہجری آپ نے ان سے نکاح کیا تھا۔

۵) حضرت زینب بنت خزیمہ - بنو بکر بن ہوازن سے تھیں۔ ام المومنین



کے لقب سے مشہور ہوئیں۔ اُحد میں شہادِ خاوند (عبید اللہ) کے بعد نبیؐ نے نکاح کیا ۳، ۳ ماہ بعد تو ہو

۶) حضرت ام سلمہؓ بنت ابی امیہ رضی اللہ عنہا۔ قریش کے مشہور



قبیلے بنو مخزوم سے ان کا تعلق تھا۔ فدائی اسلام تھیں، شہادِ شوہر پر نکاح ہوا۔

۷) حضرت جویریہ بنت حارث رضی اللہ عنہا۔ بنو مصطلق کے

سرور حارث بن ابی ضرار کی بیٹی تھیں۔ بعد نکاح قبیلہ نے ڈاکہ زنی اور اسلام دینی چھوڑی

۸) حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا۔ ان کا نکاح سے تنہا ختم کی گوارا اور اہل کتاب

۹) حضرت ام حبیبہؓ بنت ابی سفیان رضی اللہ عنہا۔ قریش کے مشہور قبیلہ بنو امیہ

کے رئیس ابوسفیان کی بیٹی تھیں۔ حبشہ میں ان کا خاوند عیسائی ہو گیا تھا ۵ھ میں نکاح ہوا۔

۱۰) حضرت صفیہ بنت حی بن اخطب رضی اللہ عنہا۔ ان کا تعلق یثرب کے یہودی

قبیلہ بنی نضیر سے تھا۔ ان کے نکاح کے بعد یہودی مسلمانوں کے خلاف کسی جنگ میں لڑے

۱۱) حضرت میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا۔ ان کا انتقال ۶ھ میں ہوا۔

۱۲) حضرت ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا۔ انہیں موقش شاہ مصر نے آپ کی خدمت

میں بھیجا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہدِ خلافت میں ان کا انتقال ہوا۔ ان سے ابراہیم پیدا ہوئے

ان سب میں کنواری صرف حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا تھیں۔ دوسری ام المومنین

کی نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے نکاح سے پہلے بھی شادی ہو چکی تھی مگر

وہ اس وقت عمر رسیدہ محتاج اور بے سہارا اور بیوہ تھیں۔ نبی پاکؐ نے

ان سے نکاح کر کے نہ صرف ان کی کفالت کی بلکہ ان کی عظمت کو چار چاند لگا

دیے اور دنیا والوں کے سامنے ہمدردی، انسانیت اور احترام عورت کا پیمانہ

منوہ پیش کیا۔ آپ کے یہ نکاح اس آیت سے پہلے ہو چکے تھے جس میں ایک مسلمان کیلئے زیادہ سے زیادہ چار بیویوں

کی بشرط عدل پابندی ہے۔ آپ کی ہر بیوی کا لقب خدا کے حکم سے ام المومنین ہے۔ ابراہیم کے سوا آپ

کی ساری اولاد خدیجہؓ سے تھی۔ اولاد میں فاطمہؓ سیدہ النساءؓ کو اپنی دیگر تین بہنوں پر ایسے فضیلت سے کہ انہی نسل دنیا میں باقی رہی۔



س) اسلام میں معیارِ عظمت و بزرگی کیا ہے ؟

ج) اسلام میں بزرگ، محترم اور باعظمت وہ شخص ہے جو اللہ تعالیٰ

سے زیادہ ڈرنے والا اور شفیق ہو۔ اسلام میں کوئی آدمی دولت  
حسن، ملک، اور نسل کی بنا پر بڑا نہیں ہوتا۔ یہاں معیارِ بزرگی

صرف اور صرف خوفِ خدا ہے۔ شرافت اور حسنِ عمل، باعزت ہونے کا معیار ہے۔

إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ (۱۳۶) بے رحم

س) ان تین اشخاص کے متعلق بتائیے جو پیغمبرِ تھے مگر ان کا ذکر کلامِ پاک

میں بڑے اچھے الفاظ میں آیا ہے ؟

ج) ۱. حضرت لقمان ۲. عزیزِ مصر ۳. ذوالقرنین

س) دین اور شریعت میں کیا فرق ہے ؟

ج) دین کے معنی عزت، حکومت، اطاعت، بندگی اور اعمال کی جزا

و سزا کے ہیں۔ اصطلاح میں رسولِ اکرمؐ کے ذریعے اللہ کے احکام کی اطاعت

کا نام بھی دین ہے۔ دین کبھی نہیں بدلتا، سب نبیوں کا ایک ہی دین تھا۔

شریعت سے مراد راستہ ہے۔ دین میں داخلے کے بعد خدا کی بندگی

اور اسکی فرمانبرداری میں مقررہ راستے پر چلنے کا نام شریعت ہے پیغمبروں

کی شریعت بدلتی رہی۔ رشد و ہدایت، شادی، حرام و حلال اور بندگی کے طور

پر طریقے بدلتے تھے مگر دین سب نبیوں کا ایک تھا وہ سبھی صرف ایک خدا

کی عبادت اور بندگی کا درس دیتے ہے اور اپنے تئیں خدا کا عاجز بندہ گردانتے

ہے۔ وہ سب حنفی (حنفا) تھے۔ ہر غیر خدا اور باطل سے کٹ کر ان کا تعلق صرف

خدا کے ساتھ تھا اور خدائے واحد کے ساتھ ہی مخلوق کا رشتہ جوڑنے

کے لیے اپنی زندگی وقف کر رکھی تھی۔ مخلوقِ خدا کی ہدایت اور نجات ان کا مقصد تھا۔





س قلم کس نبی کی ایجاد ہے؟ کل کتنے نبی آئے ہیں؟  
 ج قلم حضرت ادریس علیہ السلام کی ایجاد ہے۔ تقریباً ایک لاکھ چوبیس ہزار  
 س صحابی کسے کہتے ہیں اور اسکی جمع اور موت کیا ہے؟  
 ج جس خوش قسمت انسان نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 کو حالت ایمان میں دیکھا وہ صحابی کہلاتا ہے۔ صحابی کی جمع صحابہ اور اسکی موت  
 صحابہ اور جمع صحابیات ہے۔

س اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ دین کیا ہے؟  
 ج اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ دین اسلام ہے۔ اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ  
 س خانہ کعبہ سے پہلے مسلمانوں کا قبلہ کونسا تھا؟  
 ج خانہ کعبہ سے پہلے مسلمانوں کا قبلہ بیت المقدس تھا۔ اسی لیے اُسے قبلہ  
 اول کہتے ہیں۔ ۲ ہجری کے دوران خانہ کعبہ مسلمانوں کا قبلہ بنا تو یہودی مخالف ہو گئے۔

س الہامی کتب کتنی ہیں اور یہ کتابیں کن انبیاء پر نازل ہوئیں؟  
 ج الہامی کتب چار ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے ان حبیب القدر سفیروں پر نازل فرمایا۔

۱ زبور، حضرت داؤد علیہ السلام پر نازل ہوئی۔  
 ۲ توریت، حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی۔  
 ۳ انجیل، حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی۔ کئی نبیوں پر صحیفے نازل ہوئے۔

۴ قرآن مجید، اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب ہے اور اس کو اللہ کے آخری  
 نبی حضرت محمد پر نازل کیا گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔

س اسلام میں سب سے پہلے کونسی مسجد بنائی گئی؟  
 ج مسجد قبہ، مدینہ منورہ سے دو میل کے فاصلے پر سب سے پہلے  
 مسجد بنائی گئی جہاں دو ہفتے ٹھہر کر آپ مدینہ میں تشریف لائے۔



س) اسلام کے سب سے کمسن سپہ سالار کا نام بتائیے ہے

ج) حضرت اسامہ بن زیدؓ اسلام کے سب سے کمسن سپہ سالار

تھے (۱۷ سال عمر تھی) محبوب رسول اللہؐ کا لقب تھا۔



س) اسلام کے پہلے شہید مرد اور پہلی شہید خاتون کا نام بتائیے

ج) پہلے مرد شہید حضرت عارث بن ابی ہالہؓ، پہلی خاتون شہید

حضرت سمیہؓ تھیں۔ ان کے بیٹے عمارؓ اور خاندان قریشی کو بالخصوص ابو جہل نے بوجہ اسلام شہید کر دیے

س) تین بڑے گناہ کون سے ہیں

ج) تین بڑے گناہ خدا کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا، والدین کی نافرمانی

اور اولاد کا قتل ہیں۔

س) مختلف سورتوں کے مختلف درج ذیل نام کس بنا پر رکھے گئے ہیں

ج) اتبع طوال؛ سات بڑی سورتیں۔ ۱۔ بقرہ ۲۔ آل عمران ۳۔ نساء

۴۔ مائدہ ۵۔ انفاس ۶۔ اعراف ۷۔ انفال مع توبہ

۲۔ میائیں؛ وہ سورتیں جن میں تو یا کسی قدر زیادہ آتیں ہوں۔ سورہ یونس سے سورہ فاطر تک۔

۳۔ المثانی؛ وہ سورتیں جن میں تو سے کم آتیں ہوں سورہ یسین سے ق تک۔

۴۔ مفصل؛ چھوٹی چھوٹی علیحدہ سورتوں کا نام ہے سورہ ق سے آخر قرآن تک۔

یہ ۲۶ پارہ کے ثلث کے بعد آخر قرآن تک ہے اس کی اقسام ہیں۔

ا) طوال مفصل؛ ق یا حجرات سے سورہ بروج تک۔

ب) اوساط مفصل سورہ بروج سے سورہ لہٰ یکن تک۔

ج) قصار مفصل سورہ لہٰ یکن سے والناس تک۔

مگر مفصل کی اقسام میں اختلاف بھی ہے۔





وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا بَلْ  
أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ - (۲/۱۷۷) -

## جہاد شہید اور شہادت

رَبَّنَا أَخْرِجْنَا مِنْهَا صَبْرًا وَثَبَّتْ أقدامنا وَالنَّصْرَ نأعلى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ (۲/۱۷۷)

شہادت ہے مطلوب و مقصود مومن نہ مال غنیمت نہ کشور کشائی

سدا زندہ رہتے ہیں مرتے نہیں کبھی موت سے اپنی ڈرتے نہیں

جو قدم اٹھیں خدا کی راہ میں نار دوزخ چھو نہیں سکتی انہیں

اصل دین فرمانبرداری کا نام ہے۔ اس کا ستون نماز ہے۔ دین میں بلند مقام جہاد

فی سبیل اللہ کا ہے۔ (حدیث) اور جو اللہ کی راہ میں مارے گئے ان کو مردہ ہرگز خیال

نہ کرو بلکہ وہ زندہ جاوید ہیں۔ وہ اپنے رب سے رزق دیئے جا رہے ہیں

س) جہاد کے کیا معنی ہیں؟

ج) اللہ کے دین کی حفاظت اور فروغ کیلئے کوشش کرنا جہاد ہے۔

س) جنگ اور جہاد میں کیا فرق ہے؟

ج) جنگ ہوس ملک گیری اور انتقام کے لیے لڑی جاتی ہے جبکہ جہاد کا مقصد اعلائے کلمۃ اللہ ہے اور باطل قوتوں کو زیر کرنا ہے۔

س) جہاد کی کتنی قسمیں ہیں اور اس کا اسلام میں کیا مقام ہے؟

ج) جہاد کی تین قسمیں ہیں۔ مال کے ساتھ جہاد۔ علم کے ساتھ جہاد اور تلوار

کے ساتھ جہاد۔ پانچ بنیادی ارکان اسلام کے ستون اور جہاد اس کی چھت

ہے۔ یہ قوم کو حادثات اور ظلم سے بچاتا ہے۔ فضا کو خوشگوار بناتا ہے اور امن

چین عطا کرتا ہے یہ قومی سر بلندی اور روحانی ترقی عطا کرتا ہے۔

س) خدا کی راہ میں جنگ کرتے ہوئے شہید ہو جانے والے کے علاوہ



کسی اور کو بھی شہید کا رتبہ ملتا ہے ہے

ج) طاعون، ہیضے سے مرنے والا، ڈوب کر یا دیوار کے نیچے



آکر مرنے والا اور مال اور دین کی حفاظت کرنے والا بھی شہید کا درجہ پاتا ہے مگر افضل مقام راہِ خدا میں لڑتے ہوئے مارے جانے والے کا ہے۔

س) شہید کسے کہتے ہیں ہے

ج) راہِ خدا میں جنگ کرتے ہوئے قتل ہو جانے والے یا زخمی پائے جانے والے کو شہید کہتے ہیں۔ شہید گواہ کو بھی کہتے ہیں۔

س) شہید کا کیا اجر ہے ہے

ج) شہید کے خون کا پہلا قطرہ زمین پر گرنے سے پہلے اس کے گناہ بخش

دیئے جاتے ہیں۔ شہید زندہ جاوید ہوتا ہے۔ اس کو رزق دیا جاتا ہے قیامت

کے روز اس کے سر پر عظیم الشان تاج پہنایا جائے گا اور اس کو اپنے ستر

عزیز و اقارب کی شفاعت کی سفارش کرنے کا اختیار دیا جائے گا۔ شہید کو

شہادت کے وقت جسم پر کسی زخم سے خارش سے زیادہ تکلیف نہیں دی

جاتی۔ شہید اپنی قوم کی حیات اور بقا کا سبب بنتا ہے جو قوم جذبہ شہادت

رکھتی ہو وہ کبھی نہیں مٹتی۔ بلکہ وہ ہر دور میں اقوام کی امامت کرتی ہے۔ جہاد کے

لیے مقدور بھر وسائل کو عمل میں لانا ضروری ہے۔ ورنہ وہ نتیجہ نہیں نکلے گا جس

کا مسلمانوں کو یقین دلایا گیا ہے۔ کلام پاک میں ہے کہ شہید کو مردہ خیال نہ کرو بلکہ وہ

زندہ ہیں اور ان کو رزق دیا جاتا ہے۔ شہادت کی اسی شان اور عظمت کے

پیش نظر ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے شہادت کی شدید خواہش

کا اظہار کیا۔ **اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِهِ صَفًا كَا نَهُمْ بَيَانَ مَرْمُوحًا**



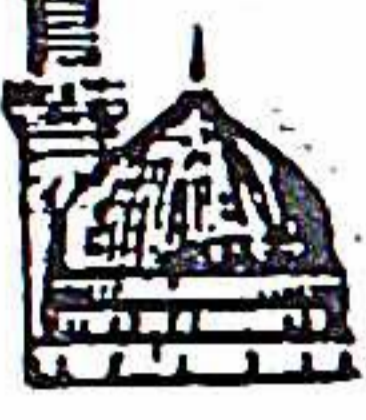




فضائے بدر پیدا کر فرشتے تیری نصرت کو



اُتر سکتے ہیں گردوں سے قطاراں قطار اب بھی (حفیظہ جالندری)



(س) بدر کی وجہ تسمیہ کیا تھی؟ یہ مدینہ سے کتنی دور ہے؟

(ج) بدر ایک کنویں کا نام تھا۔ دوسرے یہ کہ بدر نامی ایک

شخص یہاں آباد ہوا تھا جس کی وجہ سے اس جگہ کو بدر کہنے لگے۔ یہ مدینہ سے ۸۰ میل

دور واقع ہے۔ "کَمْ مَاتَ فِئْتِهٖ قَلِیْلًا غَلَبَتْ فِئْتَهٗ کَثِیْرًا"

بِاِذْنِ اللّٰهِ۔ وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِیْنِ۔ اکثر تھوڑی جماعت بڑی جماعت پر

اللہ کے حکم سے غالب آئی ہے، اللہ صابروں کے ساتھ ہے (پچھلے)

(س) اسلام اور کفر کا سب سے پہلا معرکہ کب اور کہاں پیش آیا؟

(ج) ۱۲ رمضان ۱ھ کو بدر کے میدان میں کفر و اسلام کا پہلا معرکہ پیش آیا۔

(س) غزوہ بدر کا محرک کیا تھا؟ مدینہ سے باہر جنگ کے لیے نکلنے پر انصار نے کیا کہا؟

(ج) غزوہ بدر کا محرک عمرو بن علا حضرت می کا قتل اور ابوسفیانؓ کے ایلچی کا مکہ

میں اطلاع دینا کہ مسلمانوں نے تجارت کے قافلہ پر حملہ کر دیا ہے۔ سید الانصار

سعید بن معاذ قبیلہ خزرج نے بنی پاک کے حکم پر سمندر میں کود جانے کا

عرض کیا اور مقدادؓ نے کہا کہ ہم بنی پاک کو موسیٰ علیہ السلام کی قوم کی طرح جواب

نہیں دیں گے۔ "اِذْ هَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقاتِلَا اِنَّا هُمْنَا قَاعِدُونَ" ہم ہر طرح لڑائی کھیلے حاضر ہیں۔

(س) غزوہ بدر میں مسلمانوں کی تعداد کتنی تھی اور کفار کی کتنی تعداد تھی نیز

جنگ کا نتیجہ کیا رہا؟ مسلمانوں میں بہاجر اور انصار کی کیا کیا تعداد تھی؟

(ج) غزوہ بدر میں مسلمانوں کی تعداد ۳۱۳ اور کفار کی تعداد ایک ہزار تھی۔

۶ کفار قتل اور ۷ قید ہوئے۔ کفار کا سردار ابو جہل اور کئی دوسرے سردار

عتبہ، شیبہ اور ولید اس غزوہ میں مارے گئے صرف ۱۴ مسلمان شہید



ہوئے۔ حالانکہ بدر میں کفار کے مقابلہ میں مسلمانوں کا سامان جنگ برائے نام تھا۔ ہاجر ۸۶ تھے اوس کے ۶۱ اور خزرج ۱۶۶ یعنی کل مسلمان ۳۱۳ ہوئے۔ کفار کے پڑھے لکھے قیدیوں سے دس دس بچوں کی پڑھائی کا کام لیا گیا۔



س) قرآن مجید میں غزوہ بدر کو دوسرے کس نام سے

یاد کیا گیا ہے؟ قریش نے اپنے بچر کے ٹکڑے ہماری طرف پھینک دیئے ہیں کن کا قول ہے؟

ج) قرآن پاک میں غزوہ بدر کو یوم الفزتان کے نام سے یاد کیا گیا ہے۔

○ یہ شکر ساری دنیا سے لوکھا تھا نرالا تھا

کہ اس شکر کا افسر ایک کالی کلی والا تھا (حضرت جالندھری)

س) غزوہ بدر میں کن دو کمن صحابہ نے ابو جہل کو قتل کیا ہے غزوہ کی اہمیت کیا ہے؟

ج) حضرت معاذ اور حضرت معوذہ نے ابو جہل کو قتل کیا، فتح بدر نے تاریخ عالم کا رخ موڑ دیا

س) غزوہ احد کب پیش آیا؟ فریقین کی کتنی کتنی تعداد تھی؟

ج) غزوہ ۳ ہجری کو ہوا۔ مسلمان ایک ہزار تھے جن میں سے تین سو عبد اللہ

بن ابی بن سلول سردار منافقین واپس لے گیا اور کفار قریش تین ہزار تھے۔

اس غزوہ میں مسلمانوں کا خاصا نقصان ہوا کیونکہ مجاہدین کے عقب پر ۵ تیر انداز

درہ کو خالی چھوڑ آئے اور دشمن کو شکست خوردہ دیکھ کر لوٹ مار کرنے لگے۔

اس غزوہ میں ستر صحابہ کرام شہید ہوئے اور آپ کے بہادر چچا حضرت

حمزہ بھی شہید ہوئے گو میدان مسلمانوں کے ہاتھ رہا۔ علمبردار اور مبلغ اسلام حضرت

مصعب بن عمیر بھی شہید ہو گئے۔ یہ آزمائش آنحضرت کے ۵ تیر اندازوں کے درہ چھوڑنے پر ظہور پذیر ہوئی۔

س) کس غزوہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دندان مبارک شہید ہوئے؟

ج) غزوہ احد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دندان مبارک شہید

ہوئے۔ اور دشمن کئی تلوار کے وار سے آپ کے خود کی دو کڑیاں روئے مبارک میں



قِيلَ وَقَالَ رَسُولٌ مُّقْبَلٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

گھس گھس جو بہت دقت کے بعد حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے اپنے دو دانت

شہید کر کے نکالیں۔ فَمَا رَحِمْتَهُ مِنَ اللَّهِ لَئِنْتُ لَهُمْ وَلَوْ كُنْتُ فَظًا

غَلِيظًا أَلْقَيْتُ لَهُمُ الْفَضْلَ مِنْ حَوْلِكَ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ

وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ۔ ۸/۱۰) تو کتنی اللہ کی رحمت ہے کہ تمہیں نرم دل کیا ان

کیلئے اور اگر ہوتے آپ تند مزاج سخت دل وہ ضرور آپ سے پریشان ہوتے آپہیں معافی دیں اور ان کیلئے

استغفار فرمائیں (س) غزوہ خندق کا دوسرا نام کیا ہے؟ یہ جنگ کس طرح لڑی گئی ہے

(ج) غزوہ خندق کا دوسرا نام "غزوہ اُحزاب" ہے۔ اسی غزوہ میں حضرت علی

نے کفار کے بہادر شہسوار عمرو بن عبد ود کو موت کے گھاٹ اتارا۔ یہ غزوہ ذی قعدہ

شہدہ میں پیش آیا۔ حضرت سلمان فارسی کے مشورہ پر مسلمانوں نے مدینہ

کے گرد خندق کھود کر دفاع کیا۔ اس کو اُحزاب اس لیے کہتے ہیں کہ بہت

سے قبائل عرب نے اسلام کے خلاف جنگ میں شرکت کی۔ غیبی امداد، تند و تیز

آندھی، طویل محاصرہ اور مسلمانوں کی دلیری اور تدبیر کی وجہ سے دشمن میدان

چھوڑ کر بھاگ گیا۔ دشمن اپنی طاقت، تعداد اور وسائل کے باوجود ناکام رہا، عبد و جعفر علی کے ہاتھوں قتل ہوا۔

(س) صلح حدیبیہ کب ہوئی ہے اس میں فریقین کون تھے؟

(ج) یہ معاہدہ ۶؎ھ کو مقام حدیبیہ میں قریش مکہ اور مسلمانوں کے درمیان

ہوا۔ (س) بتائیے قرآن مجید نے "فتح مبین" کس کو کہا ہے؟ آپ نے فتح مکہ پر

دشمنوں کو کتنے الفاظ میں معافی دی ہے؟

(ج) کلام پاک میں صلح حدیبیہ کو فتح مبین کہا گیا۔ کیونکہ اس عارضی صلح سے فریقین

ایک دوسرے کے پاس آنے جانے لگے۔ مسلمانوں کو تبلیغ کے مواقع ملے جن کا بہت

اچھا اثر ہوا۔ آپ نے سلاطین علاقہ کو تبلیغی خط لکھے جن کا خاطر خواہ نتیجہ نکلا۔ کفار کی اسی

صلح شکنی کی بنا پر مکہ فتح ہوا۔ ۸؎ ہجری کو فتح مکہ کے موقع پر آپ نے دشمنوں کو ان کی

توفقات کے خلاف فرمایا "آج تم پر کوئی گرفت نہیں، جاؤ تم سب آزاد ہو۔ اس





کا یہ اثر ہوا کہ وہ مسلمان ہو گئے۔ مستقبل میں انہوں نے اسلام کی خوب خدمت کی۔

(س) غزوہ خیبر کب پیش آیا ہے یہود کا کیا حشر ہوا ہے

مرحب اور عنتر کون تھے یہ

(ج) یہودی بدعہد اور غدار تھے۔ ۷ ہجری کو غزوہ خیبر ہوا۔ ان کا

آخری قلعہ قنوص بھی حضرت علیؑ کے ہاتھوں فتح ہوا۔ آپ علمبردار تھے اور خیبر کا پھاٹک تنہا اکھاڑ دیا اور فاتح خیبر کہلائے۔ اس سے پہلے مدینہ کے قرب و جوار میں رہنے والے یہودی قبیلے بنو نضیر اور قرظہ وغیرہ اپنی غداری کی بنا پر مدینہ سے نکالے جا چکے تھے آپ نے ہی مرحب و عنتر کو تہ تیغ کیا۔ یہودی ذلیل و خوار ہوتے۔ مرحب اور عنتر یہودیوں کے نامور شہ زور سردار تھے۔ خیبر سے نصف پیداوار مسلمانوں کو ملتی رہی۔

(س) غزوہ موتہ میں کون کون سے سپہ سالار شہید ہوئے ہیں اس میں آپ

نے کیا نصیحتیں فرمائیں ہیں

(ج) اس غزوہ میں دشمن ایک لاکھ اور مسلمان تین ہزار تھے۔ حاکم بصری اشجیل

نے حارث بن عمیر سفیر مصطفیٰؐ کو شہید کر دیا تھا جس کا سبب یہ غزوہ ہوا۔ غزوہ موتہ میں حضرت زید بن حارثؓ، حضرت جعفر طیار اور حضرت عبداللہ بن رواحہ شہید ہوئے۔ یہ غزوہ جمادی الاول ۸ ہجری میں ہوا۔ گونہی پاک نے اس میں شرکت نہ کی مگر فوج بھیننے سے پہلے آپؐ نے بہت اہم نصیحتیں کیں۔ جن کا خلاصہ یہ ہے کہ کسی کو ناحق قتل نہ کریں۔ باغ اور کھیتیاں تباہ نہ کریں، بچے بوڑھے اور عورتیں قتل نہ کریں۔ مذکورہ تین جلیل القدر صحابہ کرام کی شہادت کے بعد کمان خالد بن ولید کو ملی جنہوں نے نہایت جواںمردی سے اپنی فوج دشمن کے ترغے سے نکال لی۔

(س) فتح مکہ کے وقت مسلمانوں کی تعداد کتنی تھی ہے مکہ کب فتح ہوا ہے

کنفاز قریش سے کیسا سلوک کیا گیا ہے



مسلمانوں کی تعداد دس ہزار تھی۔ مکہ ۸ ہجری میں فتح ہوا۔

دشمن کو مقابلہ کی جرأت نہ ہوئی۔ سب کو معاف کر دیا گیا جس کی وجہ سے وہ جوق در جوق مسلمان ہو گئے۔ حنین میں کثرت پر گھمنڈ سے نقصان ہوا تھا۔

س) خانہ کعبہ میں کتنے بُت تھے، بڑے بُت کا کیا نام تھا؟

ج) خانہ کعبہ میں ۳۶۰ بُت تھے، بڑا بُت "ہبل" چھت پر تھا۔ سب

بتوں کو حضرت علیؑ نے بحکم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم چھڑی سے گرا دیا۔ اس وقت علیؑ نے نبی پاک کے کاندھوں پر سوار تھے۔ کعبہ یعنی خانہ خدا بتوں سے پاک ہو گیا۔

س) غزوة اوطاس یا ہوازن یا حنین اور تبوک یا غزوة عشرت کب ہوا؟

ج) غزوة حنین شوال ۸ ہجری کو ہوا۔ غزوة تبوک رجب ۹ ہجری میں ہوا۔ یہاں

ہرقل قیصر روم موتہ کا بدلہ لینا چاہتا تھا مگر جب اسلامی فوج وہاں پہنچی تو دشمن کی فوج

پہلے ہی میدان چھوڑ کر جا چکی تھی۔ اسکو حبش العسرت بھی کہتے ہیں۔ مسلمان وسائل کی کمی، شدید گرمی اور تھک کے باوجود تبوک پہنچے۔

س) غزوة حنین میں آپ نے بہادری کا اظہار کیسے کیا؟

ج) آپ سفید خچر پر سوار تھے جب دشمن نے آپ کو گھیر لیا تو آپ بھاگے

نہیں بلکہ دشمن کے تیروں کی بارش میں خچر سے اترتے ہوئے فرمانے لگے۔

" اَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبَ - اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ -

(میں جھوٹا نبی نہیں، میں عبد المطلب کا بیٹا ہوں)

س) ایک حدیث قدسی میں آپ کو کائنات کی تخلیق کا باعث قرار دیا گیا ہے

اس کا مفہوم لکھیے۔

ج) اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم اگر میں تجھے پیدا نہ کرتا

تو کائنات کی کوئی شے پیدا نہ کرتا۔

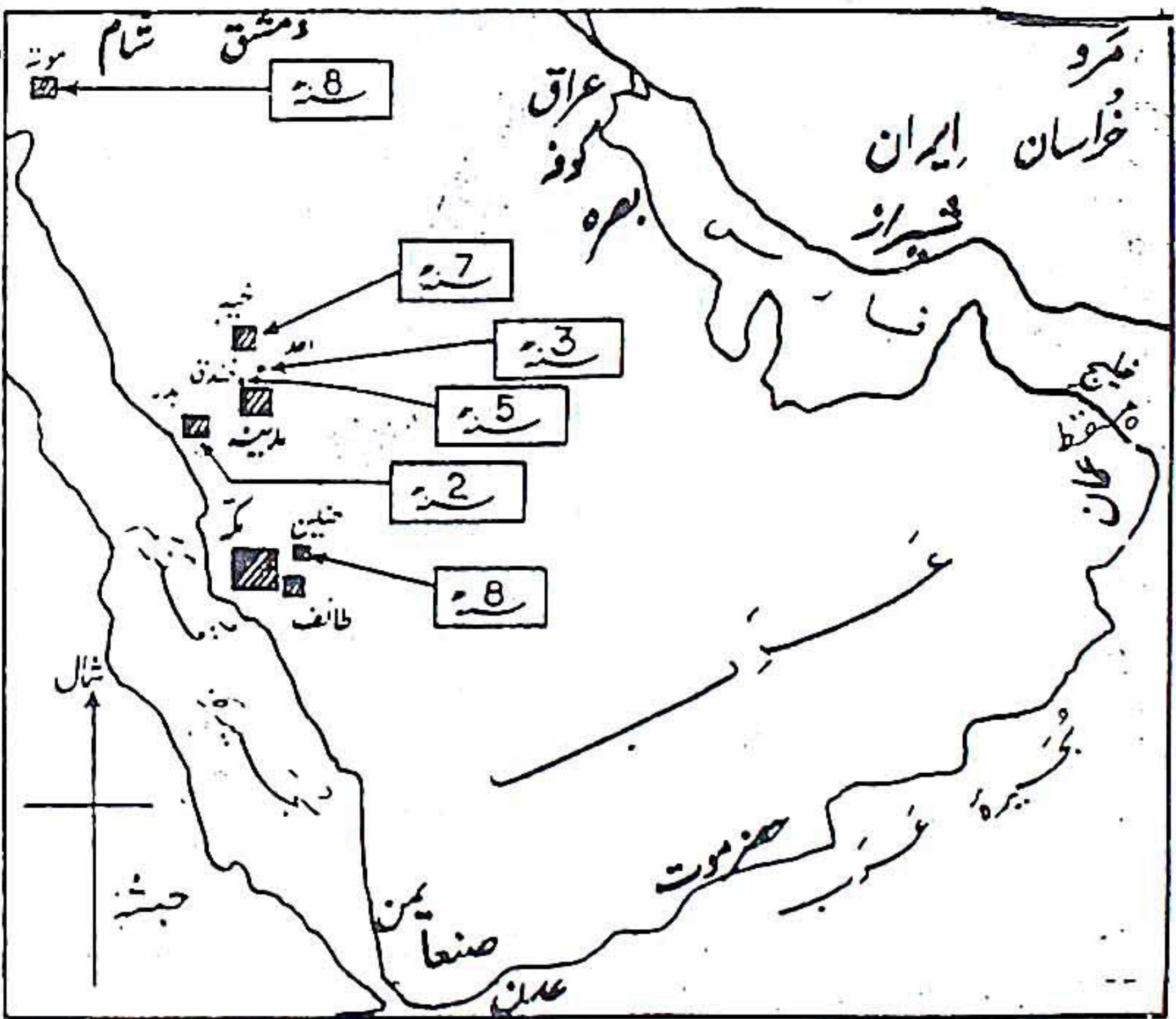
مولانا ظفر علی خاں نے اس مفہوم کو اس طرح ادا کیا ہے





مگر ارض و سما کی محفل میں لولاک لہا کا شور نہ ہو  
یہ نور نہ ہو سیاروں میں یہ رنگ نہ ہو گلزاروں میں  
ایک اور شاعر نے اس حقیقت کو درج ذیل خوبصورت  
الفاظ میں منظوم کیا ہے۔

کتابِ فطرت کے سرورق پر جو نام احمد صلی اللہ علیہ وسلم رقم نہ ہوتا  
تو نقشِ ہستی ابھر نہ سکتا، وجودِ لوحِ دستم نہ ہوتا  
یہ محفل کن فکاں نہ ہوتی، جو وہ امامِ اُسم نہ ہوتا  
زمین نہ ہوتی، فلک نہ ہوتا، عَرَب نہ ہوتا، عجم نہ ہوتا  
نقشِ عرب و غزواتِ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم







(ساجد)

ہے محبت سے مجھے سرشار کر دے۔ ہر ارنج جانب سرکار کر دے  
خدا و نذا، دعا میری ہی ہے۔ مجھے تو صاحبِ رُکوع و رکوع کر دے

## حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

۵ مغز قرآن، جانِ ایمان، روحِ دین ہست حُبِّ رَحْمَتِ لِّلْعَالَمِیْنَ  
چشمِ اقوام یہ نظارہ ابد تک دیکھے رَفَعَتْ شَانَ رَفْعًا لِّکَ ذِکْرِکَ دِیکھے (اقبال)  
رخشنده ترے حسن سے خباہتین ہے تابندہ ترے عشق سے ایمان کی جبین ہے  
آیا ہے ترا اسم مبارک مے لب پر گرچہ یہ زباں اسکی سزاوار نہیں ہے  
س) آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا شجرہ طیبہ کیا تھا؟ (صوفی بسم)  
ج) حضرت محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن  
فضی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لؤئی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر  
بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن ایاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان۔ عدنان  
کا نسب نامہ حضرت اسمعیل سے جا ملتا ہے۔ عدنان چالیسویں پشت میں اسمعیل کے فرزند تھے۔  
س) نبی اور رسول میں کیا فرق ہے؟ نیز مہرِ نبوت آپ کے جسمِ اطہر میں کہاں تھا؟  
ج) نبی نئی شریعت اور کتاب کا حامل نہیں ہوتا۔ رسول اپنے ساتھ کتاب  
اور شریعت لاتا ہے۔ مہرِ نبوت آپ کے دو شانوں کے درمیان تھی۔

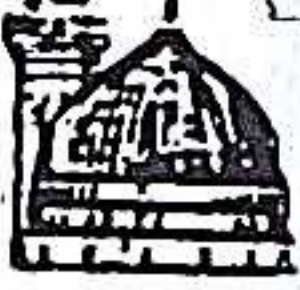
س) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے والد اور والدہ کب فوت ہوئیں؟

ج) آپ کے والد عبد اللہ آپ کی پیدائش سے دو ماہ قبل شام

کو تجارت کیلئے جاتے ہوئے مدینہ میں اپنے ننھیال کے پاس بیمار ہو کر ۲۴  
سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر چھ سال کی ہوئی



تومکہ اور مدینہ کے درمیان ایوار گاؤں میں آپ کی والدہ فوت ہوئیں۔  
 (س) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیہ قدس بیان کریں۔



(ج) سفر ہجرت کے دوران میں اُمّ معبد کے خیمہ میں آرام کرنے، کمزور اور بے دودھ بھری کا دودھ دوہنے اور روانہ ہوجانے کے بعد اُمّ معبد کے اپنے خاوند

کی آمد پر آپ کا حلیہ مبارک ان الفاظ میں بیان کیا:۔ پاکیزہ رو، کشادہ چہرہ، پسندیدہ خوں، نہ تو نہنگلی ہوئی، نہ چندیدہ کے بال گرے ہوئے، زیبا، صبا، جمال، آنکھ سیاہ، فراخ، بال لمبے اور گھنے، آواز میں بھاری پن، بلند گردن، روشن مردک، سر کی شمشم، باریک پیوستہ ابرو، سیاہ گھنگھریالے بال، خاموش وقار کے ساتھ گویا دل بستگی لئے ہوئے، دور سے دیکھنے میں زیندہ و دل فریب، قریب سے نہایت شیریں و کمال حسین، شیریں کلام، واضح الفاظ، کلام کھی و بیشی الفاظ سے معر اتمام گفتگو موتیوں کی لڑھی جیسی پروٹی، ایسا قد کہ کوتائی سے حقیر نظر نہیں آتے نہ طویل کہ آنکھ اس سے نفرت کرتی۔ زیندہ نہال کی تازہ شاخ، زیندہ منظر و الا قدر، رفیق ایسے کہ ہر وقت اس کے گرد پیش رہتے ہیں۔ جب وہ کہتا ہے تو چپ چاپ سنتے ہیں، حکم دیتا ہے تو تعمیل کیلئے جھپٹتے ہیں۔ مخدوم، استطاع، نہ کوہ سخن، نہ فضول گو، یہ صفت سن کر وہ بولا کہ یہ ضرور صاب قریشی اور میں اُسے ضرور جا کر ملوں گا۔ (رحمۃ اللعین)

(س) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں حسان بن ثابت نعت خوان

رسول مقبول نے کونسے اشعار کہے۔ ان کا ترجمہ کیا ہے؟ جواب:۔

وَ اَحْسَنَ مِنْكَ لَمْ تَرْقُطْ عَيْنِيْ  
 وَ اَجْمَلَ مِنْكَ لَمْ تَلِدِ النِّسَاءُ  
 خَلَقْتَ مَبْرَأً مِنْ كُلِّ عَيْبٍ  
 كَاَنَّكَ قَدْ خُلِقْتَ كَمَا تَشَاءُ

ترجمہ: اے اللہ کے محبوب! کسی آنکھ نے تجھ سے حسین دیکھا ہے نہ دیکھے گی اور کسی ماں نے تجھ سے زیادہ جمیل بچہ پیدا نہیں کیا،

تجھے ہر عیب سے مبرا اور پاک پیدا کیا گیا ہے۔ گویا آپ کو خود آپ کی منشاء کے مطابق پیدا کیا گیا ہے۔ دل بہ محبوب، حجازی نسبتہ ایم۔ زین جہت بائیکدیگر پیوستہ ایم



س) روزِ قیامت محشر میں سب سے پہلے کس ہستی کو شفاعت

کا اختیار دیا جائے گا؟



ج) آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سب سے پہلے شفاعت کا اختیار دیا جائے گا۔

ع) محشر میں کس طرف سے یہ آنے لگی صدا - آنا ہے جس کو کٹے ہماری پناہ میں

س) رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہاں پیدا ہوئے؟

ج) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۵۳ھ قبل از ہجرت ۱۲ ربیع الاول بروز

سوموار، مطابق ۲۰ اپریل ۵۷۰ء کو صبح صادق کے وقت مکہ معظمہ میں پیدا ہوئے

ع) پھوٹا جو سینہ شب تارالت سے اس نورِ اولیں کا اُجالا تھی تو ہو

س) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام محمدؐ کس نے رکھا۔ اس کا کیا مفہوم ہے والد نے کیا نام رکھا۔

آپ کی پیدائش کی خبر طے پڑنے پر آپ کے دادا عبدالمطلب نے آپ کا نام محمدؐ رکھا جس کے

معنی ہیں بے حد تعریف کیا گیا۔ آپ کی والدہ نے نام "احمد" رکھا۔ جس کا معنی بہت حمد کرنا والا۔

ج) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے والد اور والدہ کا نام کیا تھا؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے والد کا نام حضرت عبد اللہ اور والدہ کا نام

حضرت آمنہ بنت وہب تھا، جو قبیلہ زہرہ سے تھیں۔ وہب کا سلسلہ

نسب فہر المقطب بہ قریش سے جا ملتا ہے۔

س) آپ کی دادی اور نانی کے نام کیا تھے؟ نیز قرآن میں آپ کا نام احمد کہاں آیا۔

ج) آپ کی دادی کا نام فاطمہ اور نانی کا نام برہ تھا۔ آپ کی دادیاں اور

نانیاں سبھی شریف اور معزز خواتین تھیں۔ آپ کا نام احمد (بہت تعریف کرنا والا) سورہ الصف

س) آپ کے قبیلہ اور کنے کا نام بتائیے۔

ج) آپ کے قبیلے کا نام قریش اور کنے کو بنو ہاشم کہتے ہیں۔

س) آپ کا نکاح سب سے پہلے کس سے ہوا؟ ان کی کیا عمر تھی؟



ج) آپ کا پہلا نکاح حضرت خدیجہؓ سے ہوا اس وقت آپ کی عمر ۲۵ سال اور حضرت خدیجہؓ کی ۴۰ سال تھی۔ آپ تجارت کرتے تھے اور ایک بار آپ خدیجہؓ کا مال تجارت لیکر گئے تو بہت نفع ہوا اور ملازموں نے بھی آپ کے اخلاق کی بہت تعریف کی جس سے خدیجہؓ متاثر ہوئیں۔ آپ کے چچا کی اجازت سے نکاح ہوا۔ حضرت خدیجہؓ نے اسلام کی بے مثال خدمت کی۔

س) آپ کی دایہ جس کا آپ نے دو سال دودھ پیا اور چار سال تک ان کے پاس رہے گا کیا نام تھا؟ دائی = دایہ اور آنا

ج) ان کا نام مبارک حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تھا۔ سعد آپ کا قبیلہ تھا۔

س) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سب سے پہلے وحی کب نازل ہوئی ہے

ج) ۳۰ قبل از ہجرت ۹ ربیع الاول مطابق ۱۲ فروری ۶۱۰ء

کو غار حرا میں پہلی وحی اقرآ کے کلمہ سے نازل ہوئی یعنی سورہ علق کی پہلی پانچ آیات نازل ہوئیں۔ اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ۔ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ..... مَا لَمْ يَعْلَمْ

س) رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین سال کی خاموش تبلیغ کے بعد علانیہ طور پر اپنی دعوت اور تبلیغ کا اعلان کہاں کیا ہے خاموش تبلیغ میں نبوت کے پہلے سال

کتنے مسلمان ہوئے؟

ج) کوہ صفا پر چڑھ کر خدا کے حکم سے علانیہ طور پر توحید و رسالت کا اعلان کیا اور اپنے خاندان کو خدا کا دین قبول کرنے کی دعوت دی۔ مگر خاندان کے یہ

لوگ آپ کی صداقت اور امانت کو تسلیم کرتے ہوئے بھی دین اسلام کو قبول

کئے بغیر خفا ہو کر چلے گئے ان میں ابو لہب بھی تھا اس سے پہلے نبوت کے پہلے

سال حضرت ابو بکرؓ، حضرت علیؓ، حضرت زیدؓ بن حارث، حضرت خدیجہؓ

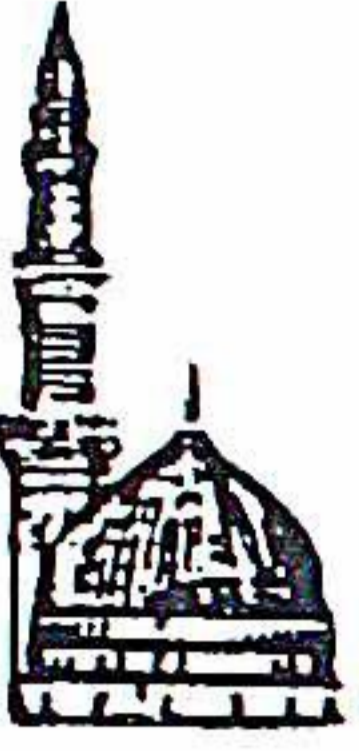
اور عمر بن عتبہؓ مسلمان ہو چکے تھے۔ کوہ صفا کے دامن میں ارقمؓ کا گھر تبلیغ کا مرکز تھا۔

یہیں حضرت عمرؓ نے پہنچ کر اسلام قبول کیا تھا۔ اور وادی صفا میں لغزہ بکیر کی صدا گونجی تھی۔



۵ کیا تو نے صحرا نشینوں کو بکت

خبر میں، نظر میں، آذانِ سحر میں



(س) جب آپ عورت، مال اور سلطنت کے لالچ میں

نہ آئے اور اپنی تبلیغ نہ چھوڑی تو کفار قریش نے کیا حربہ اپنایا؟

(ج) دشمنوں نے طے کیا ہر قبیلے کا ایک فرد مل جائے اور آنحضرت کو قتل کر دے

تاکہ اس کا خاندان بدلہ بھی نہ لے سکے۔ ۵

نورِ خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

(س) اسلام کی پہلی ہجرت کہاں ہوئی اور اس میں کتنے صحابہ کرام نے شرکت کی؟

(ج) نبوت کے پانچویں سال گیارہ مرد اور چار عورتوں نے بحری سفر کر کے

حبشہ کی طرف ہجرت اولیٰ کی۔ پھر حضرت جعفر بن ابیطالب اور دیگر مسلمان

جاتے رہے یہاں تک کہ مردوں کی تعداد ۸۲ ہو گئی۔ جس کو ہجرت حبشہ بھی کہتے

ہیں کفار قریش شاہ حبشہ نجاشی کے پاس ان صحابہؓ کو واپس لینے گئے تاکہ ان

کو تنگ کر کے نئے دین سے باز کرتے مگر شاہ نے جعفرؓ کی تقریر، تلاوت

اور حق کی باتیں سن کر قریش کا وفد نامراد لوٹا دیا۔ حضرت جعفرؓ سورہ مریم

کی آیات پڑھی تھیں۔ وہ عیسیٰ علیہ السلام کے حالات کی صحت کا سن کر بھی متاثر ہوا۔

نبوت کے چھٹے سال حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عمرؓ اسلام لائے

جس سے دین اسلام کو بڑی قوت حاصل ہوئی۔ مذہبی فرائض علانیہ ادا کرنے لگے۔

(س) عام الحزن سے کیا مراد ہے؟ اس وقت حضرت ابوطالب کی عمر کتنی تھی؟

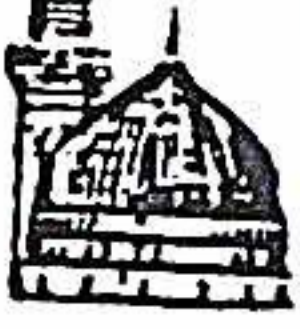
(ج) اس سے مراد غم کا سال ہے۔ اس سال حضرت ابوطالب اور تین دن بعد

حضرت خدیجہ فوت ہوئیں۔ تاریخ میں اس سال کو عام الحزن کہتے ہیں۔ یہ سال

نبوت کا دسواں سال تھا۔ اُس وقت ابوطالب کی عمر ۸۵ سال تھی۔



س) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کے خاندان کو شعب ابی طالب میں کتنی مدت محصور رکھا گیا ہے



ج) بخت کے ساتویں سال سے دسویں سال تک یعنی تین

سال آپ اور آپ کے خاندان کو شعب ابی طالب میں محصور رکھا گیا اور آپ کا مکمل سوشل بائیکاٹ کیا گیا یہاں سے آزادی کے بعد غم کا سال واقع ہوا۔ جس میں آپ کے محترم چچا ابو طالب اور ام المومنین حضرت خدیجہؓ آپ کی شریک حیات فوت ہو گئیں۔ تبلیغ دین کے لیے طا والوں نے آپ کو زخمی کر کے مزید غمزدہ کر دیا

س) واقعہ معراج کب پیش آیا ہے دوران معراج اللہ تعالیٰ نے حضور کو

کیا مشاہدہ کرایا ہے کیا معراج جسمانی طور پر اور عالم بیداری میں تھا ہے

ج) نبوت کے دسویں سال ۲۷ رجب کو معراج کا واقعہ پیش آیا جس

میں نبی اکرمؐ کو جنت اور دوزخ دکھائے گئے اور پانچ وقت کی نماز فرض کی گئی جی ہاں

۷ اُسے دیکھا بغیر آنکھوں کے چھپکے شہ معراج کی ہمت کے صدقے

س) بیعت سے کیا مراد ہے؟ بیعت عقبہ اولیٰ میں مدینہ کے کتنے آدمی

اسلام لائے؟

ج) بیعت کے معنی بیچ یا عہد کرنا کے ہیں۔ ایک خاص گھاٹی کے پاس

پہلی بیعت میں دو قبیلہ خزرج اور دو قبیلہ اوس کے آدمی مدینہ سے آکر مسلمان ہوئے یہ بیعت عقبہ اولیٰ (۱۲) نبوت کو ہوئی۔

س) بیعت عقبہ ثانی میں مدینہ کے کتنے آدمی اسلام لائے؟

اور شعب سے کیا مراد ہے؟

ج) نبوت کے تیرھویں سال مدینہ کے ۳۷ آدمی مسلمان ہو گئے۔ یہ بیعت

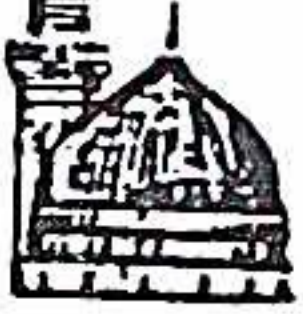
عقبہ ثانی کہلاتی ہے عقبہ مکہ کے پاس ایک گھاٹی کا نام ہے شعب







س) مدینہ میں کون سے دو بڑے قبیلے آباد تھے جو مسلمان ہوئے؟  
 ج) مدینہ میں اوس اور خزرج آباد تھے مسلمان بن کر اسلام کے جانثار  
 بن گئے۔ آپ سے پہلے نبی بھی ترک وطن یعنی ہجرت کرتے رہے۔



ہ ہے ترک وطن سنتِ محبوبِ الہی  
 دے تو بھی نبوت کی صدا پہ گواہی

س) رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مدینہ کی طرف کب ہجرت کی؟ انصار  
 اور مہاجر سے کیا مراد ہے؟

ج) کفارِ مکہ کے بے حد تنگ کرنے پر اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہمارے نبی کریم  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۱۳ شعبان ۱۲ ہجرت سے روانہ ہوئے۔ (بارہ ستمبر ۶۲۲ء)

۱۳ نبوت بروز جمعہ ۱۲ ربیع الاول ایک ہجری کو مدینہ منورہ میں داخل ہوئے۔ مدینہ کے مسلمان  
 جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مددگار بنے انصار کہلاتے ہیں اور آپ کے ساتھی  
 جو ہجرت کر کے مدینہ آئے مہاجر کہلاتے۔

س) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سفر ہجرت کے دوران غارِ ثور میں کتنے  
 دن ٹھہرے آپ کے ساتھ اس وقت کون تھے؟

ج) آپ تین دن غارِ ثور میں ٹھہرے آپ کے ساتھ اس وقت ہی یارِ غار  
 ابو بکر رضی اللہ عنہ تھے۔ اللہ کے حکم سے غار کے مٹنے پر مکڑی نے جالا بنا دیا اور کبوتر نے انڈے دیئے۔

س) غار سے مدینہ کو روانگی کس طرح ہوئی؟

ج) تیسرے روز ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا آزاد کردہ غلام عامر بن فہیرہ  
 دو اونٹنیاں لے کر آیا جس پر آپ مدینہ کو روانہ ہوئے۔

س) غارِ ثور سے روانگی کی تاریخ کونسی تھی؟

ج) یہ تاریخ یکم ربیع الاول اور پیر کا دن تھا۔ (۱۴ ستمبر ۶۲۲ء)



ہ تلامذہ خینز بحر بکراں میں - مدینہ سے غریبوں کا سفینہ  
مدینہ کے گدا دیکھے ہیں دنیا کے امام اکثر - بدل دیتے ہیں تقدیریں محمد کے غلام اکثر



# رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی

وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ ۝۱۰۱

کچھ ان کے خلق نے کر لی کچھ ان کے پیار نے کر لی  
مُسخر اس طرح دنیا شاہ ابرار نے کر لی  
چمک تجھ سے پاتے ہیں سب پانے والے  
میرا دل بھی چمکا دے چمکانے والے

س) مدینہ منورہ میں ہجرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کس صحابی کے مہمان بنے؟

ج) ہجرت کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے پہلے حضرت

ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے ہاں مہمان ٹھہرے جن کا مقبرہ قسطنطنیہ (استنبول) میں ہے۔

س) مسلمانوں کا قبلہ اول کونسا تھا اور قبلہ کب تبدیل ہوا؟

ج) قبلہ اول بیت المقدس تھا ۲ھ میں بیت المقدس کی بجائے

خانہ کعبہ کو مسلمانوں کا قبلہ قرار دیا گیا۔ یہ واقعہ مسجد قبلتین میں ہوا۔ اور یہودی مسلمانوں کے خلاف ہو گئے۔

س) دنیا کی سب سے پہلی مسجد یا عبادت گاہ کونسی ہے؟

ج) دنیا کی سب سے پہلی عبادت گاہ خانہ کعبہ جو مسجد حرام میں ہے۔

س) ميثاقِ مدینہ کس کے درمیان ہوا؟

ج) ميثاقِ مدینہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مدینہ کے یہودیوں

کے درمیان ہوا۔ جن کا سردار عبداللہ بن ابی رئیس المنافق بن گیا۔ ميثاق میں ہاجر، انصار اور یہودی شامل تھے۔

س) اہل صفہ کون تھے؟ ج: یہ نادار و بے گھر صحابہ تھے جو مسجد نبوی کے ایک چبوترہ پر علم دین حاصل کرتے تھے۔ (صفہ، چبوترہ)





س) حضرت علیؓ جو مکہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امانتیں واپس کرنے کیلئے رُک گئے تھے، کتنے روز بعد مدینہ پہنچے اور کہاں؟

ج) حضرت علیؓ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے تین دن بعد امانتیں واپس کر کے قبا کے مقام پر پہنچے۔

س) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی راستہ میں کس نے رہنمائی کی؟

ج) عبداللہ بن ارقیظ کو اجرت پر رہنمائی کیلئے مقرر کر لیا گیا تھا۔

س) مدینہ سے باہر سستی قبا میں کچھ روز قیام کے دوران آپ نے کیا کام کیا؟

ج) مسجد قبا کی تعمیر میں شامل ہوئے۔ نماز پڑھائی اور تقریر فرمائی۔ مدینہ میں

آپ کا پُرچوش استقبال ہوا اور آپ حضرت ایوب انصاری کے مہمان بنے۔

مہاجر و انصار میں بھائی چارہ قائم کیا اور مدینہ میں عظیم الشان اسلامی ریاست کی بنیاد رکھی

س) قبا سے آپ جمعہ کے روز مدینہ کو چلے تو جمعہ کی نماز کہاں ادا کی؟ یکم بھری روز جمعہ

ج) آپ ۱۲ ربیع الاول کو قبا سے مدینہ کو چلے تو راستہ میں نبی سالم بن عوف کے محلہ میں

جمعہ کی نماز کی امانت فرمائی آپ کے مقتدی ایک سو صحابہ تھے اور آپ نے یہاں پہلا خطبہ اُتار فرمایا۔

س) مدینہ النبی کا پرانا نام کیا تھا۔ اس کا کیا معنی ہے؟

ج) پرانا نام یثرب تھا جس کا معنی بیماریوں یا دباؤں کی جگہ۔ آپ کی برکت سے سب بیماریاں

دبائیں اور گندے بدلے دار نامے ختم ہو گئے اور اہل مدینہ صدق مقال اور شیریں سخن

کے حامل ہو گئے۔

س) سفرِ ہجرت میں پہلی بار جہنڈا کس نے لہرایا؟ قبا کب پہنچے؟

ج) حضرت برید اسلمی نے جہنڈا لہرایا۔ (۸ ربیع الاول ۱۰ھ ۲۲ ستمبر ۶۲۲ء)

س) مبلغِ اسلام اول اور امینُ الامت کن صحابہ کو کہتے ہیں؟

ج) مبلغِ اسلام اول حضرت مُصعب بن عمیر، مشکل رسول کو ابو عبید بن الجراح کو امینُ الامت

کہتے ہیں۔



ج) مسجد نبوی میں ایک چبوترہ بنایا گیا جس پر نادار اور مفلس صحابہ قرآن و حدیث کی تعلیم حاصل کرتے اس چبوترہ کو صُفّہ اور وہاں تعلیم حاصل کرنے والے صحابہ کرام کو اہل صُفّہ کہتے تھے۔



س) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حج ادا کیا۔ آپ کے ساتھ کتنے صحابہ کرام نے حج ادا کیا اور وہاں آپ نے لوگوں کو کیا تعلیمات دیں؟

ج) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حج سترہ کو ادا کیا۔ آپ کے ساتھ کم و بیش ایک لاکھ چوبیس ہزار صحابہ کرام تھے۔ آپ نے اونٹنی قصو پر سوار ہو کر میدانِ عرفات میں اپنا آخری خطبہ دیا جس میں ارکانِ اسلام کی پابندی، بیوی اور غلاموں سے نیک سلوک کی تلقین کی۔ قرآنی تعلیم کی پابندی، سود اور قتل کو حرام فرمایا۔ اور ایک دوسرے کی عزت، مال اور جان کی حفاظت اور حرمت پر زور دیا اور ہدایت کی کہ حاضرین یہ باتیں غیر حاضر انسانوں تک پہنچا دیں اور ان تمام باتوں پر حاضرین اور اللہ کو گواہ مٹھہرایا کہ میں نے خدا کا پیغام دنیا کو پہنچا دیا ہے۔

س) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس دنیا سے کب کوچ کیا؟

ج) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۱۲ ربیع الاول ۱۱ھ یعنی جون ۶۳۲ء بروز سوموار اس دنیا سے چودہ دن بیمار رہ کر رخصت ہوئے۔

س) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہاں دفن کیا گیا؟ اور آپ کی نمازِ جنازہ کہاں ادا کی گئی؟

ج) آپ کو مدینہ منورہ میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حجرے میں دفن کیا گیا جہاں آپ کی نمازِ جنازہ بھی ادا کی گئی۔





س) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمر مبارک کتنی تھی؟ وصال کے وقت

آپ کی زبان پر کیا دعا تھی؟

ج) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمر ۶۳ سال تھی۔

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَ لِجَمِيْعِ الْمُسْلِمِيْنَ اِنَّكَ اَعْلَمُ

تو جملہ: اے اللہ معافی اور اپنی رفاقت عطا کر دے۔ یہ دعا دم مرگ ہر مسلمان کو پڑھنی چاہیے۔

س) حج سے واپسی پر حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات سے ذرا قبل

شام کی جانب کس کی قیادت میں اسلامی لشکر بھجینے کی تیاری کی تھی؟

ج) حضرت اُسامہ رضی اللہ عنہ کی قیادت میں شام کو لشکر روانہ کیا تھا۔ حضرت اُسامہ رضی

اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے محبوب آزاد کردہ غلام زید بن عارضہ کے صاحبزادے

تھے اور بڑے بڑے حلیل القدر صحابہ اس لشکر میں شامل تھے۔ مثلاً حضرت ابو بکر رضی

اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ حضور اکرم کے فوراً اس دنیا سے

کو چلنے کی وجہ سے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اس لشکر کو باقاعدہ طور پر روانہ کیا

س) آپ کتنے غزوات میں شامل ہوئے اور کتنے دستے بھیجے؟

ج) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۲۲ غزوات میں شامل ہوئے اور ۴۴ دستے

## روانہ کئے۔ چند حدیثیں۔

سلام پھیلاؤ۔ رحمن کی عبادت کرو۔ مہجوں کو کھانا کھلاؤ۔ نہ نقصان پہنچاؤ۔

اور نہ اٹھٹاؤ۔ موت کی تمنا نہ کیا کرو۔ ندامت تو بہ ہے۔ نبی کی ہاں

میراث نہیں ہوتی۔ مشورہ دینے والا امانت دار ہے۔ ذخیرہ اندوز لعنتی ہے۔

بڑا پہل کرے۔ جہاد سے واپسی بھی جہاد کی طرح ہے۔ بکری میں برکت ہے۔

ران شرمگاہ ہے۔ اللہ کی ملاقات اور جنت حق ہے۔ روٹی کی عزت کرو۔ نکاح علانیہ کرو۔

آپس میں ہدیر سے محبت پیدا کرو۔ جنگ میں دھوکہ ہوتا ہے۔ دین خیر خواہی کا نام ہے۔



قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِنْ أَنْفُسِهِمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِنْ كَانُوا مِنْ قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُبِينٍ

بے شک اللہ کا بڑا احسان ہوا مسلمانوں پر کہ ان میں انہیں میں سے ایک رسول بھیجا جو ان پر اسکی آیتیں پڑھتا اور انہیں پاک کر لے اور انہیں کتاب و حکمت سکھاتا ہے اور وہ ضرور اس پہلے کھلی گڑھی میں تھے



## قرآن مجید میں شانِ رسول ﷺ علیہ وآلہ وسلم

دل جس سے زندہ ہے وہ تمنا تمھی تو ہو ہم جس میں بس رہے ہیں وہ دنیا تمہیں تو ہو  
سب کچھ تمہارے واسطے پیدا کیا سب غائتوں کی غائتِ اولیٰ تمہی تو ہو

● لے محبوب تم فرما دو کہ لوگو اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرما بردار ہو جاؤ اللہ تمہیں دوست رکھے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا۔ اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے (آل عمران) قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ

● تم فرما دو کہ حکم مانو اللہ اور رسول کا (آل عمران)

● پھر اگر تم میں کسی بات کا جھگڑا اٹھے تو اسے اللہ اور رسول کے حضور

رجوع کرو۔ (نساء) فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ - ٤

● تو اے محبوب، تمہارے رب کی قسم وہ مسلمان نہ ہوں گے جب

تک اپنے آپس کے جھگڑے میں تمہیں حاکم نہ بنائیں پھر جو کچھ حکم تم فرما دو اپنے دلوں میں اس سے رکاوٹ نہ پائیں اور جی سے مان لیں۔ (نساء)

● جس نے رسول کا حکم مانا بے شک اس نے اللہ کا حکم مانا (نساء)

● اور بے شک آپ کا خلق عظیم ہے۔ (قلم) وَإِنَّكَ لَعَلَىٰ خُلُقٍ عَظِيمٍ۔

● اور یاد کرو جب اللہ نے پیغمبروں سے ان کا عہد لیا جو میں تم کو

کتاب اور حکمت دوں پھر تشریف لائے تمہارے پاس وہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم





کہ تمہاری کتابوں کی تصدیق فرمائے تو تم ضرور اس پر ایمان لانا اور اُسکی ضرور  
مدد کرنا۔ (عمران) ۲۔ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ ابًا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَ  
خَالَتِ النَّبِيَّيْنَ ط - (احزاب) ۴۰

● قریب ہے کہ تمہیں تمہارا رب ایسی جگہ کھڑا کرے جہاں

سب تمہاری حمد کریں (بنی اسرائیل) عَسَىٰ أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّخْمُودًا - ۹

● بے شک ہم نے تمہیں حق کے ساتھ بھیجا خوشخبری دیتا اور ڈر سنا تا۔

إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ بِالْحَقِّ بَشِيرًا وَنَذِيرًا - (سورۃ بقرہ)

● اور بات یوں ہی ہے کہ ہم نے تمہیں کیا سب امتوں میں افضل

کہ تم لوگوں پر گواہ ہو (دنیا و آخرت میں) (بقرہ)

● اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر رحمت بنا کرے جہاں کے لیے۔ (رحم)

● بے شک تمہارے پاس تشریف لائے تم میں سے وہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

عربی قریشی جن کے حسب و نسب کو تم خوب پہچانتے ہو کہ تم میں سب سے

عالی نسب ہیں جن پر تمہارا مشقت میں پڑنا گراں ہے۔ تمہاری پہلانی کی نہایت

چاہنے والے (توبہ) لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ

رُؤُفٌ رَّحِيمٌ ط - رسول کے پکارنے کو آپس میں ایسا نہ ٹھیراؤ جیسا کہ تم میں ایک

دوسرے کو پکارتا ہے (نورم) لَا تَجْعَلُوا دَعَاءَ الرَّسُولِ بَيْنَكُمْ كَدَعَاءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا

● بے شک تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی بہتر ہے (احزاب)

● بے شک ہم نے تمہیں بھیجا شاہد گواہ اور خوشخبری دیتا اور ڈر سنا تا

اور اللہ کی طرف اس کے حکم سے بلاتا اور چمکا دینے والا آفتاب (احزاب)

● بے شک اللہ اور اُس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس نبیؐ پر۔

اے ایمان والو ان پر درود اور خوب سلام بھیجو۔ (احزاب)

● یہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسلمانوں کا ان کی جان سے زیادہ مالک (احزاب)







بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

أَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ وَسِتَّارُ الْعِيُوبِ وَعَفَّارُ  
الذُّنُوبِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ



اپنے معلوم اور نہ معلوم گناہ سے توبہ کرتا ہوں بیشک تو عیسوں کا جاننے والا اور عیسوں کا بھاننے والا اور گناہوں کا بخشنے والا ہے اور گناہ سے بچنے کی طاقت اور نیکی کرنے کی قوت نہیں مگر اللہ کی مدد سے قریب ہے

چھٹا کلمہ رد کفر: اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ

مِنْ أَنْ أُشْرِكَ بِكَ شَيْئًا وَأَنَا أَعْلَمُ بِهِ وَأَسْتَغْفِرُكَ  
لِمَا لَا أَعْلَمُ بِهِ تَبَّتْ عَنْهُ وَتَبَّرَتْ مِنْ الْكُفْرِ وَ  
الشَّرْكِ وَالْكَذِبِ وَالْغَيْبَةِ وَالْبِدْعَةِ وَالنَّمِيمَةِ  
وَالْفَوَاحِشِ وَالْبُهْتَانِ وَالْمَعَاصِي كُلِّهَا وَأَسَلِمْتُ  
فَكَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ ط

مانگتا ہوں اس بات سے کہ کسی شے کو تیرا شریک بناؤں جان بوجھ کر اور بخشش مانگتا ہوں تجھ سے اس (شرک) کی جس کو میں نہیں جانتا اور میں اس سے توبہ کی اور بیزار ہوا کفر سے اور شرک سے اور جھوٹ سے اور غیبت سے اور بدعت سے اور جھگڑی سے اور بیجا بیوں سے اور بہتان سے اور تمام گناہوں سے اور میں سلام لایا اور میں کہتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں

۱۔ اِيْمَانِ مَفْصَلٌ: اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَمَلِكِكَ وَكُتُبِهِ  
وَرُسُلِهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْقَدْرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ  
مِنْكَ اَللّٰهُ تَعَالٰى وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ ط

۲۔ اِيْمَانِ مُجْمَلٌ: اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ كَمَا هُوَ بِاسْمَائِهِ  
وَصِفَاتِهِ وَقَبْلَتْ جَمِيعَ اَحْكَامِهِ اِقْرَارًا بِاللِّسَانِ وَتَصْدِيقًا بِالْقَلْبِ ط

۱۔ میں ایمان لایا اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر اور قیامت کے دن پر اور اس پر کہ اچھی اور بُری تقدیر کا خالق اللہ ہے اور موت کے بعد اٹھانے جانے پر۔ ۲۔ میں ایمان لایا اللہ پر جیسا کہ وہ اپنے ناموں اور اپنی صفتوں کے ساتھ ہے اور میں نے اس کے تمام احکام قبول کیے زبان سے اقرار کرتے ہوئے اور دل سے تصدیق کرتے ہوئے



قيل و قال رسول مقبول صلى الله عليه وآله وسلم

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا

عَلَيْهِ وَدَسَّابُوا السَّيِّئَاتِ۔ ع ۲۲ بے شک اللہ اور اس کے فرشتے نبی کریم پر درود بھیجتے ہیں اے ایمان والو تم بھی ان پر درود و سلام بھیجو۔



## دُرودِ مُبَارَكِ پڑھنے کے فضائل

خدا در انتظارِ حمدِ ما نیست  
محمد چشمِ بر راہِ ثنا نیست  
خدا مدحِ آفرینِ مصطفیٰ بس  
محمد حامدِ حمدِ خدا بس  
محمد از تو میخواهم خدا را  
الہی از تو حُبِّ مصطفیٰ را  
(منظر جانِ جاناں)

● بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو تم بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام بھیجو۔ (القرآن)

● کثرت سے درود پڑھنے والا قیامت کے دن مجھ سے سب سے زیادہ قریب ہوگا۔

● جس کے سامنے میرا تذکرہ آئے اس کو چاہیے کہ مجھ پر درود بھیجے نیز میرا نام سن کر جو درود نہ بھیجے وہ سخت سخیل ہے۔

● جو مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھے گا۔ اللہ تعالیٰ اس پر دس درود بھیجے گا۔ اس کی دس خطا میں معاف کرے گا اور دس درجے بلند کرے گا۔

● مجھ پر درود و سلام پڑھنا قیامت میں نور ہے۔

● جو شخص صبح کو دس بار اور شام کو دس بار درود پڑھے۔ قیامت کے دن اس کے لیے میری شفاعت لازم ہوگی۔

● تم جہاں کہیں بھی ہو مجھ پر درود پڑھتے رہو۔ بے شک تمہارا درود مجھ







آمنہ بی بی کے گھر سے ہو گیا روشن جہاں۔ لیکن جب صبح سعادت آئی تحفہ نور کا  
 مومنوں آؤ پڑھیں اس نور پر نوری سلام۔ جس کے دست نور سے پایا صحیفہ نور کا  
 تم بھی لے مجھو بڑھ کر بھرو اپنی جھولیاں۔ بسٹ رہا ہے نور کے ہاتھوں سے صدقہ نور کا







الَّذِينَ انْ مَكَّنَهُمْ فِي الْأَرْضِ أَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ  
وَأَمْرًا بِالْمَعْرُوفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ وَاللَّهُ عَاقِبَةُ الْأُمُورِ ۝

ترجمہ: اگر ہم ان کو زمین پر اقتدار دیتے ہیں تو وہ نماز قائم کرتے ہیں، زکوٰۃ دیتے ہیں، نیکی کا حکم دیتے ہیں اور بدی سے روکتے ہیں اور امور کی عاقبت اللہ کے لیے ہے۔

أَصْحَابِي كَالنُّجُومِ بَالِيَهُمْ أَقْتَدَيْتُمْ أَهْتَدَيْتُمْ

(الحديث)

## خلافت راشدہ

(۶۳۲ء تا ۶۶۱ء)

أُولَئِكَ الَّذِينَ أَمْتَحَنَ اللَّهُ قُلُوبَهُمْ لِتَتَّقُوا لَّهُمْ مَغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ عَظِيمٌ ۝

رہبرِ خلق بن گئے جو تیری راہ پر چلے نازش کائنات میں تیرے غلام سب کعب

حضرت ابو بکر و فاروق و عثمان و مرتضیٰ مصطفیٰ اصل علی کی چار یاری واہ واہ

چاروں خلفائے راشدین کے نام بتائیں۔ ان کو راشدین کیوں کہتے ہیں؟

ان کے عہد کے مشہور واقعات بیان کیجئے۔ جواب:۔

① حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ابن قحافة (۲ سال ۳ ماہ ۱۱ دن)

آپ کے عہد میں جھوٹے نبیوں (مسیلمہ کذاب، سجاح بن خویلد،

اسود غنئی اور طلحہ بن خویلد کا قلع قمع ہوا) فتنہ ارتداد کا خاتمہ، منکرین زکوٰۃ کی تادیب

ہوئی حضرت زید بن ثابت کا تب وحی کے ذریعے تدوین قرآن پاک کرائی اور

ایران، عراق اور رومیوں پر کامیاب لشکر کشی ہوئی۔ براہ راست نبی کریمؐ سے ہدایت حاصل کی

اس لیے راشدین کہلائے۔ پندرہ روز بیمار رہے اور نبی کریمؐ کے دایں پہلو میں آرام فرمائیں۔

② حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ابن خطاب (مدتِ خلافت ۱۰ سال)

آپ کے عہد میں فتوحات ایران، جنگ قادسیہ، فتح جزیرہ، شام میں

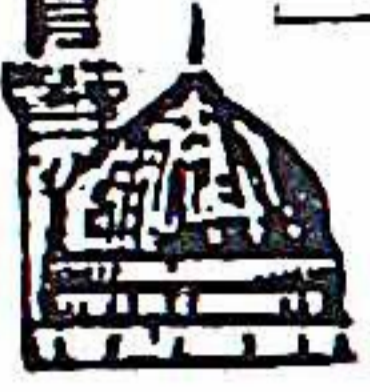
رومیوں سے جنگ، معرکہ یرموک اور فتح بیت المقدس ہوئی۔ فتوحات مصر و طرابلس

العرب اور اسلامی مقبوضہ جات کا رقبہ ۲۲۵۱۰۳۰ مربع میل تک پہنچ گیا۔

اسلامی حکومت ہندوستان سے شمالی افریقہ تک وسیع ہو گئی۔ آپ نے



سیاسی نظام کی تکمیل کر دی۔ ثنوی، صیغہ عدالت، محاصل، محاسبہ عمال بیت المال، محکمہ فوج اور رفاہ عامہ کے کئی کام انجام دیئے۔ ابو لؤلؤ مجوسی کے خنجر کے چھ کاری زخموں کا شہید ہوئے اور پہلوئے نبی کریم میں آرام فرما ہیں۔



③ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ابن عفان (۲۴ھ تا ۳۵ھ)

آپ کے عہد میں طرابلس، قبرص، طبرستان، خراسان، کرمان کی فتح ہوئی۔ کئی ایرانی اور رومی بغاوتوں کو دبا یا گیا۔ بحری جنگ کا کامیاب آغاز ہوا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے دور کے تدوین کئے ہوئے قرآنی نسخے کی نقول اسلامی سلطنت کے مختلف صوبوں میں بھیج کر اپنے اُمتِ مسلمہ کو اس میں اختلاف سے بچایا۔

عبداللہ بن سبا یہودی کی فتنہ انگیزی سے مدینہ میں آپ کی شہادت واقع ہوئی۔ ۴۰ھ کے اصحابِ اُمّ اس پائے ہیں سب آسمانِ ہدایت کے تارے ہیں سب

④ حضرت علی رضی اللہ عنہ ابن ابوطالب بن عبدالمطلب ۳۵ تا ۴۰ھ

آپ کے عہد میں تمام گورزدوں کی معزولی ہوئی مگر امیر معاویہؓ نے اپنی معزولی قبول نہ کی۔ حضرت عثمانؓ کے قاتلوں کا جلد قصاص نہ لینے پر حضرت علیؓ اور عائشہ رضی اللہ عنہما کی مصالحت کے باوجود جنگ جمل ہوئی۔ حضرت زبیرؓ اور حضرت طلحہؓ اور کئی مسلمان شہید ہوئے۔ ۳۶ھ میں مدینہ کی بجائے کوفہ کو دار الخلافہ بنایا۔ جنگِ صفین بھی حضرت علیؓ اور امیر معاویہؓ کے درمیان ہوئی جو قرآن پاک کو بیچ لانے پر ختم ہوئی پھر دونوں فریقوں کے ثالث حضرت ابو موسیٰ اشعرمیؓ اور عمرو بن العاصؓ بنائے گئے۔ خوراج اور شیعہ تحریک کا آغاز ہوا۔ جنگِ نہروان میں خارجیوں کو شکست دی۔ ۴۰ھ میں شام، مصر اور مغرب امیر معاویہؓ کو دینے کے بعد حضرت علیؓ کے پاس حجاز، عراق اور مشرق کا حصہ رہ گیا۔ جنگِ نہروان میں شکست کے بعد خارجیوں نے حضرت علیؓ، حضرت معاویہؓ اور حضرت عمر بن العاصؓ



کو ختم کر دینے کا فیصلہ کیا۔ ابنِ ملجم نے مسجد کوفہ میں حضرت علیؓ کی پیشانی پر  
بھر پور اور کاری ضرب لگائی جس سے وہ تین دن بعد ۲۰ رمضان المبارک کو شہید  
ہو گئے۔ حضرت معاویہؓ اوچھے وار کی وجہ سے پنج گئے اور عمرو بن العاص  
کی بجائے دوسرا نمازی شہید ہو گیا۔ باہمی اختلاف اور فرقہ بازی نے

آج تک اسلام کو بے پناہ نقصان پہنچایا ہے۔ حالانکہ نبی کریمؐ نے باہمی محبت پر زور دیا تھا۔

- س) مسلمانوں میں سب سے پہلے بحری بیڑہ کب تیار ہوا ؟  
ج) مسلمانوں کی سب سے پہلی بحری فوج حضرت عثمانؓ کے دور میں  
حضرت امیر معاویہؓ نے تیار کی اور انہی کے دورِ خلافت میں پہلا بحری بیڑہ تیار ہوا۔  
رومیوں سے جنگ کے بعد قبرص پر قبضہ کیا۔

س) حضرت علیؓ کے دورِ خلافت میں جو فرقہ پیدا ہوا اس کا کیا نام تھا ؟ اس  
کے سردار کا کیا نام تھا ؟

ج) اُس فرقہ کا نام خارجی تھا۔ ان کے سردار کا نام عبد اللہ بن وہب تھا۔

س) ابوالحسن، ابوتراب کس صحابی کی کنیت ہے ؟

ج) یہ کنیت حضرت علیؓ المرتضیٰ کی ہے۔ حیدر اور مرتضیٰ آپ کے القاب تھے

س) خلفائے راشدین کا زمانہ خلافت کتنا تھا ؟

ج) چاروں خلفائے راشدین کا دورِ خلافت ساڑھے اُنٹیس سال تھا۔

(۶۳۲ تا ۶۶۱ عیسوی) حضرت حسنؓ کی چھ ماہ کی خلافت ملا کر تیس سال بنتے ہیں۔

حضرت ابوبکرؓ کا دورِ خلافت ۱۱ھ تا ۱۳ھ ہجری، حضرت عمرؓ کا ۱۳ھ تا ۲۳ھ

حضرت عثمانؓ کا ۲۳ھ تا ۳۵ھ ہجری اور حضرت علیؓ کا ۳۵ھ تا ۴۰ھ ہجری تھا۔

س) محرم ۱۲ھ میں ایرانیوں کے خلاف عہدِ فاروقؓ میں سخت اور مشہور

ترین جنگ کا نام تباہی ہے جس میں ایرانی جرنیل رستم مارا گیا۔



ج) تین روز جنگِ قادسیہ میں چھ ہزار مسلمان شہید اور ۵۰ ہزار

کے قریب ایرانی قتل ہوئے اور ان کی طاقت تباہ ہو گئی۔ عمر شاہ فتح کی خبر پچھلے سوار کے

س) مسلمانوں اور ایرانیوں کے سپہ سالار کون کون تھے؟

ج) مسلمانوں کے سعد بن ابی وقاص اور ایرانیوں کے رستم

رئیس آرمینہ سپہ سالار تھے۔ دورانِ قادسیہ لڑائی سعد بیمار تھے اور خالد بن عرفطہ سالار تھے۔

س) خدا کی راہ میں پہلا تیر کس نے چلایا؟

ج) حضرت سعد بن ابی وقاص نے خدا کی راہ سے پہلا تیر چلایا۔

س) عہدِ عمرؓ میں جنگِ یرموک کب اور کن کے درمیان ہوئی؟

ج) جنگِ یرموک ۵ رجب المرجب ۱۵ ہجری میں مسلمانوں اور شامی رومیوں

کے درمیان ہوئی جن کا دار الخلافہ انطاکیہ تھا۔

س) جنگ میں مسلمانوں اور رومیوں کی تعداد کتنی تھی؟

ج) مسلمانوں کی تعداد ۳۰ ہزار اور رومی دو لاکھ تھے۔

س) دونوں فوجوں کے کتنے کتنے سپاہی کھیت رہے؟

ج) مسلمانوں کے تین سے چار ہزار تک اور رومیوں کے ایک لاکھ سپاہی

مارے گئے رومی طاقت کا قلع قمع ہو گیا۔ قیصر روم قسطنطنیہ چلا گیا اور انطاکیہ اسلامی سلطنت

کا حصہ بن گیا۔ اسی جنگ میں تین بیٹیوں سے مجاہدوں نے ایک دوسرے کیلئے جان دیکر ایشیا کی لامانی مثال قائم کی۔

س) حضرت عمر فاروق عیسائیوں کی خواہش پر صلح کی شرائط طے کرنے کیلئے

حضرت علیؓ کو قائم مقام کر کے بیت المقدس روانہ ہوئے تو کس صحابی نے شہر

کے باہر نکل کر خیر مقدم کیا؟

ج) حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمرؓ کا استقبال کیا۔ بیت المقدس فتح ہوا۔

س) حضرت خالد بن ولیدؓ نے جنگِ یرموک سے پہلے اسلامی لشکر کو



کتنے حصوں میں تقسیم کیا ہے (ج) ۳۶ حصوں میں تقسیم کیا اور رومی طاقت ختم کر دی۔  
 (س) شام کی فتوحات کے علاوہ ۱۷ ہجری کا سب سے اہم واقعہ  
 کونسا ہے؟

(ج) حضرت خالد بن ولید کی سپہ سالاری سے معزولی ہوئی۔

(س) خالد بن ولید کی معزولی کے بعد کونسا صحابی سپہ سالار مقرر ہوا؟

نیز معزولی کی وجہ بتائیے؟

(ج) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کو اسلامی

فوج کے سپہ سالار کے طور پر مقرر کیا۔ خالد بن ولید کی معزولی ایک شاعر کو

دس ہزار درہم انعام کے طور پر دینے پر تھی نہ کسی ناراضگی کی وجہ سے تھی۔ معزولی کی

وجہ یہ تھی مسلمانوں میں یہ خیال عام تھا کہ فتوحات کا باعث خالد بن ولید ہیں۔ اس

فتنہ کو رفع کرنے کیلئے انہیں معزول کیا گیا حالانکہ فتح اور شکست خدا کے ہاتھ میں ہوتی ہے۔

(س) حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کب شہید ہوئے؟

(ج) وہ ایرانیوں کے خلاف جہاد میں جسر کی جنگ میں دشمن کے ہاتھ

سے شہید ہوئے۔

(س) عقبہ بن نافع کا کیا کارنامہ ہے؟

(ج) امیر معاویہ کے حکم سے عقبہ بن نافع فاتح افریقہ نے عوام کو رومیوں

کے ظالمانہ سلوک سے بچانے کیلئے اور بغاوت دبانے کیلئے شمالی افریقہ پر

کامیاب حملے کئے۔ ایک فوجی چھاؤنی قیروان آباد کی اور ۶۵ھ میں اپنی شہادت

تک قیروان کے گرد نواح میں جنگ آزما ہے۔

(س) حضرت امام حسینؑ کی شہادت کب اور کس جگہ ہوئی اور اس کا ذمہ دار

کون تھا؟ آپ کی شہادت کیا سبق دیتی ہے؟







یہم کے علاقے فتح کیے یہ حجاج بن یوسف والی عراق کے مقتدی تھے۔ سندھ کے راجہ داہر کی دو بیٹیوں نے اپنے باپ کے قتل اور شکست کا بدلہ محمد بن قاسم کی اذیت ناک موت کی صورت میں لے لیا۔ راجہ داہر کی شکست اور قتل کے بعد جب یہ یرغمال کے طور پر نئے خلیفہ وقت سلیمان بن عبدالملک کے پاس بھیجی گئیں تو انہوں نے محمد بن قاسم کے بارے میں غلط بیانی کی۔ خلیفہ نے اسلام کے اس سچوت کو سندھ سے واپس طلب کر کے اپنی بے عقلی اور انتقامی کارروائی کے تحت اُسے ہلاک کرا ڈالا۔

۳۔ طارق بن زیاد نے ۶۹۲ء عیسوی میں سپین (انڈلس) کو فتح کرنے کی ابتدا کی۔

۴۔ بعد میں موسیٰ بن نصیر والی افریقہ بھی سپین کی فتح میں طارق بن زیاد کے ساتھ شریک ہوئے۔ سپین یا ہسپانیہ کو ہی عرب انڈلس کہتے تھے۔

۵۔ مسلم بن عبدالملک اور عباس بن ولید نے ۶۹۴ء تک رومیوں کے جنگی اعتبار کے دو اہم مقام طرطوس اور انطاکیہ فتح کر لیے اور آذربائیجان کے کئی شہر بھی فتح کیے۔ اس طرح مشرق (مشرقی علاقوں) سے قیصر روم کے غلبہ کا خاتمہ کر دیا۔ اقبال نے بجا فرمایا تھا یہاں ہنگامہ ان صحرائے شینوں کا کبھی بحر بازی گاہ تھا جن کے سفینوں کا کبھی زلزلے جن سے شہنشاہوں کے درباروں میں تھے بجلیوں کے آشیانے جن کی تلواروں میں تھے اک جہان تازہ کا پیغام تھا جن کا ظہور مردہ عالم زندہ جن کی شورشِ قم سے ہوا کبھی اے نوجوانِ مسلم تدبیر بھی کیا تو نے کچھ اُس قوم نے پالا ہے آغوشِ محبت میں گنوا دی ہم نے جو اسلاف سے میرا پائی تھی

بجلیوں کے آشیانے جن کی تلواروں میں تھے  
کھا گئی معصر کہن کو جن کی تیغِ ناصبور  
آدمی آزاد زنجیر توھم سے ہوا  
وہ کیا گردوں تھا تو جس کا ہے اک ٹوٹا ہوا تارا  
کچھ اُس قوم نے پالا ہے آغوشِ محبت میں  
گنوا دی ہم نے جو اسلاف سے میرا پائی تھی











برصغیر پاک و ہند میں ۱۹۴۷ء میں محمد بن قاسم کے ہمراہ آئے۔ پھر ۱۰۰۰ء میں ہند پر محمود غزنوی کے پہلے حملے کے بعد مسلمانوں کا دور شروع ہوا۔ غلامی، غلامی، غلامی، سادات، لودھی اور مغلیہ خاندان نے ۱۸۵۷ء یعنی تقریباً ۸ سو سال تک حکومت کی۔ اس کے بعد انگریز جو تجارت کے بہانے برصغیر پاک و ہند

میں آیا، حالات سازگار دیکھ کر یہاں کے عوام اور حکومت کی کمزوریوں سے فائدہ اٹھا کر بغیر مسلم بالخصوص ہندوؤں سے ساز باز کر کے اور بعض غداروں کو اپنا ہم نوا اور ساتھی بنا کر آہستہ آہستہ مسلمانوں سے حکومت چھین کر خود حکمران بن بیٹھا۔ مسلمانوں سے سوتیلی ماں کا سلوک کیا۔ انہیں ہر طرح سے کچل ڈالا۔ آخر کار قائد اعظم کی قیادت میں ۱۹۴۷ء کو پاکستان بن گیا۔ ہم آزاد ہو گئے یہ انمول آزادی ہم نے دو قومی نظریہ اور نظریہ پاکستان کے تحت حاصل کی جسے برقرار رکھنا ہمارا اولین فرض ہے۔ ہمارا دشمن ہمیں کمزور کر کے ہمیں مٹانا چاہتا ہے جس کیلئے ہم سب کو ہوش سے کام لینا چاہیے اور اپنے آپ کو ہر پہلو سے مضبوط بنانا چاہیے، باہمی اختلافات سے بچنا چاہیے۔ اتحاد و بھائی چارے سے ترقی و خوشحالی کی طرف بڑھنا چاہیے۔ ہمیں سائنس، ٹیکنالوجی، صنعت، تجارت اور تعلیم کے میدان میں مسلسل عمل سے ترقی کرنا ہے۔

## نظریہ پاکستان

- س) نظریہ پاکستان سے کیا مراد ہے برصغیر میں قیام پاکستان کن مراحل سے گزرا ہے
- ج) نظریہ پاکستان اصل میں نظریہ اسلام ہے جس مقصد اور نصب العین کو پیش نظر رکھ کر پاکستان حاصل کیا گیا ہے وہ نظریہ پاکستان کہلاتا ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ پاکستان اس لیے حاصل کیا گیا ہے کہ اس ملک میں اسلامی تعلیمات کے مطابق





زندگی گزارنے اور حکومت چلانے کا سارا نظام ایک وحدت میں چلے۔ یہاں دین اور دنیا کے جدا جدا خانے نہیں ہونگے، بلکہ زندگی کے تمام شعبے اسلام یعنی قرآن و سنت کی روشنی میں ترقی کریں گے اور یہاں ایک ایسی مثالی، فلاحی اسلامی ریاست پروان چڑھے گی جو دوسروں کیلئے نمونہ اور اسلام کا قلعہ ثابت ہوگی۔ حصول پاکستان سے قبل ایک موقع پر قائد اعظم نے نظریہ قومیت کے سلسلہ میں یوں ارشاد فرمایا "جب ہندوستان کا پہلا فرد مسلمان ہوا تو وہ پہلی قوم کا فرد نہ رہا۔ وہ جداگانہ قوم کا فرد ہو گیا۔ ہندوستان میں ایک نئی قوم وجود میں آگئی، جو پہلی مشرک، ہندو قوم سے بودو باش میں مختلف تھی یہ ایک ناقابل تردید حقیقت ہے کہ برصغیر پاک و ہند میں مسلمان ایک قوم کی حیثیت سے زندگی گزار رہے تھے اور وہ ایک تمدنی قوت، دین اسلام رکھتے تھے ان کے مقابلے میں دوسری خدا کی منکر قوم ہندو تھی۔ اسلام اور ہندو دھرم دو جدا جدا نظام زندگی تھے۔ پیدائش سے موت تک یہ ایک دوسرے سے مختلف تھے وہ زبان و ادب، تاریخ و تہذیب، فن تعمیر، نام و نسب، اقدار و اخلاق، عبادات و معاملات، قانون، فنون لطیفہ اور رسم و رواج میں ایک دوسرے سے بالکل جدا ہی نہیں بلکہ متضاد تھے۔ یہی دو قومی نظریہ تھا جس کا اظہار مجدد الف ثانیؒ شاہ ولی اللہ، سر سید احمد خاں، شاہ احمد رضا، ظفر علی خاں، علامہ اقبالؒ اور دیگر اسلامی رہنما کرتے رہے۔ یہی وجہ تھی کہ صدیوں تک اکٹھا رہنے کے باوجود ان دونوں قوموں میں باہمی الفت و محبت اور رواداری کی فضا قائم نہ ہو سکی بلکہ باہمی تعاون و اشتراک کی جتنی کوششیں ہوئی وہ ناکام ہو کر رہ گئیں۔ ہندو، مسلم دشمنی کا کوئی موقع خطانہ کرتے لہذا اپنے اپنے نظریہ اور عقیدہ کے مطابق پرامن زندگی گزارنے کا واحد اور مناسب حل یہی تھا کہ برصغیر پاک و ہند میں مسلمانوں کیلئے ایک الگ مسلم ریاست کا قیام ہو یہ تھا نظریہ

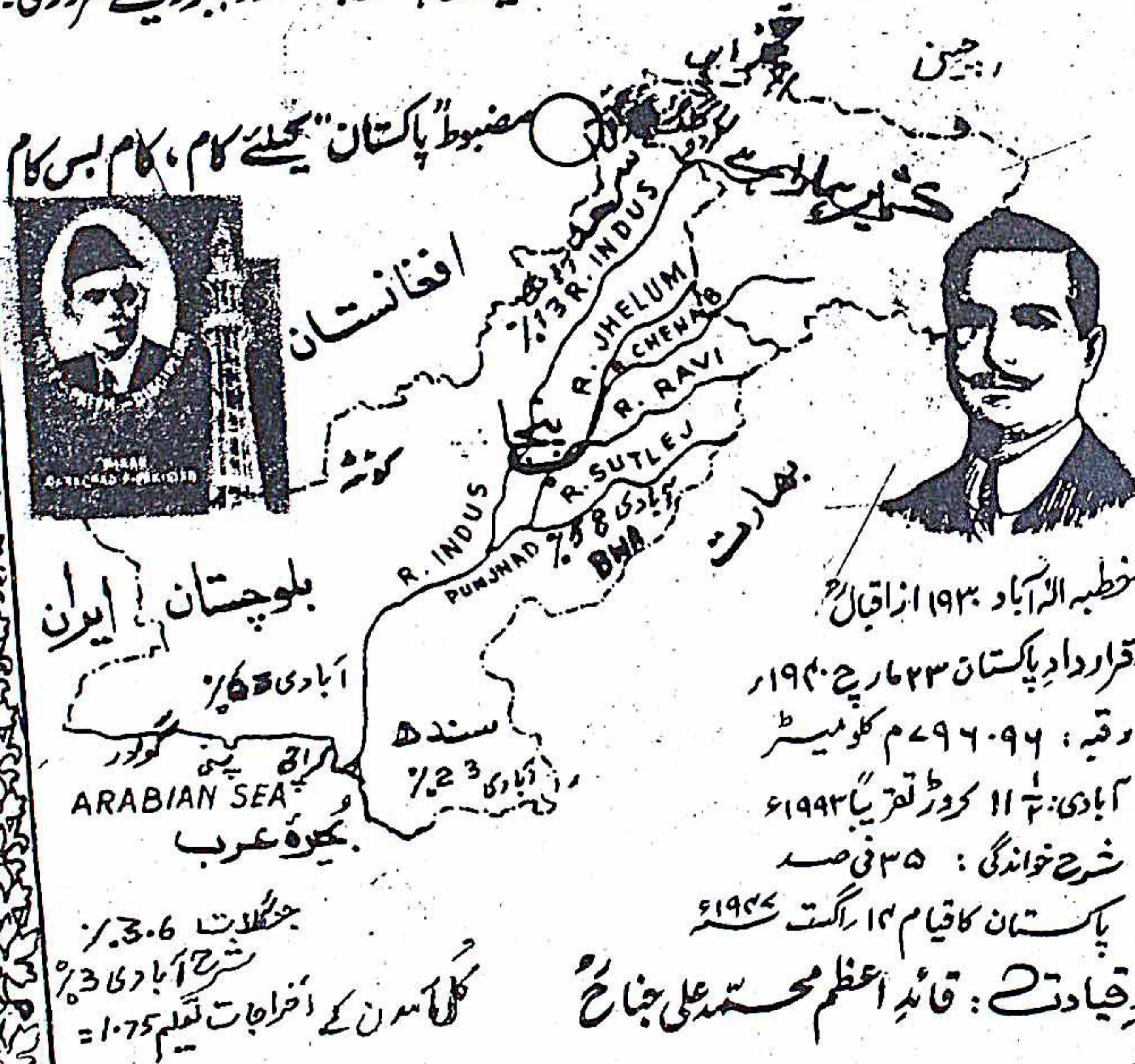




پاکستان اسی نظریے کو لیکر مسلمانوں نے نئے آزاد ملک پاکستان کے لیے پلاسی سے لیکر پاکستان تک بے پناہ قربانیاں دیں اور آخر کار قائد اعظم محمد علی جناح کی قیادت میں ۱۴ اگست ۱۹۴۷ء کو ہمارا پاکستان دنیا کے نقشے پر ابھرا۔

اپنی ملت پر قیاس اقوام مغرب سے نہ کر  
 اُن کی جمعیت کا ہے ملک و نسب پر انحصار  
 خاص ہے ترکیب میں قوم رسول ہاشمی  
 قوتِ مذہب سے مستحکم ہے جمعیت تری  
 دامنِ دیں ہاتھ سے چھوٹا تو جمعیت کہاں  
 اور جمعیت ہوئی رخصت تو ملت بھی گئی  
 قوم مذہب سے ہے مذہب جو نہیں تم بھی نہیں  
 جذبِ باہم جو نہیں، محلِ انجم بھی نہیں

اب ہم سب کا فرض ہے کہ ہم اپنے آپ کو ہر اعتبار سے مضبوط بنائیں اور اپنے مادرِ وطن کی جغرافیائی اور نظریاتی سرحدوں کی حفاظت کریں یہی ہماری بقا اور بہبود کھیلے ضروری ہے۔





س) آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام کے متعلق کیا رائے دی؟

ج) میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں تم جس کی پیروی کرو گے نجات پاؤ گے۔ پھر فرمایا ”میرے بعد جو زندہ رہے گا کثیر اختلاف

دیکھے گا۔ پس تم کو چاہیے میری سنت اور خلفائے راشدین کے طریقہ کو لازم پکڑو۔ پھر فرمایا ”لوگو! تم سوادِ اعظم کے تابع رہو جو الگ ہو گا وہ دوزخ میں گیا۔“

س) ہمارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بہترین زمانہ کیسے قرار دیا؟

ج) فرمانِ رسول مقبول ہے ”سب سے افضل میرا زمانہ ہے پھر میرے بعد والوں کا اور پھر ان لوگوں جو ان کے بعد آئیں گے“ فقہاء کے نزدیک یہ زمانہ تقریباً دو سال پر محیط ہے۔

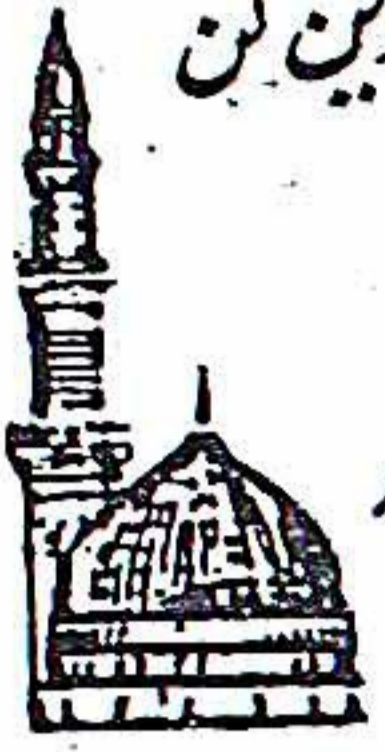
س) چاروں اماموں کے نام، ان کا زمانہ اور ان کی تقلید کرنے والوں کو کس نام سے یاد کرتے ہیں؟

ج۔ نام	زمانہ	نام پیروکار یا مقلد
۱۔ امام ابوحنیفہؒ	۸۰ تا ۱۵۰ھ	حنفی
۲۔ امام مالکؒ	۹۵ تا ۱۷۹ھ	مالکی
۳۔ امام شافعیؒ	۱۵۰ تا ۲۰۴ھ	شافعی
۴۔ امام احمد بن حنبلؒ	۱۶۲ تا ۲۴۱ھ	حنبل

چونکہ مذکورہ بالا ائمہ اربعہ کرام نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد دو سو سال کے زین اور افضل دور کے ہیں اور ان کی فقہ اور اجتہاد کی بنیاد بھی صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین اور تابعین عظام کے ارشادات پر انحصار رکھتی ہے۔ اس لیے تقلید کے سلسلہ میں انہی کو برتری حاصل ہے۔



(س) حدیث کی کن کتب کو صحاح ستہ کہتے ہیں ان کی تدوین کن حضرات نے سرانجام دی ہے



(ج) حدیث کی چھ وہ مشہور کتابیں، جنہیں اکثر ائمہ اور علماء نے صحیح ترین کتب حدیث تسلیم کیا ہے۔

متوفی ۲۵۶ھ	امام محمد بخاریؒ	از	صحیح البخاری
متوفی ۲۴۱ھ	امام مسلمؒ	از	المجامع الصحیح مسلم
متوفی ۲۴۵ھ	امام ابوداؤدؒ	از	سنن داؤد
متوفی ۲۴۹ھ	امام محمد ترمذیؒ	از	سنن ترمذی
متوفی ۴۰۶ھ	امام احمد نسائیؒ	از	سنن نسائی
متوفی ۲۴۳ھ	امام محمد ابن ماجہؒ	از	سنن ابن ماجہ

(بعض ائمہ نے سنن ابن ماجہ کی جگہ موطا امام مالک کو صحاح ستہ میں شمار کیا ہے)

(س) چند دوسری مشہور کتب حدیث اور ان کے جمع کرنے والوں کے نام بتائیے۔

متوفی ۳۸۵ھ	امام علی دارقطنیؒ	(ج)	سنن دارقطنی
متوفی ۴۰۵ھ	امام محمد حاکمؒ		سنن حاکم
متوفی ۴۵۸ھ	امام ابوبکر احمد بیہقیؒ		سنن بیہقی
متوفی ۱۴۹ھ	امام مالکؒ		موطا مالک
متوفی ۵۱۶ھ	ابو محمد حسین لغویؒ		مشکوٰۃ المصابیح
متوفی ۲۴۹ھ	امام محمد ترمذیؒ		شمائل ترمذی
	سعید بن مسکنؒ		صحیح



س) تفسیر کے کہتے ہیں، کسی مُفسِّر اور چند کتب تفسیر کا نام لیجئے۔

ج) کلام پاک کی وضاحت، معانی اور آیات کی تشریح اور شان نزول

تفسیر کہلاتا ہے۔ سب سے پہلے مُفسِّر سید المفسرین ابن عباسؓ کی تفسیر ہے جو تمام تفاسیر کا سرچشمہ اور ماخذ ہے۔ تفسیر ابن کثیر تفسیری

ماجدی، بیان القرآن، جلالین، البیان، تہفیم، الحسنات، احسن التفاسیر اور ضیاء القرآن۔ اس علم کی بنیاد عہد نبوی میں پڑی اور تندرین اموی عہد کے آخر اور عباسی عہد کے ابتدا میں شروع ہوئی۔ حدیث کے عالم کو مُحدِّث کہتے ہیں۔

س) علم حدیث کے کہتے ہیں، حدیث کی اسلام میں کیا اہمیت ہے؟

ج) علم حدیث سے حضور مُصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اقوال، افعال اور

احوال معلوم ہوتے ہیں۔ شریعت اسلام کی بنیاد قرآن کریم اور اس کے بعد حضورؐ کے

اقوال و افعال پر ہے۔ اس پر عمل قرآن کی آیت "مَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ

وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا" کے مطابق ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ حدیث کے بغیر

قرآن پر عمل ناممکن ہے قرآن پاک میں نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ کی پابندی کی تاکید ہے

مگر ان امور کی تفصیلات اور تشریح ہمیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اقوال و افعال

باتے ہیں۔ کلام پاک کے بعد فصاحت و بلاغت اور حکمت و ہدایت میں نبی کریم صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم کی احادیث کا درجہ ہے۔ حدیث کی صحت بیان کے لیے آنحضرت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "جو مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ منسوب کرے وہ اپنی خواہ

دوزخ میں ڈھونڈ لے۔ حدیث کی پرکھ کیلئے علم اَسْمَاءِ الرِّجَالِ اور قانون جرح و تعدیل جو دیا آیا۔

س) فقہ یا علم دین کے بنیادی سرچشمے یعنی مصادر کون کونسے ہیں؟

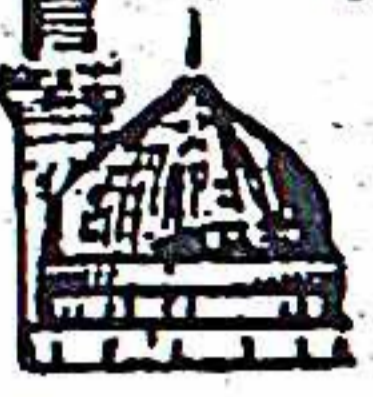
ج) شرعی احکام یا علم دین یعنی فقہ کے بنیادی سرچشمے چار ہیں۔

قرآن، حدیث، اجماع (کسی رائے یا بات پر متفق ہونا) اور قیاس شرعی احکام



کے لیے اپنے قیاس یا سمجھ سے کام لینا اجتہاد ہے۔ مشورہ لو ان سے کام میں۔  
 (س) فقہ سے کیا مراد ہے، اس کے عالم کو کیا کہتے ہیں۔ چند فقہاء کے

نام لو ہ



(ج) اسلامی قانون یعنی فقہ کے لغوی معنی کسی شے کا سمجھنا ہے

اور شریعت میں کلام الہی اور احادیث نبوی کی روشنی میں احکام و مسائل کا حل نکالنا،

فقہ کہلاتا ہے۔ اسے علم دین یا شرعی احکام کا علم بھی کہتے ہیں۔ علم فقہ کے عالم کو فقہاء کہتے

ہیں۔ سبکی جمع فقہاء ہے۔ صحابہ کرام میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ، حضرت علی شیرازی

رضی اللہ عنہ، حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور سید المفسرین حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

بڑے فقیہ مانے گئے ہیں۔ ان کے بعد تابعین میں سعید بن المسیب، ابو بکر بن عبد الرحمن

قاسم، عبید اللہ، عروہ، سلیمان، علقمہ، اسود۔ عبداللہ بن مسعود حدیث و فقہ کے استاد

گزرے ہیں علقمہ اور اسود کا پایہ بہت بلند تھا۔ ان کے بعد ابراہیم نخعی نے فقہ کو وسعت

بخشی جس کا شاگرد حماد بہت ممتاز تھا۔ ان کے بعد ان کے شاگرد حضرت امام ابو حنیفہ

اور ان کے شاگردوں نے علم فقہ کو بہت وسعت دی اس فن کے امام کہلائے۔

(س) تَصَوُّف سے کیا مراد ہے؟ نیز صوفی کسے کہتے ہیں؟

(ج) تَصَوُّف ہر دم خدا پر نظر رکھنے، نیکیوں کی جانب خلوص نیت سے پیش

پیش رہنے، بلائے الہی پر صابر و قنائے الہی پر شاکر رہنے، مجاہدہ و ریاضت میں روز و

شب گزارنے کا نام ہے۔ اس علم پر عمل کرنے والے کو صوفی کہتے ہیں۔ صوفی، صوف

یعنی پشمینہ سے نکلا ہے چونکہ صوفی اس پشم کا بنا ہوا لباس پہنتے ہیں۔ جو پیغمبروں

کا طریقہ تھا۔

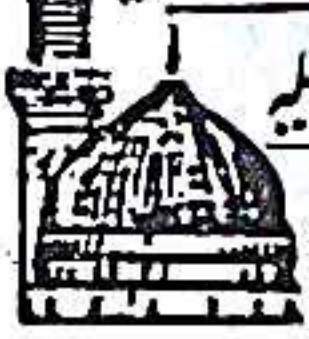
(س) شریعت، طریقت اور حقیقت سے کیا مراد ہے؟ نیز تَصَوُّف کیا ہے؟

(ج) شریعت ایک چراغ ہے جو راہ دکھاتی ہے۔ جب راہ میں آجائے تو اس



چلنے کا نام طریقت ہے اور جب منزل مقصود کو پہنچ جائے وہ حقیقت ہے۔

شریعت علم ہے۔ طریقت عمل ہے اور حقیقت اس عمل کا نتیجہ ہے خلفائے راشدین



ان کے حامل تھے۔ اعتقادات صحیحہ اور فرائض و سنن کی یا بندگی کے ساتھ اخلاقِ رذیلیہ سے الگ ہونے اور اخلاقِ فاضلہ کو اختیار کرنے کا نام بھی تصوف ہے۔

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ ۖ لِمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مِنْ بَنِي آدَمَ بَدَأَ خَلْقَ الْبَشَرِ مِنْ طِينٍ ۚ ثُمَّ سَوَّاهُ مِنْ عَجَلٍ ۖ ثُمَّ نَزَّلَهُ فِي سُلْطَانٍ مُبِينٍ ۚ

## خلق

بے شک رسول کریم کی زندگی تمہارے لیے بہترین نمونہ ہے۔

اخلاق - سیرت - اطوار - عادت - مزاج - ڈھنگ

خلق، ایوانِ مذہب کی دہلیز کا درجہ رکھتا ہے۔ (قول)

س) خلق سے کیا مراد ہے تفصیل سے بیان کیجئے۔ ۹

ج) ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خلق کے اعلیٰ ترین مرتبہ پر فائز ہیں۔

خلق کے لغوی معنی، طبعی خصلت، عادت، طبیعت، مزاج اور دین و مذہب ہے۔

مگر اصطلاحاً خلق ایسی سچتہ اور رچی ہوئی عادات کی کیفیت کو کہتے ہیں جس سے افعال و

اعمال باسانی بغیر کسی تکلف کے ادا ہوں۔ اسلام میں اس کے معنوں میں بہت وسعت

ہے۔ انسان کو اپنے خالق، والدین، بھائی بہن، رشتہ داروں، احباب، ہمسایوں

ہم پیشہ، ہم وطن اور جملہ مخلوق کے ساتھ روزمرہ زندگی میں واسطہ پڑتا ہے اور ہر ایک

سے تعلق پیدا ہو جاتا ہے۔ اس تعلق کو اچھی طرح نبھانے کا نام حسنِ خلق ہے خلق کی

جمع اخلاق ہے۔ اسلام میں اچھے اخلاق پر بہت توجہ دی گئی ہے جس کی معیاری

مثالیں ہمارے نبی کریم نے پیش کیں فَرَايَا الْمَالِغِيْتُ لِأَلْتَمَمِ مَكَارِمِ الْأَخْلَاقِ۔

ہمارے دین اسلام کا اطلاق عقائد، عبادات، حسنِ معاملات اور اخلاق و

آداب پر ہوتا ہے اسی طرح حسنِ خلق کا اطلاق بھی دین کے ان چاروں

شعبوں پر ہوگا حسنِ خلق سے ایمان کی تکمیل ہوتی ہے اور ارشاد نبوی میں





بھی کامل مومن اسی مسلمان کو قرار دیا گیا جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں  
آپ نے اسلام کے متعلق یوں فرمایا کہ اچھی بات کہنا اور جمہوکوں کو کھانا کھلانا اسلام  
ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایمان کی تشریح یوں فرمائی ”صبر کرنا  
اور اخلاقی جو انفرادی کا مظاہرہ کرنا ایمان ہے۔ پھر ایک موقع پر حسن

خلق کے بارے میں آپ نے فرمایا ”قیامت کے دن جن نیک اعمال کو میزان عدل میں  
رکھا جائے گا، حسن خلق ان سب سے زیادہ وزنی ہوگا کیونکہ حسن خلق والا آدمی اپنے  
حسن اخلاق کے سبب سے ایسے انسان کے مرتبہ تک پہنچ جائے گا جو نماز اور روزہ  
کا پابند ہو۔“ معلوم ہوا کہ حسن اخلاق افضل ترین عبادات میں سے ایک ہے نبی کریم صلی اللہ  
علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے میری بعثت کی غرض و غایت ہی اخلاق کریمانہ کی تکمیل ہے۔  
ہم دیکھتے ہیں بعثت نبوی کا مقصد خدمت خلق اور خالق کائنات کی عبادت ہے۔ ایک  
جگہ آپ نے فرمایا جو تجھ سے قطع تعلق کر لے تو اس سے وابستگی رکھ اور جو تجھ پر ظلم  
کرے تو اسے معاف کر اور جو تجھ سے بدسلوکی کرے تو اس سے اچھے سلوک سے

پیش آ۔ اگر ہم اس پر عمل کر لیں تو ایک مثالی اور پُر امن معاشرے کی تعمیر ممکن ہو  
جائے گی۔ اخلاق اچھے بھی ہیں اور بُرے بھی۔ اخلاق کے دونوں پہلوؤں سے انسان  
کا واسطہ پڑتا ہے۔ انسان میں یہ کمزوری ہے کہ وہ اچھائی کی بجائے برائی کی طرف جلد  
مائل ہو جاتا ہے۔ مگر مسلسل تعلیم و تربیت سے وہ اچھے خلق کا مظاہرہ کرتا ہے۔ سچ  
کے مقابلہ میں جھوٹ، حق کے مقابلہ میں باطل، دلیری کے مقابلہ میں بزدلی، کفایت شعاری کے مقابلہ  
میں فضول خرچی، انکار کے مقابلہ میں غرور، عدل کے مقابلہ میں ظلم، سادگی کے مقابلہ میں تکلف، زہد تقویٰ کے مقابلہ میں باکراہی  
ایمانے عہد کے مقابلہ میں بدعہدی، خوش مزاجی کے مقابلہ میں بد مزاجی، مہمان نوازی  
کے مقابلہ میں بیزاری، ایثار و قربانی کے مقابلہ میں خود غرضی، سخاوت کے مقابلہ  
میں سخی، دیانت و امانت کے مقابلہ میں خیانت، خوش خلقی کے مقابلہ میں بد خلقی





خلوص کے مقابلہ میں ظاہر داری، شرم و حیا کے مقابلہ میں بے حیائی، خدمت خلق کے مقابلہ میں خلیق بیزاری، عفت و پاکبازی کے مقابلہ میں تردامنی اور گنہگاری، علم و فضل کے مقابلہ میں جہالت، شکر کے مقابلہ میں ناشکری، حسن معاملہ کے مقابلہ میں بد معاملگی، محبت و الفت کے مقابلہ میں نفرت، رحمدلی

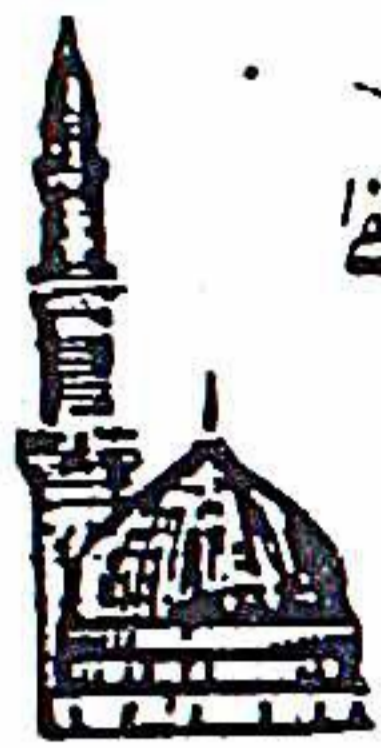
اور شفقت کے مقابلہ میں ظلم اور بے رحمی، رحمت و رافت کے مقابلہ میں بے رحمی و شدت، صاف دلی کے مقابلہ میں ریاکاری اور منافقت، خود داری کے مقابلہ میں خود فروشی، وفاداری کے مقابلہ میں غداری، غیرت کے مقابلہ میں بے غیرتی، صلہ رحمی کے مقابلہ میں قطع رحمی، صبر و حلم کے مقابلہ میں بے صبری، سخت کوشی اور ریاضت کے مقابلہ میں کم کوشی اورستی بڑے اخلاق کو ظاہر کرتے ہیں۔ اول الذکر مثبت رویے کو ظاہر کرتے ہیں جن کو اپنا کر معاشرہ ترقی کرتا ہے اور پُر امن معاشرہ تشکیل پاتا ہے۔ موخر الذکر منفی رویے ہیں جن کی وجہ سے انسان بد خلق کہلاتا ہے اور ایسے منفی خلق کے حامل انسانوں سے نہ صرف معاشرہ بگڑتا اور بد حال ہوتا ہے بلکہ سوسائٹی میں فساد و بگاڑ جنم لیتا ہے۔

اس لیے اسلام کے ہر شعبہ میں حسن خلق اختیار کرنے کی شدید تاکید ہے۔ اس سے انسان ایک دوسرے کا احترام کرنا سیکھتا ہے اور کبھی دل آزاری اور مردم بیزاری کا اظہار نہیں کرتا۔ بااخلاق انسان کی موجودگی سے ساتھیوں کو سکون و قرار میسر آتا ہے، امن و امان پر وہان چڑھتے ہیں اور انسانی نجات اور بہبود کے راستے ہموار ہوتے ہیں۔ انسان ایک دوسرے سے وابستہ ہو کر ایک دوسرے کے کام آتے ہیں۔ ہمدردی، خیر خواہی، حسن معاملہ، نرمی، خوش گفتاری اور خوش اطواری واجب پاتے ہیں اور ایک دوسرے کی بہتری ان کا نصب العین ہوتا ہے اور یہی بات اسلام کا مقصود ہے نبی آخر الزمان کی بعثت کی یہی غرض تھی۔ ہمارے نبی کریم اخلاقِ حسنہ کا سرچشمہ تھے اسی لیے قرآن مجید نے آپ کے اُسوۂ حسنہ کو دنیا والوں کے لیے بہترین نمونہ قرار دیا۔ جسکی تقلید



پیروی سے خزاں دیدہ دنیا میں بہار آگئی۔

باقی ہے اُن کے دم سے ہی دنیا میں روشنی۔ جاری ہے گا حشر تک فیضانِ مصطفیٰ



## دُعَا

وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ، أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ (۲۰)  
 اُدْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ۔ مجھ سے دعا کرو میں ضرور قبول کروں گا۔

یہ اپنا کام سے دستِ طلب دراز رکھیں  
 کون قلب مضطرب ہے تری یاد  
 دوئے دردِ دل لے چارہ گردے  
 بجز تیرے نہ آئے کچھ نظر میں  
 مرے مولیٰ مجھے حسنِ نظر دے  
 جو دیکھیں تیرا جلوہ دے وہ آنکھیں  
 جھکے جو تیرے ہی در پر وہ سر دے

پکانے یا مانگنے کو دعا کہتے ہیں۔ اصطلاح میں خدائے بزرگ و برتر کے حضور  
 اپنی حاجت روائی اور تکلیف و مصیبت دور کرنے کیلئے التجا کرنے کا نام دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ  
 خود فرماتے ہیں مانگو تو میں دیتا ہوں۔ نہ مانگنے والے سے وہ ناراض ہوتے ہیں اور مانگنے والے  
 کو وہ دے کر خوش ہوتے ہیں۔

دعا عبادت کی روح اور مومن کا ہتھیار ہے۔ ایک مسلمان اپنی دنیاوی کاوشوں اور  
 تدابیر میں برکت کی خاطر اپنے رب سے بھی دعا کرتا رہتا ہے۔ ایک مسلمان کی زندگی سراپا ذکر  
 ہے اسکی خلوت و جلوت یادِ الہی سے کبھی خالی نہیں ہوتی۔ اسی لیے اگر ماثورہ دعائیں  
 روزمرہ معمولات کا جزو بنالی جائیں تو زندگی کا ہر لمحہ اور پہلو یادِ الہی سے بارکت و منور ہو جائے  
 گا۔ ہمارے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے نصب العین کی تکمیل و تسخیر میں خدا  
 کے حضور اپنی نیاز مندانہ دعاؤں اور التجاؤں کو اپنا وسیلہ بنایا۔ یہ بات ہمارے لیے  
 مشعلِ راہ ہے۔ آپ کی دعائیں نہایت مؤثر، موزوں، بلوغ اور خلوص و صداقت کی



حامل ہیں۔ ان میں سادگی اور بے ساختگی ہے۔ ان میں حاجت مند کی بے قراری کے ساتھ ساتھ چارہ ساز کی چارہ سازی کی عنایت و نوازش کا ایمان و یقین اور سوز و ساز ہے۔ یہ زبان و بیان کے شہ پارے ہیں۔ دعا کی اسی اہمیت کے پیش نظر صرف چند ماثورہ (مقبول) دعائیں پیش خدمت



ہیں ان کو یاد کریں۔ انہیں اپنی زندگی کا مرکز و محور بنا کر دین و دنیا میں فلاح و نجات حاصل کرنا اب ہمارے اپنے عمل پر موقوف ہے۔ یہ ابتدائی اور ضروری دعائیں ہیں، مزید تسکین کے لیے اعلیٰ کتب کا مطالعہ سود مند ثابت ہوگا۔ حفظ پر توجہ دیں۔ اس کے بعد وقت نہیں ملے گا فائدہ اٹھائیں

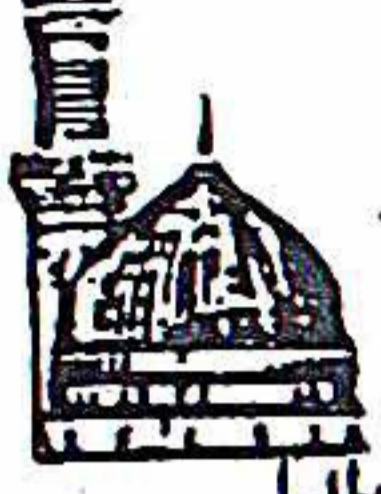
## مَسْنُونُ دُعَائِيں

- ① جب گھر سے نکلے: بِسْمِ اللَّهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ - لِحَوْلِ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ - اللہ کے نام کے ساتھ میں نے اللہ پر بھروسہ کیا گناہوں سے بچنے اور نیکی کی طاقت اللہ کی توفیق سے ہے۔
- ② جب مسجد میں داخل ہو۔ اللَّهُمَّ افْتَحْ لِي الْبَابَ رَحْمَتِكَ - اے اللہ میرے لیے رحمت کے دروازے کھول دے۔
- ③ جب مسجد سے نکلے، اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ وَرَحْمَتِكَ - اے اللہ میں تجھ سے تیرا فضل اور رحمت طلب کرتا ہوں۔
- ④ جب سوکر اٹھے، الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا مَاتْنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ: سب تعریفیں اللہ کیلئے ہیں جس نے ہمیں مارنے کے بعد زندہ اٹھایا اور ہم نے اسی کی طرف اٹھائے
- ⑤ جب کھانے سے فارغ ہو۔ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ - سب تعریف اللہ کے لیے ہے جس نے ہمیں



کھلایا اور پلایا اور مسلمانوں میں سے کیا۔

⑥ جب کسی کے گھر کھائے تو یہ بھی کہے۔



اللَّهُمَّ اطْعِمْ مَنْ اطْعَمَنِي وَاسْقِ مَنْ سَقَانِي

اے اللہ کھلا اس کو جس نے مجھے کھلایا اور پلا اس کو جس نے مجھے پلایا۔

⑦ جب کوئی لباس پہنے:

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي كَسَانِي مَا أُوَارِي بِهِ عَوْرَتِي وَأَتَجَمَّلُ بِهِ فِي حَيَاتِي۔ سب تعریف اللہ کیلئے ہے جس نے مجھ کو لباس پہنایا کہ میں اس سے تر چھپاتا ہوں اور اپنی زندگی میں اس کے ساتھ زینت کرتا ہوں۔

⑧ جب سواری پر بیٹھ جائے:

الْحَمْدُ لِلَّهِ سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرْنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ وَإِنَّا إِلَى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ ط

شکر ہے اللہ کا۔ پاک ہے وہ جس نے اس کو ہمارے قبضہ میں کیا ورنہ ہم اس کو قابو میں کر نیوالے نہ تھے، اور ہم اپنے پروردگار کی طرف لوٹنے والے ہیں۔

⑨ جب آئینہ دیکھے:

اللَّهُمَّ حَسَّنْتَ خَلْقِي فَحَسِّنْ خُلُقِي ط

اے اللہ تو نے میری صورت کو اچھا بنایا ہے تو میری سیرت کو اچھا بنا دے۔

⑩ جب بیت الخلاء جانا چاہے

اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخُبْثِ وَالْخَبَائِثِ۔

اے اللہ میں تیری پناہ پکڑتا ہوں خبیث جنوں اور جنیوں سے۔

⑪ جب بیت الخلاء سے نکل آئے۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَذْهَبَ عَنِّي الْأَذَى وَعَافَانِي۔ سب تعریف اللہ کے لیے ہے جس نے مجھ سے اذیت دور کی اور مجھ کو عافیت دی۔



## اذان کے بعد کی دعا



○ اللَّهُمَّ رَبِّ هَذِهِ الدَّعْوَةُ التَّامَّةُ وَالصَّلَاةُ الْقَائِمَةُ  
أَنْتَ مُحَمَّدَانِ الْوَسِيلَةَ وَالْفَضِيلَةَ وَالْجَنَّةُ مَقَامًا  
فَحَمُودَانِ الَّذِي وَعَدْتَهُ إِنَّكَ لَا تَخْلِفُ الْمِيعَادَ۔

اے اللہ! (تو جو) مالک ہے اس دعوتِ کامل اور پڑھی جانے والی (اس) نماز کا عنایت فرما محمد صلی علیہ وسلم کو وسیلہ اور فضیلت اور شہادت فرما ان کو مقامِ محمود پر جس کا تو نے ان سے وعدہ فرمایا ہے بیشک تو وعدہ پورا کرتا ہے۔

○ ہر وقت کی دعا، خاص طور پر اذانِ اقامت کے وقفہ میں یہ دعا کرتے رہو۔

○ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْحَفْوَ وَالْعَافِيَةَ وَالْمُعَافَاةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ

اے اللہ میں تجھ سے (خطاؤں، گناہوں کی) معافی اور (دکھ بیماری سے) عافیت و صحت اور دنیا و آخرت کی (ہر بلا و عذاب سے) حفاظت کا سوال کرتا ہوں۔

○ جب کوئی مشکل پیش آئے اس وقت کی دعا

○ اللَّهُمَّ لَا سَهْلَ إِلَّا مَا جَعَلْتَهُ سَهْلًا وَأَنْتَ تَجْعَلُ الْحَزْنَ سَهْلًا

إِذَا أَسْتَيْتَ۔ اے اللہ کوئی کام بھی آسان نہیں بجز اس کے جسے تو آسان کرے تو جب چاہے بڑی سے بڑی مشکل کو آسان کر سکتا ہے۔

○ مبتلائے قرض یہ دعا پڑھے: اللَّهُمَّ اكْفِنِي بِحَلَالِكَ عَنْ

حَرَامِكَ وَأَغْنِنِي بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ۔ اے اللہ اپنے رزق

حلال کو میرے لیے کافی بنا کر مالِ حرام سے بچا دے اور اپنے سوا ہر ایک سے اپنا فضل و کرم

فرما کر مجھے بے نیاز کر دے۔

○ بیمار پُرسی کے وقت کی دعا، عیادت اور مریض کی مزاج پُرسی اور تسلی کے لیے

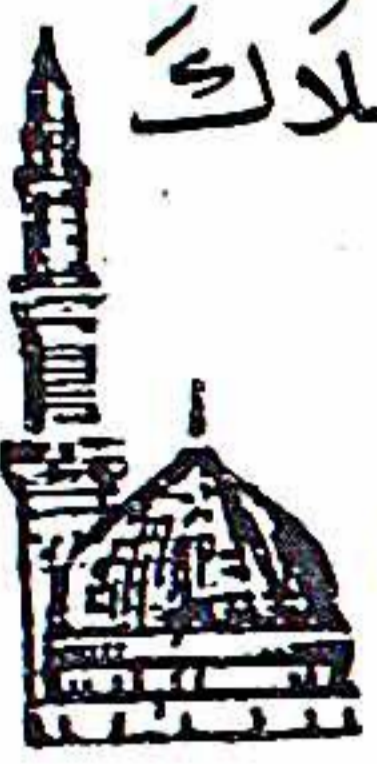
حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ الفاظ منقول ہیں: لَا بَأْسَ ظُهُورَ أَنْ شَاءَ اللَّهُ

(دوبارہ کہے) گھبرانے کی کوئی ضرورت نہیں انشاء اللہ یہ بیماری (گناہ کی) آلودگیوں کو پاک

صاف کرنے والی ہوگی۔ اللَّهُمَّ اسْتَفِمْهُ اللَّهُمَّ عَافِمْهُ۔ اللہ اے شفا اور عافیت دے



○ بیماری پرسی کی دعا: اَلْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي عَافَانِي مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهِ وَفَضَّلَنِي عَلَى كَثِيرٍ مِمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيلًا.



سب تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جس نے مجھے عافیت دی اس بیماری سے جس میں تجھ کو مبتلا کیا اور بہت سی مخلوق پر مجھے فضیلت دی۔

○ اللّٰهُمَّ اِنِّسْ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ  
لے اللہ ہمیں دنیا اور آخرت میں بھلائی نصیب فرما اور آگ کے عذاب سے نجات دے۔

○ ہر نماز کے بعد اعانت و عنایت الہی کی دعا: اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحَسَنِ عِبَادَتِكَ لے اللہ میری اپنے ذکر اپنے شکر اور اپنی اچھی عبادت پر مدد فرما۔

○ زبان پر ملے، ترازو میں بھاری اور رب کے پسندیدہ کلمات: سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ۔ پاک ہے اللہ اپنی تعریف کے ساتھ۔ پاک ہے اللہ عظمت والا۔

○ مشکل کشائی کے لیے: لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِيْنَ = نہیں کوئی معبود مگر تو ہی تو پاک ہے۔ بے شک میں ہی ظلم کرنے والوں میں سے تھا۔ یہ دعا اسم اعظم ہے اسکے پڑھنے کے بعد دعا مقبول ہوگی۔ اور پریشانیاں کائی کی طرح چھٹ جاتی ہیں۔ غم دور ہو جاتے ہیں۔

○ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قرآنی نسخہ استغفار: رَبِّ اَعْزِرْ وَاَرْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرَّاحِمِيْنَ: لے میرے پروردگار بخش دو اور رحم فرما دو اور تم بہترین رحم کرنے والے ہو۔

○ جب کوئی فکر لاحق ہو تو کثرت سے یہ دعا پڑھے۔ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَخِيْثُ: لے حی یا قیوم تیری رحمت کی طرف فریاد لاتا ہوں۔



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ قِيلَ وَقَالَ رَسُولٌ مَقْبُولٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ



○ جو شخص درج ذیل درود پڑھے گا اس پر نبی کریم کی شفاعت واجب ہوگی اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ وَأَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ۔ اے اللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور اس کی آل پر درود نازل فرما اور آپ کو ایسے مقام پر پہنچا جو تیرے نزدیک مقرب ہو۔

○ جب قرض اور فکر ہو۔ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ وَقَهْرِ الرِّجَالِ۔ اے اللہ میں فکر اور غم سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور قرض کے گھیر لینے اور لوگوں کے دبا لینے سے بھی تیری پناہ مانگتا ہوں۔

○ جب کوئی مصیبت پہنچے۔ إِنَّا لِلَّهِ وَأَنَا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ۔ اللَّهُمَّ عِنْدَكَ أَحْتَسِبُ مُصِيبَتِي فَأَجِرْنِي فِيهَا وَأَبْدِلْنِي مِنْهَا خَيْرًا۔ بے شک ہم اللہ کے ہیں اور ہم اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ اے اللہ میں اپنی مصیبت میں تجھ سے ثواب کا امیدوار ہوں۔ پس مجھے ان میں اجر دے اور اس کا بہتر بدلہ دے۔

○ ایشب قدر و شبِ برات میں پڑھے۔ اللَّهُمَّ أَنْتَ عَظِيمُ حَسْبِ الْعَفْوِ فَاعْفُ عَنِّي يَا عَفُورُ۔ اے اللہ! بے شک تو معاف کرنے والا ہے اور معافی کو پسند کرتا ہے پس مجھ کو معاف فرما دے اے بخشنے والے۔

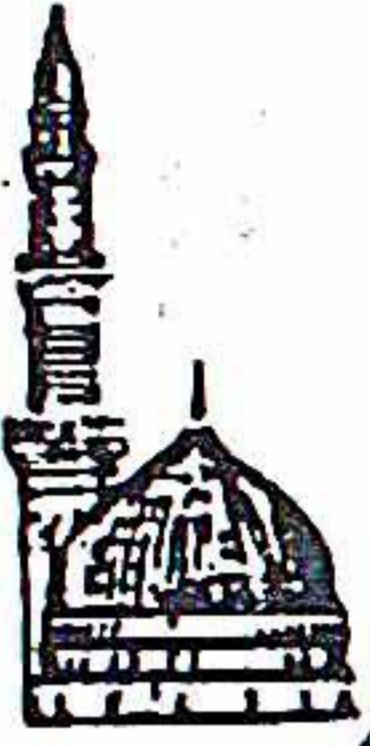
○ جب قبرستان جائے تو پڑھے: السَّلَامُ عَلَيَّ كَمَا أَهْلَ الْقُبُورِ يُخْفِرُ اللَّهُ لَنَا وَأَوْلَكُمْ وَأَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْآثِرِ۔

سلام ہو تم پر اے قبروں والو۔ اللہ ہمیں اور تمہیں بخشنے۔ تم آگے جا چکے ہو اور ہم تمہارے پیچھے آنے والے ہیں۔ اور دشمن کے شر سے محفوظ رہنے کیلئے یا ناگہانی حملہ اور ڈر سے بچنے کے لیے جب وقت ملے یہ دعا پڑھے۔ اللَّهُمَّ أَنْتَ بَجَحْلِكَ فِي نَحْوِ هَمِّ وَلِعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهِمْ۔ اے اللہ ہم آپ کو دشمن کے مقابلہ میں سپر بناتے ہیں اور ان کی فتنہ سامانیوں سے بچنے کیلئے تیری پناہ چاہتے ہیں۔



ہے خدا سے مانگ جو کچھ مانگنا ہے اے اکبر  
یہی وہ در ہے کہ ذلت نہیں سوال کے بعد

## جامع دعاء



ہے ابر رحمت ہے سراسر یہ بلاؤں کا ہجوم۔ صبر کر لے دل کہ اب فضل خدا ہونے کو ہے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک ایسی جامع دعا کی بھی تعلیم فرمائی ہے۔  
جس میں ساری دعائیں آجاتی ہیں اسکو اگر ہر نماز کے بعد ایک بار پڑھ لیا جائے  
تو بہتر ہے۔

اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَأَلَكَ مِنْهُ نَبِيُّكَ  
مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ  
مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
رَبَّنَا لَا تَزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ  
لَدُنْكَ رَحْمَةً إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ  
أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا  
مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَأُمَّتِهِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ  
كَثِيرًا كَثِيرًا

اے اللہ ہم تجھ سے وہ سب مانگتے ہیں جو تیرے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم  
نے تجھ سے مانگا اور ہم ان چیزوں سے پناہ چاہتے ہیں جن سے تیرے  
نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے پناہ چاہی۔ اے رب ہمارے دل ٹیڑھے  
نہ کر بعد اس کے کہ تو نے ہمیں ہدایت دی اور ہمیں اپنے پاس سے رحمت  
عطا کر، بے شک تو ہے بڑا دینے والا۔ اے ہمارے رب ہماری دعا قبول فرما، بیشک  
تو بہت سننے اور بہت جاننے والا ہے اور ہمارے سردار اور آقا محمد، ان کی اولاد،  
اصحاب اور اُمت پر رحمت بھیج اور بہت بہت برکت اور سلامتی بھیج۔





## رات کو سوتے وقت کے عملیات

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ حضرت علی کریم اللہ وجہہ سے ارشاد فرمایا کہ اے علیؑ رات کو روزانہ پانچ کام کر کے سویا کرو،

- ۱۔ چار ہزار دینار صدقہ دے کر سویا کرو۔
  - ۲۔ ایک قرآن شریف پڑھ کر سویا کرو (۳) جنت کی قیمت دے کر سویا کرو!
  - ۳۔ دو لڑنے والوں میں صلح کرا کر سویا کرو (۵) ایک حج کر کے سویا کرو!
- حضرت علیؑ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ یہ امر محال ہے مجھ سے کب بن سکیں گے پھر حضور نے ارشاد فرمایا کہ

- ۱۔ چار مرتبہ سورۃ فاتحہ یعنی الْحَمْدُ لِلَّهِ پڑھ کر سویا کرو۔ اس کا ثواب چار ہزار دینار صدقہ کے برابر تمہارے نامہ اعمال میں لکھا جائے گا۔
- ۲۔ تین مرتبہ قُلْ هُوَ اللَّهُ پڑھ کر سویا کرو۔ ایک قرآن مجید پڑھنے کے برابر ثواب ہوگا۔

- ۳۔ دس مرتبہ درود شریف پڑھ کر سویا کرو جنت کی قیمت ادا ہوگی۔
- ۴۔ دس مرتبہ اسْتَغْفِرُ اللَّهَ رَبِّي مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ پڑھ کر سویا کرو۔ دو لڑنے والوں میں صلح کرانے کے برابر ثواب ہوگا۔
- ۵۔ چار مرتبہ تیسرے کلمہ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ پڑھ کر سویا کرو۔



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
 قیل و قال رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ایک حج کا ثواب ملے گا۔

اس پر حضرت علی کریم اللہ وجہہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اب  
 تو میں دزانہ یہی عملیات کر کے سویا کروں گا۔



## نماز جنازہ

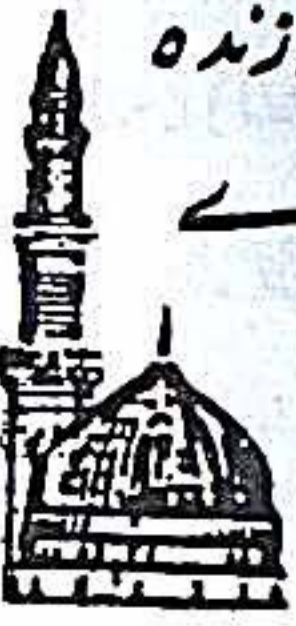
پہلے نیت کر کے امام و مقتدی کانوں تک ہاتھ اٹھائیں اور اللہ اکبر کہتے ہوئے  
 ہاتھ باندھ لیں اور شمار پڑھیں وَتَعَالَى جَدُّكَ كَعَبْدٍ وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ  
 وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ پڑھیں پھر بغیر ہاتھ اٹھائے تکبیر کہیں اور وہی نماز والا  
 درود شریف پڑھیں پھر بغیر ہاتھ اٹھائے تکبیر کہیں اور دعا پڑھیں۔ مقتدی  
 تکبیریں آہستہ کہے اور امام زور سے، چوتھی تکبیر کے بعد کھڑے کھڑے سلام پھیرتے ہیں دائیں  
 طرف سلام پر دایاں اور بائیں طرف سلام پر بائیں ہاتھ چھوڑ دیتے ہیں۔

## بالغ مرد و عورت کی دعا

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيرِنَا  
 وَكَبِيرِنَا وَذَكَرْنَا وَأُنْتَنَا اللَّهُمَّ مَنْ أَحْيَيْتَهُ  
 مِنَّا فَأَحْيِهِ عَلَيَّ الْإِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنَّا فَتَوَفَّهُ عَلَيَّ  
 الْإِيمَانَ ط

الہی بخشدے ہمارے ہر زندہ کو اور ہمارے ہر متوفی کو اور ہمارے ہر حاضر  
 کو اور ہمارے ہر غائب کو اور ہمارے ہر چھوٹے کو اور ہمارے ہر بڑے کو اور





ہماری ہر مرد کو اور ہماری ہر عورت کو الہی توہم میں سے جس کو زندہ رکھے تو اس کو اسلام پر زندہ رکھو اور ہم میں سے جس کو موت دے تو اس کو ایمان پر موت دے۔

## نابالغ لڑکے کی دعا

اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا وَ اجْعَلْهُ لَنَا أَجْرًا وَ ذَنْبًا وَ اجْعَلْهُ لَنَا شَافِعًا وَ مُشَفَّعًا

ترجمہ: الہی اس لڑکے کو ہمارے لیے آگے پہنچ کر سامان کر نیوالا بنا دے اور اس کو ہمارے لیے اجر (کا موجب) اور وقت پر کام آئیوالا بنا دے اور اس کو ہماری سفارش کر نیوالا بنا دے اور وہ جسکی سفارش منظور ہو جائے۔

## نابالغ لڑکی کی دعا

اللَّهُمَّ اجْعَلْهَا لَنَا فَرَطًا وَ اجْعَلْهَا لَنَا أَجْرًا وَ ذَنْبًا وَ اجْعَلْهَا لَنَا شَافِعَةً وَ مُشَفَّعَةً

ترجمہ: الہی اس لڑکی کو ہمارے لیے آگے پہنچ کر سامان کر نیوالی بنا دے اور اس کو ہمارے لیے اجر (کی موجب) اور وقت پر کام آئیوالی بنا دے اور اس کو ہمارے لیے سفارش کر نیوالی بنا دے اور وہ جسکی سفارش منظور ہو جائے۔

دعا کے بعد چوتھی تکبیر کہہ کر دونوں طرف سلام پھیر دیں اور صفیں توڑ دیں۔ بعد میں اُٹھنے اور مٹی ڈالنے کے بعد واپس جاتے ہوئے مردے کی تسکین اور عذاب سے نخلصی کے لیے دعا مانگیں۔









(مختصر)

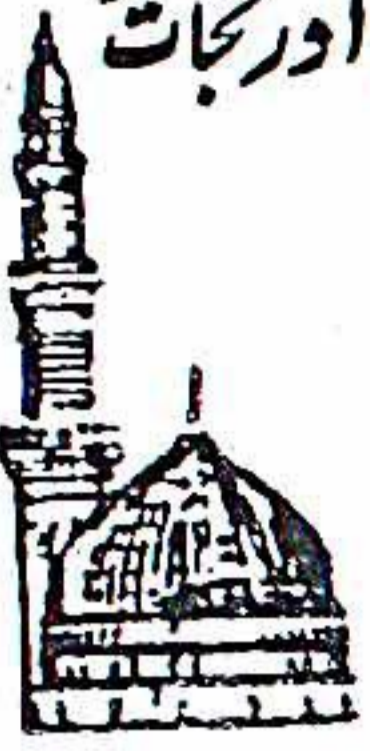
مالی داکم پانی دینا بھربھر مشکان پاوے  
مالک داکم پھل پھل لانا لافے یا نہ لافے

## اخلاقی اشعار

ہوئی نزاغ میں پیدا بلند پروازی۔ خراب کر گئی شائش ہیں بچے کو صحبت زانغ  
پھر یہ غوغا ہے کہ لاساقی شراب خانہ ساز۔ دل کے ہنگامے ٹوٹے مغرب نے کڑے لے خموش  
ہم جس قسم کا علم و ادب پڑھتے ہیں، جس قسم کے ماحول میں زندگی بسر کرتے  
ہیں اور جس قسم کے اُجاب کے ساتھ اُٹھتے بیٹھتے ہیں۔ ہماری سیرت اور اخلاق  
پر اسی قسم کے اثرات پڑتے ہیں۔ ذرائع ابلاغ و اظہار، ڈائجسٹ، جوائنڈ اور مختلف  
کتب طرح طرح کا مواد اتنے دکش انداز میں پیش کرتے ہیں کہ بہت کم نوجوان  
سنجیدہ اور مثبت اقدار کا حامل ادب پڑھنے کو تیار ہوتے ہیں۔ ٹی۔ وی کے  
مختلف پروگراموں پر وہ بے دریغ وقت کا خون کرتے ہیں، یہاں تک کہ انہیں  
ہلکے پھلکے بے طرح کے مہتر کیلئے اور پرترم پروگرام دیکھنے اور سُننے کی ایسی  
عادت پڑ جاتی ہے کہ اب وہ اپنی نصابی کتب پر دیدہ ریزی کرنا، ان کے مُندجات  
کو سمجھنا اور انہیں ذہن نشین کرنا اور ایسی دیگر اہم ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونا،  
ایک بہت مشکل بات تصور کرتے ہیں، جس کے نتیجے میں ملکی اور قومی سطح پر  
کئی سماجی مسائل کا سامنا ہے۔ ذیل میں مختلف شعرا کے اخلاقی اشعار درج ہیں  
ان کے مطالعے اور یاد کرنے سے قاری اور بالخصوص آج کا طالب علم نہ صرف اپنی  
ادبی اور اخلاقی حالت سنوار سکے گا بلکہ وہ اپنی تحریر و تقریر کو موثر و دلپذیر  
بنا کر اُجاب و معاشرہ میں ایک باعزت اور قابل رشک مقام حاصل کرے گا۔  
وہ یقیناً ملک و ملت کا ایک کامیاب اور باکمال فرزند بن کر ابھرے گا اس کتاب



کے جملہ عنوانات کے پس منظر میں فرزندِ انِ وطن کی خیر خواہی اور نجات و  
فلاح کا بھی عظیم مقصد کار فرما ہے۔



میری قسمت سے الٰہی پائیں یہ رنگ قبول  
پھول کچھ میں نے چُنے ہیں اُن کے دامن کچھ لیے

دل سے جو بات نکلتی ہے اثر رکھتی ہے۔ پُر نہیں طاقت پر واز مگر رکھتی ہے  
جن کے دل پتھر کے ہیں اُن پر تو کیا ہوگا اثر۔ میرے دل کی یہ صدا ہے درد مندوں کیلئے  
ایک صورت پر نہیں رہتا کسی شے کو قرار۔ ذوقِ جدت سے ہے ترکیبِ مزاج روزگار  
غم آرزو کا حسرت، سبب اور کیا بتاؤں۔ مری ہمتوں کی پستی میرے شوق کی بلندی  
گلشنِ پرست ہوں مجھے گل ہی نہیں عزیز۔ کانٹوں سے بھی نباہ کئے جا رہا ہوں میں  
چمکتا ہے شہیدوں کا لہو قدرت کے پرے میں۔ شفق کا حسن کیا ہے، پھول کی رنگیں تبا کیا ہے  
لیے دریا نے موتی، گل شجر نے، لعل پتھر نے۔ خرید اہم نے سودا، دردِ الفت کا بشر ہو کر  
یارب یہ التجا ہے کرم تو اگر کرے۔ وہ بات دے زباں کو جو دل میں اترے  
بُرے انسان کی ہر ایک جات حقیر ہوتی ہے۔ تو نبی کر کہ نیو کار کی تو قیصر ہوتی ہے  
زباں پر بات لانے سے یہ پہلے سوچ لے دل میں

نکلتی ہے زبان سے بات جو تحریر ہوتی ہے

مخالف جس قدر گفتار کے کردار ہوتا ہے۔ اسی مقدار سے گفتار بے تاثیر ہوتی ہے  
ہر دو عالم میں تجھے مقصود گر آرام ہے۔ اُن کا دامن تمام لے جن کا محمدؐ نام ہے  
چمن میں صبح کو پڑتی ہے اسلئے شبنم۔ کہ پتا پتا کرے یاد با و صنوبری  
سمجھ میں صاف آجائے فصحا اسکو کہتے ہیں۔ اثر ہوسننے والوں پر بلاغت اسکو کہتے ہیں  
غالب بڑا زمان جو واعظ بڑا کہے۔ ایسا بھی کوئی ہے کہ سب اچھا کہیں جسے  
بسا میری آنکھوں میں تو اس قدر۔ کہ تجھ بن مجھے کچھ نہیں ہے خبر







ہے جستجو کہ خوب کچھ ہے خوب تر کہاں۔ اب دیکھئے ٹھہرتی ہے جا کر نظر کہاں  
جعفر از بنگال، صادق از دکن۔ ننگ ملت، ننگ دیں، ننگ وطن  
سیرت نہ ہو تو عارض و رخسار سب غلط۔ خوشبو اڑی تو پھول فقط رنگ رہ گیا

مجرم عیساں نے جب استغفر اللہ کہہ دیا حق نے بھی لاقنطوا من رحمۃ اللہ کہہ دیا  
کچھ مشیت کا تقاضا بھی ہے کچھ شرط حیات اوسل کر غم انساں کا مداوا کر لیں  
ابرو باد و مہ و خورشید و فلک در کار اند تا تو نانا نے بکھ آری و بقلت نہ خوری  
تو ادھر ادھر کی نہ بات کر یہ بتا کہ قافلے کیوں لٹے  
مجھے رہنوں سے گلہ نہیں تیری رہبری کا سوال ہے

فطرت کا شاہکار ہے میرے نبی کی ذات ممکن نہیں ہے آپ کی کوئی مثال بھی!  
ملتی ہے ان کو زندگی جاودان عشق بعد فنا بھی جن کے ارادے فنا نہ ہوں  
استاد وہ عیسے ہے جو خاک کو دیتا ہے آوازِ سیحانی پرواز میں یارائی  
انوارِ مقدس کو، اعماقِ رگِ جاں سے برساتا ہے صامت پرل جاتی ہے گویائی  
اندازِ حکیمانہ، اخلاقِ کریمیانہ پیمانہ و میخانہ ہے پھر بھی تماشائی  
چاک کو تقدیر کے ممکن نہیں کرنا زو سوزنِ تدبیر ساری عمر گو سیتی رہے  
لب واپس، آنکھیں بند ہیں پھیلی ہیں جھولیاں کتنے مزے کی بھیک تیرے پاک در کی ہے  
کسی مہرسل کی اب حاجت نہیں ہے رسالتِ مصطفیٰ کی ہے دوامی  
کیوں نہ اصحابِ نبیؐ ٹھہریں ہدایت کے نجوم ضو فگن ہے مہر تابان شہنشاہِ عرب  
وہی لوگ پاتے ہیں عزت زیادہ جو دنیا میں کرتے ہیں محنت زیادہ  
قدم پر والدہ کے خنٹیں تر بان ہوتی ہیں یہ وہ پستی ہے جس پر رفعتیں قربان ہوتی ہیں  
اگر سانپوں نے تم کو ڈس لیا ہے تو گلہ کیسا تہیں کس نے کہا تھا ان کو پالو آستینوں میں



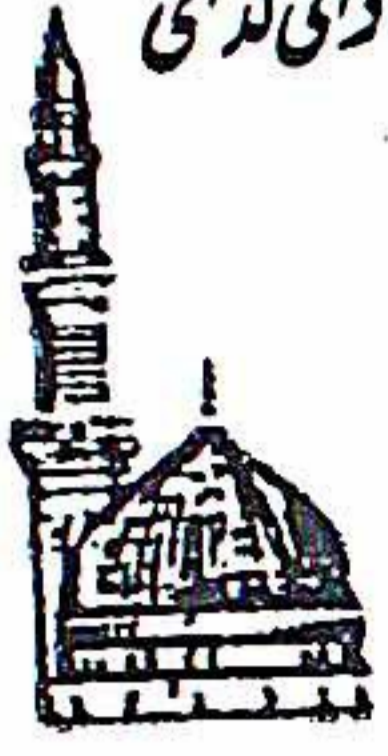


رستی رہتی ہیں کچھ باتیں — زخم تو اکثر بھرتا ہے  
 ناکامی جاوید بصد شوق گوارا — گردن دریاں پر جھکائی نہیں جاتی  
 دیکھا جو تیر کھا کے کہیں گاہ کی طرف — اپنے ہی دوستوں سے ملاقات ہو گئی  
 اے تن آسانی ہمارا دامنِ تمت نہ کھینچ  
 مشکوں کی حد تک ہے بڑی مشکل سے ہم

دل کشا، دل آزما، دلسوز، دلجو، دلنواز — دل ہے عالم ساز جو چاہیں بنالیں دل سے ہم  
 حکمت کو اک گم شدہ لعل سمجھو — جہاں دیکھو اپنا اُسے مال سمجھو  
 بجا کہے جسے عالم اُسے بجا سمجھو — زبانِ خلق کو نقتارہ خدا سمجھو  
 اہل جوہر کو وطن میں رہنے دیتا گرفتک — لعل کیوں اس رنگ سے آتا بدخشاں چھوڑ کر  
 سہارا جو کسی کا ڈھونڈتے ہیں بھرہستی میں — سینے ایلے لوگوں کے ہمیشہ ڈوب جاتے ہیں  
 انسان کی عظمت کو ترازو میں نہ تولو — انسان تو ہر دور میں انمول رہا ہے  
 نہ سنا، گر بُرا کہے کوئی — نہ کہو، گر بُرا کرے کوئی  
 روک لو، گر غلط چلے کوئی — بخش دو، گر خطا کرے کوئی  
 فرشتے سے بہتر ہے انسان بننا — مگر اس میں پڑتی ہے محنت زیادہ  
 ہے کام تجھ کو جو کرنا تجھی کو کرنا ہے — کیسے پڑی ہے کوشش کرے کسی کھائے  
 نامرد کے ساتھ میں پہنچ کر — شمشیر نیام ہو گئی ہے۔  
 کل پاؤں ایک کاسہ سر پر جو آگیا — یکسر وہ استخوانِ شکستہ سے چورتھا  
 کہنے لگا کہ دیکھو کے چل راہ بے خبر — میں بھی کبھی کسی کا سر پر غرور تھا  
 بھول کر دیتی نہیں گالی شریفیوں کی زباں — یہ کمینوں کی علامت ہے رذیلوں کا نشاں  
 نہال اس چمن میں جتنے بڑھے ہیں — ہمیشہ وہ نیچے سے اُوپر چڑھے ہیں۔  
 نامی کوئی بغیر مشقت نہیں ہوا — سوا جب عقیق کٹا تب نیکیں ہوا۔



جو ہوتے ہیں کچھ، کرتے ہیں عاجزی۔ کہ جھکتی ہے میوے سے ڈالی لدی  
کمر خمیدہ نہیں ہے ضعیف پیری سے۔



جھک جھک کے ڈھونڈتے ہیں جوانی بھر گئی  
جو جا کے نہ آئے وہ جوانی دیھی۔

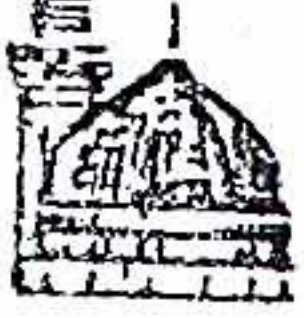
جو آ کے نہ جائے وہ بڑھا پا دیکھا  
میری مشکل کو دنیا میں نہ آساں کر سکا کوئی۔ مصیبت میں جو کام آیا میرا پروردگار ہے  
میری زندگی کا مقصد ترے دیں کی سرفرازی۔ میں اسی لیے مسلمان، میں اسی لیے نمازی  
نہ جا سکے تھل پر کہ ہے بے ڈھب گرفت اسکی۔ ڈر اسکی دیر گیری سے کہ ہے سخت انتقام اس کا  
ہیں قطروں کی اقسام گو بے شمار۔ مگر دو ہیں مقبول پروردگار  
ہے اک اشک خوفِ خدائے مجید۔ دوم قطرہ خون پاک شہید  
ہے سفر در پیش اس بُتناں سراسے غنچہ وار

باندھ تو رختِ سفر غافل سفر سے پیشتر  
فقط احساسِ آزادی سے، آزادی عبارت ہے

وہی دیوار گھر کی ہے، وہی دیوار زنداں کی  
بھول کر غافل نہ ہونا تم خدا کی یاد سے۔ اس طرح محفوظ ہو جاؤ گے ہر اُفتاد سے  
غالب طلوعِ فکر پہ غفلت کی رات ہے۔ اس سے عجیب تر بھی کوئی اور بات ہے  
یہ پہلا سبق تھا کتابِ ہدی کا۔ کہ ہے ساری مخلوق کُنسبہ خدا کا  
جب جوش میں آجاتی ہیں مظلوم کی آہیں۔ بہہ جاتے ہیں شکوں کی طرح کوہِ گراں تک  
صفا و صدق سے لبریز جو تقریر ہوتی ہے۔ حقیقت میں وہی تقریر پُر تاثیر ہوتی ہے  
اپنے بس میں روشنی ہے اپنے بس میں تیرگی۔ زندگی خود سعی انساں کے سوا کچھ بھی نہیں  
اُسے دیکھا بغیر آنکھوں کے چھپکے۔ شہِ عراج کی ہمت کے صدقے



اس جنت ارضی پر میں اُڑتا ہوں بے پر۔ جس گوشے میں اڑوں تو وہ گنہگار کی طرح  
 زبان پر بار خدایا کیس کا نام آیا؟ کہ میرے نطق نے بوسے میری زبان کیلئے  
 محمدؐ کی محبت دین حق کی شہرِ اول ہے  
 اسی میں ہو اگر خالی تو سب کچھ نامکمل ہے



محمدؐ ہے متاعِ عالمِ ایجاد سے پیارا۔ پھر، مادر، برادر، مال، جان اولاد سے پیارا  
 خدایا آبرو رکھنا بوقت امتحان میری۔ خدا جانے وہ کیا پوچھیں زبان میری سے کیا نکلے  
 ہم نے اپنے اشیانے کے لیے۔ جو چھبے دل میں وہی تنکے لیے!  
 نظر آدمی اُسکو نہ جائیے گا وہ ہو کیسا ہی صاحبِ فہم و ذکا

جسے عیش میں یاد خدا نہ رہی جسے طیش میں خوفِ خدا نہ رہا  
 شعر کے پڑھنے سے کچھ حاصل نہیں۔ مانتا لیکن ہمارا دل نہیں  
 یہی ہے عبادت، یہی دین و ایسا۔ کہ کام آئے دنیا میں انساں کے انساں  
 دردِ دل کے واسطے پیدا کیا انسان کو۔ ورنہ طاعت کیلئے کچھ کم نہ تھے کردیاں  
 خدا قسم کرتا نہیں اس بشر پر۔ نہ ہو درد کی چوٹ جس کے جگر پر  
 کرو مہربانی تم اصل زمین پر۔ خدامہرباں ہو گا عرشِ بریں پر  
 اچھا بُرا بنانا موقوف عمل پر ہے۔ تقدیر کے محل کا معمار خود بشر ہے  
 جس میں خلوص ہو نہ محبت کی چاشنی۔ ایسے بشر کی کوئی ادا دیدنی نہیں  
 قرینے جس میں ہوں خود مطلبی کے۔ نہیں قائل ہم ایسے آدمی کے!  
 محبت کا ہم بول بالا کریں۔ کہ عالم میں ہر سو اُجبالا کریں  
 شرافت ہے، حسنِ عمل ہے یہاں۔ جبیں پر کہاں شیخ و سپہد لکھا ہے  
 گوہرے گراں تر ہیں تیری عمر کے لمحات۔ عاقل ہے تو پھر کر نہ انہیں نذرِ خرافات  
 کبھی بھول کر کسی سے نہ کرو سلوک ایسا۔ کہ جو تم سے کوئی کرتا تمہیں ناگوار ہوتا









اگر بھولتے ہم نہ قولِ پنمیسر۔ کہ ہیں سب مسلمان باہم برادر  
برادر ہے جب تک برادر کا یاد۔ میعین اس کا ہے خود خداوندِ داور  
عجب ناداں ہیں جن کو ہے عجب تاجِ سلطانی۔ فلکِ بالِ ہما کو پل میں سوئے ہے مگس رانی  
تیزی اور سختی سے اکثر نوجواں۔ اپنے ہاتھوں اپنا کرتے ہیں زیاں

دین و دنیا میں تمدن کا تقاضا ہے یہی۔ کر بھلا دنیا میں تیرا بھی بھلا ہو جائے گا  
ہیں جن سے قائم ہے رہتا امن۔ ہے زرا اور زلیور، زمین اور زن  
استاد کی جہاں تک کرتے رہو گے مدت۔ ہوگی تمہاری عزت حاصل کرو گے عظمت  
قناعت نے دنیا کو دے دی طلاق۔ مکھڑ وہ آ آ کے سائل ہوتی  
گوہر مقصود خود ملتا ہے، بہت شرط ہے مضطرب رہتا ہے ہر موتی، اُمبھرنے کیلئے  
میدانِ سعی میں نہ تگ دو سے ہو گریز۔ پڑ جائے آبلہ تو گھر سمجھ اُسے  
دردِ دل، پاسِ وفا، جذبہ ایسا ہونا۔ اُدویت ہے یہی اور یہی انسا ہونا  
تو غازی ملت ہے درسِ بقا دے۔ سلمان کو مر مر کے جینا سکھا دے  
بٹھ کر سیر ملک کی کرنا۔ یہ تماشہ کتاب میں دیکھا  
آئیں پیٹیں وہ شوق سے جو اہل نظر ہوں۔ ساقی بھرے کھڑا ہے فے لال سے آیاغ  
نہ گیا کوئی عدم کو دلِ شاداں لیکر۔ یہاں سے کیا کیا نہ گئے حسرت و آراں لیکر  
سو دا جہاں میں کوئی کچھ نہ لے گیا۔ جاتا ہوں ایک میں دل پر آرزو لئے  
شگفتہ رہتی ہے خاطر ہمیشہ۔ قناعت بھی بہارِ بے رنزاں ہے  
سدا عیشِ دوراں دکھاتا نہیں۔ گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں  
ہے نہاں حسنِ عمل میں عظمت انساں کا راز۔ تو سمجھتا ہے کمالِ زندگی ہے مکرو فن  
سربگت میدان میں آجوشِ ایمانی کے ساتھ۔ قوم کی زنگت بدل دے اپنی قربانی کے ساتھ  
اٹھ کہ نظامِ کائنات مائلِ ابتری ہے پھر۔ وقت ہے ترے ہاتھ میں وقت کا انتظار کیا





کارِ عظیم چاہیئے، طبعِ سلیم چاہیئے۔ عزمِ صمیم چاہیئے، فکرِ ماکِ کارِ کیا  
اے ذوقِ دیکھ و دخترِ رز کو نہ منہ لگا۔ چھپتی نہیں ہے منہ سے یہ کاخِ رنگی ہوئی  
گلابائے رنگِ رنگ سے زینتِ چمن۔ اے ذوقِ اس چمن کو ہے زیبِ اختلاف سے  
جو پایا، علم سے پایا بشر نے۔ فرشتوں نے بھی وہ پایا نہ پایا

باپ کا علم نہ بیٹے کو اگر اُزبر ہو۔ پھر لپسِ قابلِ میراثِ پدر کیونکر ہو،  
شکت و فتح نصیبوں سے ولے اے امیر۔ مقابلہ تو دلِ ناتواں نے خوب کیا  
کر چک جو کچھ کرنا ہے اب یہ دم تو کوئی آن ہے۔ نقصان میں نقصان ہے، احسان میں احسان ہے  
تکلیف نہیں کر مجھ سے یہ یاں دن کو دے اور رات سے۔ یہ یا خوب سودا نقد ہے اس ہات دے اس ہات  
سلیقہ دے کشی کا ہو تو کر لیتی ہے محفل میں۔ نگاہِ لطفِ ساقی، مفلسی کا اعتبار اب بھی  
ایک شہزادے کی بسم اللہ خوانی جب ہوئی۔ اس کو لکھنے کے لیے اک لوح چاند کا ملی  
آبِ زر سے تھا یہ مصرع اس کی تختی پر لکھا ہے۔ بھلی ماں باپ کی اُلفت سے، مارا استاد کی

### بانگِ دریا

مرے اللہ بُرائی سے بچانا مجھ کو۔ نیک جو راہ ہو اُس راہ پہ چلانا مجھ کو  
ہیں لوگ وہی جہاں میں اچھے۔ آتے ہیں جو کام دوسروں کے  
وصل کے اسباب پیدا ہوں تیری تحریر سے۔ دیکھ کوئی دل نہ دکھ جائے تیری تقریر سے  
سے والوں کو جگادے شعر کے اعجاز سے۔ خرمنِ باطل جلا دے شعلہ آواز سے  
وہی آئینِ قدرت ہے یہی اسلوبِ فطرت ہے۔ جو ہے راہِ عمل میں گامزن، محبوبِ فطرت ہے  
جنبش سے ہے زندگی جہاں کی۔ یہ رسمِ قدیم ہے یہاں کی۔  
رازِ حیات پوچھ لے خضرِ حیاتِ کام سے۔ زندہ ہر ایک چیز ہے گوششِ ناتمام سے  
سکوں محال ہے قدرت کے کارخانے میں۔ ثبات ایک تیغ کو ہے زمانے میں  
تیغوں کے سائے میں ہم پل کر جواں ہوئے ہیں۔ خنجرِ ہلال کا ہے قومی نشان ہمارا



باطل سے دبنے لے آسمان نہیں سوم سوار کر چکا ہے تو امتحان ہمارا  
 بازو توحید کی قوت سے قوی ہے اسلام تیرا دلیں ہے تو مصطفوی ہے  
 میں جذبِ باہمی سے قائم نظام سا ہے۔ پوشیدہ ہے یہ نکتہ تاروں کی زندگی میں  
 تجھے اُس قوم نے پالا ہے آغوشِ محبت میں کچل لایا تھا جس نے پاؤں میں تاجِ سردار ا



تجھے آبا سے اپنے کوئی نسبت ہو نہیں سکتی کہ تو گفتار، وہ کردار، تو ثابت وہ سیارا  
 مگر وہ علم کے موتی کت میں اپنے آبا کی جو دیکھیں ان کو یورپ میں تو دل ہوتا اسپارا  
 نغمہ پیرا ہو، کہ یہ ہنگام خاموشی نہیں ہے سحر کا آسمان خورشید سے مینا بدوش  
 فرد قائم ربطِ ملت ہے، تنہا کچھ نہیں موج ہے دریا میں اور بیرون دریا کچھ نہیں  
 آشنا اپنی حقیقت سے ہوائے دستاں ذرا دانہ تو، کھیتی بھی تو، باراں بھی تو، حاصل بھی تو  
 تو ہی ناداں چند کلیوں پر قناعت کر گیا ورنہ گلشن میں علاجِ تنگی داماں بھی ہے  
 قلب میں سوز نہیں روح میں احساس نہیں کچھ بھی پیغامِ محمد کا تہیسی پاس نہیں  
 شب گریزاں ہوگی آخر جلوہ خورشید سے یہ چمن معمور ہوگا نغمہ توحید سے  
 وہ زمانے میں معزز تھے مسلمان ہو کر اور تم نوار ہوئے تارکِ قہراں ہو کر  
 قوتِ عشق سے ہر لپت کو بالا کر دے دہر میں اسمِ محمد سے اُجالا کر دے  
 ہونہ یہ پھول، تو بلبل کا ترنم بھی نہ ہو چمنِ دہر میں کلیوں کا تبسم بھی نہ ہو  
 یہ نہ ساقی ہو تو پھرے بھی نہ ہو، خم بھی نہ ہو بزمِ توحید بھی دنیا میں نہ ہو تم بھی نہ ہو  
 کی محسوس سے دفاتونے تو ہم تیرے ہیں یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں  
 کٹی ہے رات تو ہنگامہ گسٹری میں تری سحر قریب ہے، اللہ کا نام لے ساقی  
 اپنے صحرا میں بہت آہوا بھی پوشیدہ ہیں بجلیاں برسے ہوئے بادل میں بھی خوابیدہ ہیں  
 ستیزہ کار رہا ہے ازل سے تا امروز چراغِ مصطفوی سے شرارِ بولہبیسی  
 زندگی محبوب ایسی دیدہ قدرت میں ہے ذوقِ حفظِ زندگی ہر چیز کی فطرت میں ہے





ملت کے ساتھ رابطہ استوار رکھ پیوستہ رہ شجر سے امید بہار رکھ  
 رہ یک کام ہے ہمت کیلئے عرش بریں کہہ ہی، مسلمان سے معراج کی رات  
 تنہا آبرو کی ہو اگر گلزار ہستی میں۔ تو کانٹوں میں الجھ کر زندگی کرنے کی خود کرے  
 تری خاک میں اگر شر تو خیال فقر و غنا نہ کر کہ جہاں میں نان شعیر پر ہے مدارِ قوتِ حیدری

خدا کے عاشق تو ہیں ہزاروں، بنوں میں پھر ہیں مار مارے۔ میں اسکا بندہ بنوں گا جبکو خدا کے بندوں سے پیار ہوگا  
 نہ ستیزہ گاہ جہاں نئی، نہ حریف پنجہ فگن تے وہی فطرتِ اُسدِ اللہی، وہی مرجی، وہی عنتری  
 زندگی کی حقیقت کو مگن کے دل سے پوچھ جوئے شیر و تیشہ و سنگ گراں ہے زندگی  
 اٹھ کہ اب بزم جہاں کا اور ہی انداز ہے مشرق و مغرب میں تیرے دور کا آغاز ہے  
 لے گئے تہلیث کے فرزند میراثِ حلیل، خشتِ بنیادِ کلیسا بن گئی خاکِ حجاز  
 ایک ہوں سلم حرم کی پاسبانی کے لیے نیل کے ساحل سے لیکر تا بخاک کا شعر  
 عطا مومن کو پھر درگاہِ حق سے ہونے والا ہے شکوہ ترکھانی، ذہن ہندی نطقِ اعرابی  
 پر ہے چرخ نیلی نام سے منزل مسلمان کی ستارے جس کی گرد راہ ہوں وہ کارواں تو ہے  
 سبق پھر پڑھ صدق کا عدالت کا، شجاعت کا لیا جٹے کا تجھ سے کام دنیا کی امامت کا  
 یہی مقصودِ فطرت ہے، یہی رمزِ مسلمانی انوخت کی جہانگیری، محبت کی فرادوانی  
 تان رنگِ خوں کو توڑ کر ملت میں گم ہو جا نہ تورانی رہے باقی، نہ ایرانی، نہ افغانی  
 مٹایا قیصر و کسریٰ کے استبداد کو جس نے وہ کیا تھا بہ زورِ حیدر، فقرِ بو ذرا، صدقِ سلمان  
 کوئی اندازہ کر سکتا ہے اس کے زورِ بازو کا نگاہِ مردِ مومن سے بدلِ حباتی ہیں تقدیریں  
 مصافِ زندگی میں بیرتِ فولاد پیدا کر شہستانِ محبت میں حریر و پرنیاں ہو جا  
 گزر جا بن کے سیلِ تندر و کوہ و بیاباں سے گلستانِ راہ میں آئے تو جوئے نغمہ خواں ہو جا  
 جو میں سرسجدہ ہوا کبھی تو زمیں سے آنے لگی صدا تیرا دل تو ہے صنم آشنا تجھے کیا طے کا نماز میں  
 مسجد تو بنا دی شب بھر میں، ایماں کی صحرانہ والوں نے من اپنا پرانا پاپی ہے برسوں میں نازی بن نہ سکا



اٹھ کہ خورشید کا سامان سفر تازہ کریں۔ نفس سوختہ، شام و سحر پیدا کریں



## بالِ حَبْرِیْلِ

پھول کی پتی سے کٹ سکتا ہے ہیرے کا جگر۔ مردِ ناداں پر کلامِ نرم و نازک بے اثر

خطر پسند طبیعت کو سازگار نہیں۔ وہ گلستانِ گنجان گھاٹ میں ہر صیاد

نہیں ہے نا امید اقبال اپنی کشتیوں سے ذرا غم ہو تو یہ مٹی بہت زرخیز ہے ساقی  
گذرا وقتا کر لیتا ہے یہ کجہ و بیاباں میں کہ شاہیں کیلئے زلت ہے کارِ آیشاں بندی  
وہ فریب خوردہ شاہیں کہ پلا ہو کر گسوں میں اُسے کیا خبر کہ کیا ہے رہِ رسمِ شاہبازی  
عشق کی اک حُبت نے طے کر دیا قیصرِ تمام اس زمین و آسماں کو بیکراں سمجھا تھا میں  
وہی ہے صاحبِ امروز جس نے اپنی بہت سے زمانے کے سمندر سے نکالا گوہرِ فردا  
وہ دانائے سبیل ختمِ آرزوئے کل جس نے غبارِ راہ کو بخشا فروغِ وادیِ سینا  
نگاہِ عشقِ مستی میں وہی اول ہی آخر وہی قرآن، وہی فرقان، وہی یس، وہی طہ  
ستارہ کیا مری تقدیر کی خبر دے گا وہ خود فراخیِ افلاک میں ہے خوار و زبوں  
سبقِ ملا ہے یہ معراجِ مصطفیٰ سے مجھے کہ عالمِ بشریت کی زد میں ہے گردوں  
اپنے من میں ڈوب کر پا جا سراغِ زندگی تو اگر میرا نہیں بننا نہ بن اپنا تو بن  
پانی پانی کر گئی مجھ کو قلندر کی یہ بات تو جھکا جب غیر کے آگے نہ تن تیرا نہ من  
دل کی آزادی شہنشاہی شکمِ سامانِ موت فیصلہ تیرا، ترے ہاتھوں میں ہے دلِ یاشم  
وہ آنکھ ہے سرِ آفرنگ سے روشن پر کار و سخن ساز ہے، نمناک نہیں ہے  
کافر ہے تو ہے تابعِ تقدیرِ سماں، مومن ہے تو وہ آپ کے تقدیرِ الہی !  
دلِ بیدار پیدا کر کہ دلِ خوابیدہ ہے جب تک نہ تیری ضرب ہے کاری، نہ میری ضرب ہے کاری  
نگاہِ عشقِ دلِ زندہ کی تلاش میں ہے شکارِ مردہ سزاوارِ شاہباز نہیں  
جلالِ پادشاہی ہو کہ تمہوئی تماشا ہو جدا ہو ویں سیاست سے تو رہ جاتی ہے چنگیزی







بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
 بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
 بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

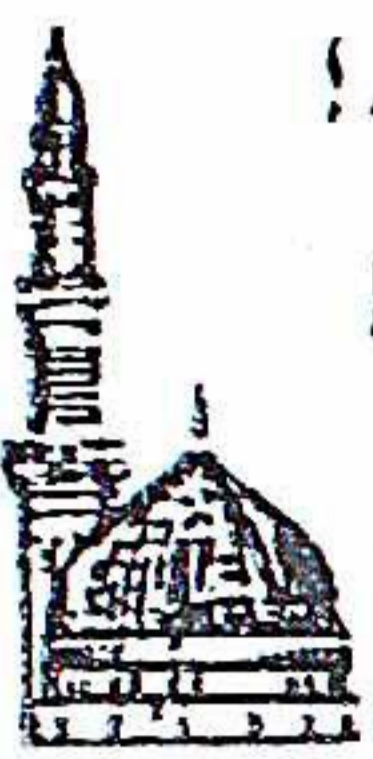
مرا طریق امیری نہیں، فقیری ہے۔ خودی بیج، غریبی میں نام پیدا کر!  
 محبت مجھے اُن جوانوں سے ہے۔ ستاروں پہ جو ڈالتے ہیں گنت  
 پرواز ہے دونوں کی اسی ایک فضا میں۔ گرس کجہاں اور ہے شاہیں کا جہاں اور  
 تقدیر کے قاضی کا یہ فتویٰ ہے ازل سے ہے جرمِ ضعیفی کی سزا مرگِ مفاجات

جھپٹنا، پلٹنا، پلٹ کر جھپٹنا ہو گرم رکھنے کا ہے اک بہانہ  
 پرندوں کی دنیا کا ڈرویش ہوں میں کہ شاہیں بنانا نہیں آشیانہ

### ضربِ کلیم

خرد نے کہہ بھی دیا لا الہ تو کیا حاصل دل و نگاہ مسلمان نہیں تو کچھ بھی نہیں  
 دل مردہ دل نہیں ہے اسے زندہ کر دوبارہ کہ یہی ہے امتوں کے مرضِ کہن کا چارہ  
 حق بات کو لکین میں چھپا کر نہیں رکھتا تو ہے، تجھے جو کچھ نظر آتا ہے، نہیں ہے!  
 یہ ایک سجدہ جسے تو گراں سمجھتا ہے ہزار سجدے سے دیتا ہے آدمی کو سجات  
 گریز کشمکشِ زندگی سے مردوں کی اگر شکست نہیں ہے تو اور کیا ہے شکست  
 کافر کی یہ پہچان کہ اُبنق میں گم ہے مومن کی یہ پہچان کہ گم اس میں ہیں آفاق  
 ہو حلقہ یاراں تو برشیم کی طرح نرم رزم حق و باطل ہو تو فولاد ہے مومن!  
 اُس قوم کو شمشیر کی حاجت نہیں رہتی ہو جس کے جوانوں کی خودی صورتِ فولاد!  
 شاہیں کبھی پرواز سے تھک کر نہیں گرتا پر دم ہے اگر تو تو نہیں خطرہ افتاد!  
 آزاد کا ہر لحظہ پیامِ ابدیت محکوم کا ہر لحظہ نئی مرگِ مفاجات!  
 میسر آتی ہے فرصت فقط غلاموں کو نہیں ہے بندہ خریلے جہاں میں فراغ!  
 فطرتِ افراد سے اغماض بھی کر لیتی ہے کبھی کرتی نہیں ملت کے گناہوں کو معاف!  
 ہے اب حیات اسی جہاں میں شرط اس کیلئے ہے تشنہ کامی!  
 جس علم کی تاثیر سے زن ہوتی ہے نازن کہتے ہیں اسی علم کو اربابِ نظر موت





زمانے کی یہ گردشِ جاودانہ حقیقت ایک تو، باقی فسانہ!  
کسی نے دوش دیکھا ہے نہ سردا۔ فقط امروز ہے تیرا زمانہ!  
رنگ ہو یا خشتِ سنگ چنگ ہو یا حرفِ صوت۔ معجزہ فن کی ہے خونِ جگر سے نمود!  
قطرہ خونِ جگر، اسل کو بناتا ہے دل۔ خونِ جگر سے صد سوز و سُرد و سُرد

کافر ہندی ہوں میں، دیکھ مرا ذوق و شوق۔ دل میں صلوٰۃ و درود لب پہ صلوٰۃ و درود  
صورتِ شمشیر ہے دستِ قضا میں وہ قوم۔ کرتی ہے جو ہر زمان اپنے عمل کا حساب  
عزائم کو سینوں میں بیدار کرے۔ نگاہِ سماں کو تلوار کر دے  
گفتار کے اسلوب پہ قابو نہیں رہتا۔ جب روح کے اندر متلاطم ہوں خیالات  
صدقِ خلیل بھی ہے عشق، صبرِ حسین بھی ہے عشق۔ معرکہ وجود میں بدر و خنین بھی ہے عشق  
لوح بھی تو قلم بھی تو، تیرا وجود الکتاب۔ گنبدِ آجینہ رنگ تیرے محیط میں جناب  
عالم آب و خاک میں تیرے ظہور سے فروغ۔ ذرہ ریگ کو دیا تو نے طلوعِ آفتاب  
عالم سوز و ساز میں فصل سے بڑھکے ہے فراق۔ وصل میں مرگ آرزو! بھر میں لذتِ طلب  
کس نے بھر دی موتیوں کے خوشہ گندم کی جیب؟ موسموں کو کس نے سکھلائی ہے خوئے انقلاب؟  
عقابی روح جب بیدار ہوتی ہے جوانوں میں۔ نظر آتی ہے اسکو اپنی منزل آسمانوں میں!  
ہو کیا نہیں اور غزلوی کار کہ حیات میں۔ بیٹھے ہیں کب سے منتظر اہل حرم کے سومات!  
نہیں تیرا نشین قصرِ سلطانی کے گنبد پر۔ توشا ہیں ہے! بسیرا کر پہاڑوں کی چٹانوں میں  
تڑپنے پھڑکنے کی توفیق دے۔ دلِ مرتضیٰ سوزِ صدیق دے  
ہوا ہے گوشت و تیز لیکن چراغ اپنا جلا رہا ہے۔ وہ مزد و روش جس کو حق نے دیے ہیں اندازِ خسروانہ  
گراں بہا ہے ترا گر یہ سحر گاہی۔ اسی سے تیرے نخلِ کہن کی شادابی  
چتے نہیں بخشے ہوئے فردوسِ نظر میں۔ جنتِ تیری پنہاں ترے خونِ جگر میں  
تو اے مسافرِ شب خود چراغ بن اپنا۔ کرا اپنی رات کو داغِ جگر سے نورانی!

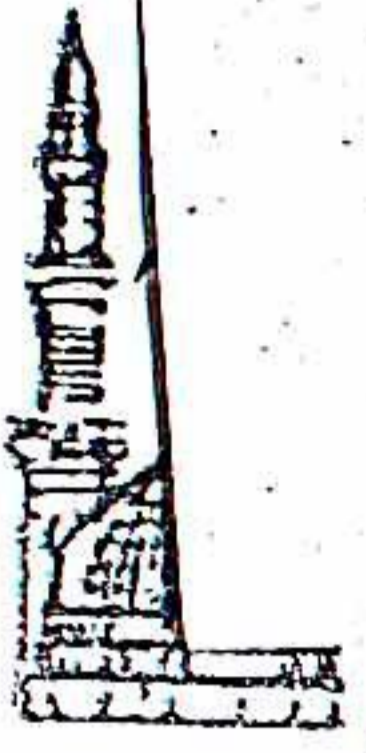




جہاں تازہ کی افکار تازہ سے ہے نمود۔ کہ سنگِ خشت ہوتے نہیں جہاں پیدا  
وہی زلزلے کی گردش پر غالب آتا ہے جو ہر نفس کے عمر جاوداں پیدا  
مشرق سے ہو بیزار، نہ مغرب سے حذر کر۔ فطرت کا اشارہ ہے کہ ہر شب کو سحر کرا  
شاعر کی نوا ہو کہ مُغنی کا نفس ہو جس چمن افسردہ ہو وہ بادِ سحر کیا !

ایسی کوئی دنیا نہیں افلاک کے نیچے۔ بے معرکہ ہاتھ آئے جہاں تختِ جم و کے  
بے محنت پیہم کوئی جو صبر نہیں کھلتا۔ روشن شررِ تیشہ سے ہے خانہ فریاد  
قرآن میں ہو غوطہ زن اے مردِ مسلمان۔ اللہ کرے تجھ کو عطاِ جدتِ کردار  
وہ کل کے غم و عیش پہ کچھ حق نہیں رکھتا۔ جو آج خود افروز و جگر سوز نہیں ہے  
وہ قوم نہیں لائق ہنگامہ فریاد۔ جس قوم کی تقدیر میں امروز نہیں ہے  
وہ فاقہ کش کہ موت سے ڈرتا نہیں ذرا۔ رُوحِ محمدؐ اسکے بدن سے نکال دو  
جہویت اک طرزِ حکومت ہے کہ جس میں بندوں کو گنا کرتے ہیں تو لا نہیں کرتے  
تو اپنی سرنوشت اب اپنے قلم سے لکھ۔ خالی رکھی خامہ حق نے تری جیسے !  
یہ نیلگوں فضا جسے کہتے ہیں آسماں بہمت ہو پرکشا تو حقیقت میں کچھ نہیں  
بالائے سر رہا تو ہے نام اس کا آسماں۔ زیر پر آگیا تو یہی آسماں زمیں !  
فطرت کے مقاصد کی کرتا ہے نگہبانی۔ یا بندہ صحرائی یا سرد کہستانی  
دس اشعار از **ارمغان حجاز** (رباعیات از بالہ جبریلے بقیہ ضرب کلیم)  
افراد کے ہاتھوں میں ہے اقوام کی تقدیر۔ ہر فرد ہے ملت کے مقدر کا ستارا  
حدیثِ بندہ مومن دل آفرین ! جگر پرخوں نفس روشن، نگہ تیز  
عُبت ہے شکوہ تقدیر، یزداں تو خود تقدیر یزداں کیوں نہیں ہے ؟  
آزاد کی رگ سخت ہے مانند رگِ سنگ۔ محکوم کی رگ نرم ہے مانند رگِ تاک  
نشاں یہی ہے زمانے میں زندہ قوموں کا کہ صبح و شام بدلتی ہیں ان کی تقدیریں





تقدیر ہے اک نام مکافاتِ عمل کا۔ و پیامِ خدایانِ ہمالہ

۱ امید نہ رکھو دولتِ دنیا سے وفا کی رزم اسکی طبیعت میں ہے مانندِ غزالہ  
 ۲ دلوں کو مرکزِ مہر و وفا کر۔ حریمِ کبریا سے آشاکر جسے نانِ جوئی بخشی ہے تونے۔ اُسے بازو حیدرِ عظیم  
 ۳ نگہ الجھی ہوئی ہے زنگِ بویں اختر و کھوئی گئی چاروں میں نہ چھوڑے دلِ فغانِ صبحگاہی۔ امان شاید ملے اللہ بومیر  
 ۴ خدائی اہتمامِ خشک تر ہے خداوندِ اخدائی دروسرے و لیکن بندگی استغفر اللہ یہ دروسر نہیں در درجے  
 ۵ تر آجوسر ہے نوری، پاک ہے تو فرودِ دیدہ افلاک ہے تو  
 ۶ ترے صیدِ زلوں۔ افرشتہ و حور کہ شاہین شہِ لولاک ہے تو  
 ۷ جوانوں کو مری آہِ سحر دے بھران شاہین بچوں کو بال و پردے  
 ۸ خدایا آرزو میری یہی ہے۔ مرا تو بصبیرت عام کر دے  
 ۹ رگوں میں وہ لہو باقی نہیں ہے وہ دل وہ آرزو باقی نہیں ہے  
 ۱۰ نماز و روزہ و قربانی و حج یہ سب باقی ہیں تو باقی نہیں ہے  
 ۱۱ یہ سحر جو کبھی سردا ہے کبھی ہے ابروز نہیں معلوم کہ ہوتی ہے کہاں سے یہ  
 ۱۲ وہ سحر جس سے لرزتا ہے شبتانِ وجود ہوتی ہے بندہ مومن کی اذال سے یہ  
 ۱۳ وجودِ زن سے ہے تصویرِ کائنات میں رنگ اسی کے ساز سے ہے زندگی کا سوزِ دروہ  
 ۱۴ شرف میں بڑھ کے تریا سے مشتِ خاک لگی کہ ہر شرف ہے اسی درج کا درِ مکون  
 ۱۵ نکال ماتِ فلاطوں نہ لکھ سکی لیکن اسی کے شعلے سے ٹوٹا شرارِ افلاطون  
 ۱۶ نہ چینِ ظلمت کو لینے دینا عدو کی نیندیں اڑائے رکھنا  
 ۱۷ چراغِ ہر سو جلا چلے ہم تم ان کو آگے جلائے رکھنا



نعت

شاهنشاہِ ارض و سمان بلغ العرش الجلالہ

وصفِ رخِ او و احوال کشف اللہ عنہ بحالہ

وہ ۱۰۰۰ ج

118879

297

ش 77 م

مشعل نور

شوکت علی شاہ سید





# سید شوکت علی شاہ گیلانی کی تالیفات و تصانیف

قرآنی اور اسلامی معلومات

○ گلستہ اشعار

یہ نتیجہ سبق آموز اشعار طلباء کی تعمیر شخصیت کیلئے ہیں۔

عقائد و ارکان اسلام

② اسلام کے نامور فرزند

یہ کتاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کے خلفار سے لیکر موجودہ دور تک کی اہم مسلم شخصیات کا مرقع ہے۔

کلمہ توحید

جہاد شہادت اور غزوات

③ زریں اقوال ④ حکمت کے ہیکر

⑤ بیاض اقوال

یہ کتب پر حکمت اور نصیحت آموز اقوال کا مجموعہ ہیں۔

نماز قائم کیجئے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جیاطیبہ

⑥ پاک مٹی تقریریں

۳۰ انعام یافتہ تقاریر کا مجموعہ ہے۔ موضوعات انجی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسلام اور پاکستان کے بارے میں ہیں۔ ابتدا میں فن خطابت پر نتیجہ خیز بحث ہے تعمیر شخصیت اور ذہنی بالیدگی کے لیے اس کتاب کا مطالعہ ناگزیر ہے۔ کتاب کے آخر میں تلفظ اور معانی ہیں۔

حج کیجئے

خلق و دعا اختیار کیجئے

⑦ قیل و قال رسول مقبول ﷺ

آداب معاشرت اور اصلاح و فلاح کیلئے اُمدادیت کا دلچسپ اور سبق آموز مجموعہ ہے

روزہ رکھیے

خلافت راشدہ تاریخ اسلام و پاکستان

⑧ مشعل نور

زیر نظر کتاب انجمن و عقائد اسلام اور پاکستان کے بارے میں ہے

نظریہ پاکستان، اخلاق

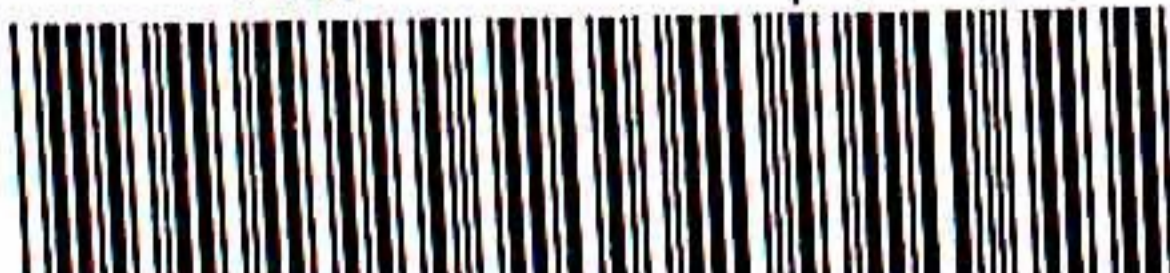
جہل کا مطالعہ کیجئے

⑨ روشن تقریریں

زکوٰۃ دیکھیے

297

ش 77 م



\* 1 1 8 8 7 9 - U - 6 7 \*

اخلاقی اشعار



42

# حکمت اور ایمان

ایمان افروز  
انمول تحفہ



تالیف

سید شوکت علی شاہ گیلانی  
ایم اے

297  
ش 77 م  
118879

ناشر اعجاز پبلشرز ۲۲۰ اردو بازار لاہور